ران سیریز
افٹ مشن
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

سافٹ مشن

مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "سافٹ مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ مشن واقعی بظاہر انتہائی نرم دکھائی دیتا تھا لیکن جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس مشن پر کام شروع کیا تو یہ بظاہر سافٹ مشن سخت ترین چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے واقعی رہنمائی کا موجب بنتی ہیں۔ البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو سکے کہ کس قیامت کے نامے میرے نام آتے ہیں۔

ساہیوال سے سیدہ کلثوم صاحبہ لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناولوں کی مستقل قاری ہوں۔ آپ کے انداز تحریر کے ساتھ ساتھ آپ کے اس مشن سے جو آپ نئی نسل کی کردار سازی کے لئے سرانجام دے رہے ہیں مجھے بے حد پسند ہے لیکن ایک بات ہمیشہ میرے ذہن میں کھٹکتی رہتی ہے کہ آپ بہر حال فانی انسان ہیں اور آئندہ آنے والا دور انتہائی بے باکی اور فحاشی کا دور ہے۔ ایسے دور میں آپ جیسے شرافت اعلیٰ معیار اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کو پیش کرنے والا مصنف نہیں ہو گا۔ تو پھر کیا ہو گا۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ ابھی سے اپنا کوئی

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

شاگرد تیار کریں جو آپ کے اس مقدس مشن کو آگے بڑھا سکے۔ امید ہے آپ ضرور اس طرف توجہ دیں گے"۔

محترمہ سیدہ کلثوم صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ انسان واقعی فانی ہے لیکن آپ کا یہ خدشہ بے جا ہے کہ آئندہ دور میں اعلیٰ اخلاقی قدروں پر لکھنے والا موجود نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں ایسے انسان پیدا کرتا رہتا ہے جو شر کے اندھیرے کے مقابل خیر کی مشعلیں اپنے خون سے روشن کرتے ہیں۔ جہاں تک شاگرد بنانے کا تعلق ہے تو تخلیق صرف اللہ تعالیٰ کی دین ہوتی ہے۔ یہ جبری کسی کے ذہن میں ڈالی نہیں جا سکتی۔ اس لئے شاگرد بنائے نہیں جا سکتے البتہ وقت آنے پر قدرت خود بخود کسی کو سامنے لے آئے گی جو خیر کے اس علم کو سنبھال لے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

ہری پور سے فیضان ملک لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور ان میں رنگینی ان معنوں میں کافی زیادہ ہوتی ہے کہ آپ مسلسل مختلف رنگوں کو نمایاں کرتے رہتے ہیں جیسے چہرہ شرم سے گلابی ہو جانا۔ غصے سے سرخ ہو جانا، خوف سے رنگ زرد پڑ جانا، تکلیف سے چہرہ سیاہ پڑ جانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ رنگینی واقعی بے حد دلکش ہوتی ہے"۔

محترم فیضان ملک صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جس رنگینی کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ واقعی دلکش ہوتی ہے۔ رنگوں کا انسانی زندگی سے ہمیشہ گہرا تعلق رہا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے رنگ تخلیق کر کے انسانی زندگی اور اس دنیا کو رنگین بنا دیا ہے ورنہ اگر آپ ایک لمحے کے لئے فرض کر لیں کہ رنگ اور ان کا تصور غائب ہو جائے تو پھر کیسی ہوگی یہ دنیا اور کس انداز میں گزرے گی انسانی زندگی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

خان پور سے حافظ شہزادہ، سہیل احمد اور ہارون خان نے لکھا ہے کہ "عمران باقی سب کام تو کرتا ہے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتا جبکہ نماز فرض ہے۔ امید ہے آپ اس طرف توجہ دیں گے"۔

محترم حافظ شہزادہ و دیگر صاحبان۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ عمران الحمدُللہ مسلمان ہے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دینی فریضے کو نظرانداز کر دے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اس دینی فریضے کو بطور اشتہار استعمال کرے اور اپنی ہر نماز کا باقاعدہ ذکر کرے۔ ویسے اکثر ناولوں میں اس کی صبح کی نماز، عید کی نماز کی ادائیگی کا ذکر آتا رہتا ہے۔ اس لئے آپ صاحبان بے فکر رہیں۔ عمران نماز جیسے اہم دینی فریضے کو کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رنگ پور ضلع مظفر گڑھ سے وقاص سعید ملانہ لکھتے ہیں۔ "آپ کا انداز تحریر اور آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن ایک شکایت بھی آپ سے ہے کہ آپ نے عمران کو ہر فن مولا بنا دیا ہے اور عمران اور

اس کے ساتھیوں کو شاید آپ نے آب حیات پلوایا ہے کہ ان میں سے کوئی ہلاک ہی نہیں ہوتا۔ اسی طرح سر عبدالرحمان، سر سلطان، سوپر فیاض میں سے کوئی ریٹائرڈ ہی نہیں ہوتا۔ آپ برائے مہربانی حقیقت کا رنگ بھرنے کے لئے وقتاً فوقتاً عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کراتے رہا کریں اور نئے نئے ساتھی سامنے لاتے رہیں۔ اس طرح ناول زیادہ دلکش ہو جائیں گے"۔

محترم وقاص سعید ملانہ صاحب۔ اس قدر طویل خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ویسے اس قدر طویل خط لکھ کر آپ نے ریکارڈ قائم کر دیا ہے کیونکہ مجھے اسے پڑھنے کے لئے نجانے کتنی طویل جدوجہد کرنی پڑی ہے۔ جہاں تک عمران کے ہر فن مولا ہونے اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک نہ ہونے کا تعلق ہے تو جو ہر فن مولا ہو وہ زندگی بسر کرنے کا فن بھی ضرور جانتا ہے اور جو لوگ کسی اعلیٰ مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں وہ واقعی آب حیات پی لیتے ہیں۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے لیکن مختصر۔

بہاولپور سے سبحان احمد لکھتے ہیں۔ "آپ کا ساگان مشن سے شروع ہونے اور ریڈ ٹاپ پر ختم ہونے والا سلسلہ بے حد پسند آیا ہے۔ آپ نے واقعی اس ناول کو بہت مختلف انداز میں لکھا ہے۔ آپ سے ایک درخواست ہے کہ سلیمان کو بھی مارشل آرٹ کی تربیت دلوا دیں اور اس سے بھی کبھی کبھی جاسوسی کا کام لے لیا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عمران کو بھی پیچھے چھوڑ جائے گا"۔

محترم سبحان احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک سلیمان کو مارشل آرٹ سکھانے کی بات ہے تو وہ بغیر مارشل آرٹ سیکھے عمران کا ناطقہ ہر وقت بند کئے رکھتا ہے تو مارشل آرٹ سیکھ لینے کے بعد تو ظاہر ہے عمران کو کہیں جائے پناہ بھی نہ ملے گی اور پھر آپ کو عمران سیریز کی بجائے سلیمان سیریز پڑھنا پڑھیں گی۔ یہ بات ذہن میں رکھ کر اچھی طرح سوچ لیں اور پھر مجھے بتائیں کہ کیا اب بھی آپ اپنے مشورے پر قائم ہیں یا نہیں۔

فیصل آباد سے حافظ محمد ضیا محمود لکھتے ہیں۔ "ہمارے ملک میں آج تک یہ بھی طے نہیں ہو سکا کہ ہمارے ملک کا کلچر کیا ہے۔ گذشتہ پچاس سالوں سے بس تجربات ہی کئے جا رہے ہیں۔ اس طرح مشرقی میوزک جو دنیا کا خوبصورت ترین، شیریں ترین، مشکل ترین اور قدیم ترین میوزک ہے۔ اس کا حلیہ اس حد تک بگاڑ دیا گیا ہے اور ایسے خوفناک اور دھماکہ خیز میوزک کو رواج دیا جا رہا ہے کہ روح تک کانپ اٹھتی ہے۔ آپ نے اپنے ناول "پارٹن" کے آغاز میں جس خوبصورت، دلکش اور منفرد انداز میں قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اس کی تعریف نہ کرنا سراسر زیادتی بلکہ ظلم ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی یہ آواز پہلی اور آخری ثابت نہ ہوگی اس میں بتدریج دوسری آوازیں بھی ملتی جائیں گی اور ایک نہ ایک روز ہماری قوم کو اس خوفناک میوزک اور غلامانہ کلچر سے یقیناً نجات مل جائے

گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنے ناولوں میں وقتاً فوقتاً اس کے
خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے رہیں گے"۔

محترم حافظ محمد ضیا محمود صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ
نے اپنے خط میں جس تفصیل سے کلچر اور میوزک کے بارے میں لکھا
ہے اس سے آپ کی دردمندی اور بے پناہ خلوص نمایاں طور پر جھلکتا
ہے۔ میوزک کسی بھی ملک یا قوم کا ہو اس کے مخصوص جغرافیائی
حالات، وہاں کے رہنے والوں کی افتاد طبع، مزاج اور روح کی
گہرائیوں میں موجود جذبات اور احساسات کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسی
طرح مشرقی میوزک ہماری بھرپور نمائندگی کرتا ہے لیکن ہم نے
جدت پسندی کے نام پر جو کچھ اپنا لیا ہے وہ واقعی قابل غور ہے۔ امید
ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

سلیمان کچن میں دوپہر کا کھانا بنانے میں مصروف تھا کہ کال بیل
بجنے کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اس وقت کون آگیا ہے"...... سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا اور پھر اس نے آگ کی لو آہستہ کی اور اٹھ کر کچن سے نکل کر
راہداری میں چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کال بیل کی
آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"کون ہے"...... سلیمان نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں نے عمران صاحب سے ملنا ہے۔ میرا نام یوسف علی ہے اور
میں آپ کا ہمسایہ ہوں"...... دروازے کی دوسری طرف سے آواز
سنائی دی تو سلیمان نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص چٹخنی ہٹائی اور دروازہ
کھول دیا۔ باہر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر سلیقے کا
لباس تھا اور چہرے مہرے سے وہ متوسط طبقے کا ہی آدمی دکھائی دیتا

تھا لیکن اس کے چہرے پر شرافت نمایاں تھی اور سلیمان اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ واقعی ان کا ہمسایہ ہے۔ گو پہلے کبھی اس سے تفصیلی تعارف تو نہیں ہوا تھا لیکن قریبی مسجد میں اکثر وہ اکٹھے نماز پڑھتے رہتے تھے۔

"اوہ۔ سلیمان صاحب آپ۔ عمران صاحب کہاں ہیں"۔ یوسف علی نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"وہ تو اس وقت موجود نہیں ہیں۔ آئیے آپ اندر آ جائیں"۔ سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مہذب لہجے میں کہا تو یوسف علی اندر داخل ہوا اور پھر سلیمان اسے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے لئے چائے لے آتا ہوں"۔ سلیمان نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پھر آ جاؤں گا۔ عمران صاحب سے ملنا ضروری تھا"...... یوسف علی نے کہا۔

"آپ اطمینان سے بیٹھیں اور مجھے بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب آپ کا مسئلہ حل ہی نہ کر سکیں جبکہ میں اسے حل کر دوں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہ چولہا بند کر دیا جس پر اس نے لنچ کے لئے پریشر ککر رکھا ہوا تھا اور فلاسک اٹھا کر اس نے ایک کپ میں چائے ڈالی اور ساتھ ہی الماری سے سنیکس کی پلیٹ اٹھا کر ٹرے میں رکھی اور پھر ٹرے اٹھا کر وہ واپس ڈرائینگ روم میں

آ گیا۔

"اوہ۔ آپ نہیں لیں گے"...... یوسف نے ایک پیالی دیکھ کر چونک کر کہا۔

"جی نہیں۔ میرے چائے پینے کے مخصوص اوقات ہیں۔ آپ لیں اور مجھے بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے"...... سلیمان نے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سلیمان صاحب۔ آپ میری سفارش عمران صاحب سے کریں۔ عمران صاحب کے والد سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل ہیں اور میرا بیٹا وہاں ایک ماہ پہلے ملازم ہوا تھا لیکن آج اسے نوکری سے نکال دیا گیا ہے"...... یوسف علی نے کہا تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

"نکال دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ تو گورنمنٹ سروس ہے۔ اس سے کسی کو اس انداز میں تو نہیں نکالا جا سکتا اور پھر کیوں نکالا ہے"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا لڑکا راشد علی وہاں کمپیوٹر آپریٹر تھا۔ چونکہ ملازمت ابھی کنفرم نہیں ہوئی تھی اس لئے اسے یک قلم نکال دیا گیا۔ میں محکمہ ہائی وے میں ہیڈ کلرک ہوں۔ میرا ایک بیٹا راشد علی اور چار بیٹیاں ہیں۔ میں نے دو بیٹیوں کی شادی کر دی ہے جس کی وجہ سے بہت مقروض ہو گیا اور راشد علی کی ملازمت کی وجہ سے ہمیں یہ سہولت ہو گئی تھی کہ میں اس کی تنخواہ سے قرضہ ادا دیتا لیکن اب اچانک یہ

سلسلہ بند ہو گیا ہے اور آج کل تو نوکری ملنی ہی ناممکن ہے"۔ یوسف علی نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ چائے اس نے دو گھونٹ پی کر واپس رکھ دی تھی۔

"لیکن ہوا کیا ہے۔ کیوں نکالا ہے۔ یہ تو بتائیں"...... سلیمان نے کہا۔

"ارشاد علی کو کوئی کام دیا گیا تھا جس میں اس سے غلطی ہو گئی اور معاملہ ڈائریکٹر جنرل کے نوٹس میں آگیا۔ سنا ہے کہ وہ انتہائی سخت مزاج ہیں۔ انہوں نے فوری راشد علی کی برطرفی کا نوٹس جاری کر دیا۔ راشد علی گھر بیٹھا رو رہا ہے۔ عمران صاحب ان کے بیٹے ہیں وہ اگر سفارش کر دیں تو ہو سکتا ہے کہ راشد علی کو دوبارہ ملازم رکھ لیا جائے اور ہمارا قرضہ اترنے کی کوئی سبیل پیدا ہو جائے"۔ یوسف علی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"کوئی ایسی غلطی کی ہو گی آپ کے بیٹے نے جس پر بڑے صاحب نے اتنی سخت کارروائی کی ہے۔ ویسے بڑے صاحب سفارش کے سخت خلاف ہیں اس لئے عمران صاحب اس معاملے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا تو یوسف علی کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر کیا کیا جا سکتا ہے سوائے رونے دھونے کے۔ او کے شکریہ"...... یوسف علی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھیں۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

میں نے تو یہ کہا ہے کہ عمران صاحب کچھ نہیں کر سکتے"۔ سلیمان نے کہا تو یوسف علی بے اختیار چونک کر سلیمان کو دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ۔ آپ کیا کر سکتے ہیں۔ جب عمران صاحب کچھ نہیں کر سکتے تو"...... یوسف علی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے سامنے بات کرتا ہوں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"قائم دین۔ میں سلیمان بول رہا ہوں فلیٹ سے"...... سلیمان نے کہا۔

"اوہ سلیمان تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ خیریت"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"بڑی بیگم صاحبہ سے بات کرنی ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"اچھا۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ عمران تو ٹھیک ہے ناں"...... چند لمحوں بعد عمران کی اماں بی کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"چھوٹے صاحب بالکل ٹھیک ہیں بڑی بیگم صاحبہ"۔ سلیمان نے کہا۔

"تو پھر کیوں فون کیا ہے۔ کوئی چیز چاہئے تمہیں"...... اس بار عمران کی اماں بی کا لہجہ بے حد نرم تھا۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ ہمارے ہمسائے میں ایک صاحب رہتے ہیں یوسف علی۔ انتہائی نیک اور ایماندار آدمی ہیں۔ پانچ وقت کے نمازی ہیں اور رشوت بالکل نہیں لیتے اس لئے انتہائی تنگی سے ان کا گزارہ ہو رہا ہے۔ وہ محکمہ ہائی وے میں ہیڈ کلرک ہیں۔ ان کا ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہیں۔ انہوں نے دو بیٹیوں کی شادی کی ہے جس کی وجہ سے ان پر بہت سا قرضہ چڑھ گیا ہے۔ ان کے بیٹے نے کمپیوٹر کا کورس کیا ہوا تھا۔ اسے بڑے صاحب کے دفتر میں ملازمت مل گئی تو یوسف علی نے خدا کا شکر ادا کیا کہ بیٹے کی تنخواہ سے قرضہ آہستہ آہستہ اتر جائے گا۔ وہ انتہائی باعزت آدمی ہیں اس لئے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ لیکن ان کے بیٹے سے کوئی غلطی ہو گئی جس کی اطلاع بڑے صاحب کو ہو گئی تو انہوں نے ان کے بیٹے جس کا نام راشد علی ہے کو فوراً نوکری سے نکال دیا۔ اب وہ بے چارہ گھر بیٹھا رو رہا ہے اور یوسف علی صاحب علیحدہ پریشان ہیں۔ بڑی بیگم صاحبہ راشد علی بچہ ہے۔ ابھی ناتجربہ کار ہے۔ یقیناً اس سے غلطی ہو گئی ہو گی لیکن اسے معاف تو کیا جا سکتا ہے۔ ایک موقع اور بھی تو دیا جا سکتا ہے۔ اس کی نوکری سے یہ بے چارے اپنا قرضہ اتار دیں گے۔ ابھی انہوں نے دو اور بیٹیوں کی شادیاں بھی کرنی ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں آپ کو فون کرتا ہوں۔ آپ یقیناً ان سے

ہمدردی کریں گی"...... سلیمان نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ معاملہ تو ان کے دفتر کا ہے اور میں تو دفتر کے معاملات میں ان سے کوئی بات نہیں کرتی"...... عمران کی اماں بی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے بڑی بیگم صاحبہ۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ ان بے چاروں کی قسمت"۔ سلیمان نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ واقعی ضرورت مند ہیں تو ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ نیکی کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کو نیکی کے کام پسند ہیں۔ تم کہاں سے فون کر رہے ہو"...... عمران کی اماں بی نے کہا۔

"فلیٹ سے بڑی بیگم صاحبہ"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"میں بات کرتی ہوں ان سے۔ وہ تم سے خود ہی فلیٹ پر فون کر کے بات کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلیمان نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا واقعی کام ہو جائے گا"...... یوسف علی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... سلیمان نے کہا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سلیمان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا

لیا۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ فون کال عمران کے ڈیڈی کی طرف سے ہو گی۔

" تم نے کوٹھی فون کیا تھا"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کی غصیلی آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے ان کی آواز یوسف علی بھی سن رہا تھا اور سر عبدالرحمن کا لہجہ سن کر ہی اس کا منہ لٹک گیا تھا۔

" السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ بڑے صاحب۔ میں نے بڑی بیگم صاحبہ کو فون کیا تھا"...... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم مجھے فون نہیں کر سکتے تھے۔ نانسنس۔ کیوں فون کیا تھا کوٹھی پر"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھ سے غلطی ہو گئی بڑے صاحب۔ معاف فرما دیں"...... سلیمان نے کوئی جواز پیش کرنے کی بجائے فوراً ہی اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ وہ چونکہ اس گھرانے کا مزاج آشنا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کس کو کس طرح ڈیل کیا جا سکتا ہے۔

" بہرحال آئندہ خیال رکھنا۔ میں اسے پسند نہیں کرتا کہ دفتری معاملات کو گھر تک لے جایا جائے۔ اس راشد علی کو صبح بھیج دینا۔ اس احمق نے بڑی زبردست غلطی کی ہے لیکن جو حالات ان کے ہیں اس کی وجہ سے اسے ایک اور موقع دیا جا سکتا ہے۔ میں نے اسے

نوکری پر بحال کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلیمان نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ یوسف علی کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

" مبارک ہو یوسف علی صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سن لی ہے۔ آپ راشد علی کو صبح دفتر بھیج دیں۔ البتہ اسے کہہ دیں کہ وہ آئندہ غلطی نہ کرے"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ سلیمان صاحب آپ تو ہمارے لئے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا"...... یوسف علی نے سلیمان کا ہاتھ پکڑ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ صبح ضرور راشد علی کو دفتر بھیجیں تاکہ اس کی نوکری بحال ہو جائے"...... سلیمان نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا تو یوسف علی تیزی سے اٹھا اور ایک لحاظ سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان اٹھ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... سلیمان نے کہا۔

" کیا ہوا سلیمان۔ کیا عمران کے ڈیڈی نے بات کی ہے"۔ دوسری طرف سے عمران کی اماں بی نے کہا اور سلیمان نے انہیں راشد علی کی نوکری بحال ہونے کی بات بتا دی۔

" اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ان لوگوں پر مہربانی کر دی

ہے۔ ویسے سلیمان اگر یہ ضرورت مند ہیں تو تم کوٹھی پر آ کر مجھ سے رقم لے جاؤ تاکہ یہ اپنا قرضہ اتار سکیں"۔ عمران کی اماں بی نے کہا۔

" وہ امداد نہیں لیں گے بڑی بیگم صاحبہ۔ انتہائی شریف اور باغیرت لوگ ہیں"....... سلیمان نے کہا۔

" تم مجھے ساتھ لے جاؤ۔ میں خود ان کے گھر جا کر ان کے بیٹے کی نوکری بحال ہونے کی مبارک باد دوں گی اور اسی بہانے انہیں رقم بھی دے آؤں گی۔ تم سے واقعی وہ نہیں لیں گے لیکن ان کی مدد ضرور ہونی چاہئے"....... عمران کی اماں بی نے کہا۔

" ٹھیک ہے بڑی بیگم صاحبہ۔ میں آج رات مسجد میں باتوں باتوں میں ان سے پوچھ لوں گا کہ ان پر کتنا قرضہ ہے تاکہ آپ کو بتا سکوں"....... سلیمان نے کہا۔

" قرضے کے ساتھ ساتھ انہوں نے دو بیٹیوں کی شادیاں بھی کرنی ہیں اس لئے ان کی امداد ضرور ہونی چاہئے۔ تم کل آ کر مجھے ساتھ لے جانا"....... عمران کی اماں بی نے کہا۔

" جی بہتر بڑی بیگم صاحبہ"....... سلیمان نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر ابھی وہ اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر آیا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور وہ چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے عمران اندر داخل ہوا۔

" ارے تم کچن کی بجائے ڈرائینگ روم میں۔ کیا مطلب۔ کیا

تمہارا تبادلہ ہو گیا ہے"....... عمران نے دروازہ بند کر کے آگے بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک شریف آدمی آیا تھا۔ میں نے اسے یہاں بٹھا کر چائے پلائی ہے اور بڑی بیگم صاحبہ کے ذریعے ان کا کام بھی کر دیا ہے۔ وہ ابھی واپس گیا ہے"....... سلیمان نے خلاف معمول انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

" ارے۔ ارے۔ ایک منٹ۔ یہ بتاؤ کتنا کمیشن ملا ہے"۔ عمران نے کہا۔ ظاہر ہے اماں بی کا نام درمیان میں آنے سے وہ یہی سمجھا تھا کہ سلیمان نے اماں بی کو کہہ کر اسے کوئی بھاری رقم دلائی ہو گی کیونکہ اسے اماں بی کی عادت معلوم تھی۔ انہیں اگر معلوم ہو جاتا کہ کسی کو امداد کی ضرورت ہے تو پھر وہ انتہائی بے چین ہو جاتی تھیں اور اس وقت تک انہیں چین نہ آتا تھا جب تک وہ اس کی مدد نہ کر دیتیں۔

" نیکی کے کام میں کوئی کمیشن نہیں ہوا کرتا صاحب۔ اس کے بیٹے کو بڑے صاحب نے نوکری سے نکال دیا تھا۔ میں نے بڑی بیگم صاحبہ کو کہہ کر اسے دوبارہ بحال کرا دیا ہے"....... سلیمان نے کہا۔

" لیکن اماں بی تو ڈیڈی کے دفتری معاملات میں مداخلت نہیں کیا کرتیں"....... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" سلیمان کہے اور وہ مداخلت نہ کریں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ہاں۔ آپ کہتے تو یقیناً مداخلت نہ ہوتی"....... سلیمان نے بڑے فخریہ

لہجے میں کہا اور اکڑے ہوئے انداز میں کچن کی طرف بڑھ گیا اور عمران مسکراتا ہوا سٹنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سلیمان نے فلاسک سے چائے ایک پیالی میں ڈالی اور پھر پیالی اٹھائے وہ سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے پیالی عمران کے سامنے رکھ دی اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے آواز دی۔

"جی صاحب"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے مڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو بتاؤ کیا مسئلہ تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سلیمان نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ ہمارے ہمسائے ہیں اور ہم ان کے حالات سے بے خبر ہیں۔ چلو میں تو مصروف رہتا ہوں لیکن تمہیں تو ہمسایوں کا خیال رکھنا چاہئے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کیا کرتے"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

"ظاہر ہے ان کی امداد کرتا اور کیا کرتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو اب کیا ہوا ہے۔ کر دیجئے امداد۔ آپ کا ہاتھ تو نہیں روکا کسی نے"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سیاہ کوٹ میں دس ہزار روپے موجود ہیں۔ نکال لو اور کسی بہانے انہیں دے دو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کب کی بات ہے"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کب کی بات کا کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔ عمران نے

چونک کر کہا۔

"ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے تو اس وقت وہاں واقعی دس ہزار روپے موجود تھے لیکن وہ بجلی کے بل میں خرچ ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے رکھے ہوں تو میں کہہ نہیں سکتا"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"لیکن بجلی کے بل کی تو تم نے مجھ سے علیحدہ رقم لی تھی۔ کیوں"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو فلیٹ کے بل کے لئے رقم لی تھی آپ سے"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا فلیٹ کے علاوہ بھی کسی اور جگہ کا بجلی کا بل بھرا جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ایک تو آپ کی یادداشت بھی آپ کا ساتھ چھوڑ گئی ہے۔ گزشتہ چھ ماہ سے آپ ایک بیوہ کے گھر کا بجلی اور گیس کا بل بھی ادا کرتے چلے آ رہے ہیں اور آج اس طرح انجان بن کر پوچھ رہے ہیں"۔ سلیمان نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی مجھے خیال نہیں رہا تھا۔ آئی ایم سوری۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ اماں بی سے رقم لے لو۔ اب میرے پاس تو مزید رقم نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو کل خود ان کے گھر جا رہی ہیں۔ ان کے بیٹے کی نوکری

بحال ہونے کی مبارکباد دینے اور مٹھائی کے ساتھ انہیں رقم دیتے"۔ سلیمان نے کہا تو عمران کا چہرہ یکلخت جگمگا اٹھا۔

"بہت خوب۔ ٹھیک ہے"....... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ سلیمان واپس جاتا، کال بیل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"اب کون آگیا ہے"....... سلیمان نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"....... سلیمان نے کہا۔

"یوسف علی ہوں سلیمان صاحب۔ دروازہ کھولیں"....... دوسری طرف سے یوسف علی کی آواز سنائی دی تو سلیمان نے دروازہ کھول دیا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا کیونکہ یوسف علی کے ساتھ ایک نوجوان بھی کھڑا تھا۔ یوسف علی کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھا۔

"یہ میرا بیٹا ہے راشد علی۔ آپ نے ہم پر جو احسان کیا ہے وہ ہم زندگی بھر نہیں اتار سکتے۔ ہم یہ مٹھائی لائے ہیں"....... یوسف علی نے کہا۔

"اوہ۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال عمران صاحب آگئے ہیں۔ آپ یہ مٹھائی انہیں دے دیں"....... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"....... یوسف علی نے کہا اور پھر سلیمان انہیں اپنے ساتھ لے کر سیٹنگ روم میں آگیا تو عمران انہیں اٹھ کر ملا۔ اس نے یوسف علی اور راشد علی کو انتہائی خلوص بھرے لہجے میں مبارک باد

دی۔

"راشد صاحب۔ آپ نے کیا غلطی کی تھی کہ ڈیڈی نے اس قدر سخت ایکشن لے لیا ورنہ عام حالات میں تو وہ اس قدر سخت اقدام نہیں اٹھاتے"....... اچانک عمران نے راشد علی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ جناب کسی غیر ملکی مجرم گوفرے نکولس کے بارے میں رپورٹ تھی جو وزارت داخلہ کو بھجوائی جانی تھی۔ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ میں نے گوفرے کی جگہ جیفرے ٹائپ کر دیا اور رپورٹ وزارت داخلہ کو چلی گئی جہاں سے اعتراض لگا کر اسے واپس کیا گیا تو بڑے صاحب کو غصہ آگیا اور انہوں نے مجھے فوری طور پر برطرف کر دیا"....... راشد علی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن انٹیلی جنس بیورو تو غیر ملکی مجرموں کے سلسلے میں کام نہیں کرتی"....... عمران نے کہا۔

"مجھے تو نہیں معلوم جناب۔ مجھ سے تو نام غلط ٹائپ ہو گیا تھا"....... راشد علی نے جواب دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے کا سامان ٹرالی میں رکھا ہوا تھا اور ساتھ ہی مٹھائی کی پلیٹ اور سنیکس کی پلیٹ بھی موجود تھی اور عمران نے سلیمان کو بھی ساتھ شامل کر لیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کمرے میں کرسی پر نیم دراز نوجوان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر نہ صرف سیدھا ہو کر بیٹھ گیا بلکہ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"....... نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سپیشل کال"....... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا اور اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ سامنے دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے کے اندر بنے ہوئے ایک خفیہ خانے سے اس نے سرخ رنگ کا ایک فون پیس اٹھا کر خانہ بند کیا اور فون پیس اٹھائے وہ واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے فون پیس کو آن کر کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی

طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد سرخ رنگ کے فون سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو نوجوان نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ایس ایس ون کالنگ"....... فون پیس سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ایس ایس الیون اٹنڈنگ یو"....... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایس ایس الیون تمہارا نام کیا ہے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرا نام راحیل ہے"....... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل نام بتاؤ"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شنکر داس"....... نوجوان نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب سنو۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی حوالات میں ایک کارمن نژاد آدمی موجود ہے۔ اس کا نام گوفرے نکولس ہے۔ اسے رات کو جیل میں شفٹ کر دیا جائے گا اور تم نے اسے جیل منتقل ہونے سے پہلے ہلاک کرنا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا حلیہ"....... شنکر داس نے کہا۔

"وہاں ایک ہی کارمن نژاد قیدی ہے لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایسا ہی ہوگا باس"...... نوجوان نے کہا۔

"کام ہونے کے بعد فوراً رپورٹ دینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو نوجوان نے فون پیس آف کیا اور اسے اٹھا کر وہ دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے نچلے خانے کے اندر بنے ہوئے خفیہ خانے میں فون پیس رکھا اور پھر خفیہ خانہ بند کر کے اس نے الماری بند کی اور پھر مڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس کا لباس بدل چکا تھا۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس رہائشی پلازہ کے مین گیٹ سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی تیزی سے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ دوپہر کا وقت تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ہیڈ کوارٹر کے مین گیٹ سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ کافی آگے جا کر اس نے کار ایک پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ مڑا اور دوبارہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی طرف بڑھنے لگا جس کے اختتام پر ایک چوڑی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی۔ گلی خالی تھی لیکن شنکر داس بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا ہو۔ گلی کے اختتام پر دیوار تھی لیکن اس کے ساتھ ہی لوہے کا ایک دروازہ تھا۔ شنکر داس نے اس دروازے پر

دستک دی تو دروازے میں سے ایک چھوٹی کھڑکی کھل گئی اور دوسری طرف سے کوئی ادھر دیکھ رہا تھا۔

"میں راحیل ہوں۔ دو ہزار کما لو۔ صرف زیتا سے ملنا ہے"۔ شنکر داس نے مسکراتے ہوئے کہا تو نہ صرف کھڑکی بند ہو گئی بلکہ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی نوجوان سامنے آگیا۔

"رقم نکالو"...... باوردی نوجوان نے آہستہ سے کہا تو شنکر داس نے جیب سے دو بڑی مالیت کے نوٹ نکال کر اس نوجوان کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"ایک گھنٹے کے اندر واپس آجانا لنچ ٹائم کے بعد تم یہاں نہیں رہ سکتے"...... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ میں پہلے آ جاؤں گا"...... شنکر داس نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک یو ٹائپ عمارت تھی جس میں کمرے بنے ہوئے تھے۔ شنکر داس اس عمارت کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے ایک کمرے کے بند دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راحیل ہوں زیتا۔ دروازہ کھولو"...... شنکر داس نے کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک نوجوان مقامی لڑکی موجود تھی۔ وہ راحیل کو دیکھ کر تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی۔

"کیا ہوا۔ اس وقت کیوں آئے ہو"....... زیتا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک چھوٹا سا کام ہے۔ دس ہزار روپے تمہیں مل سکتے ہیں"....... شنکر داس نے دروازہ بند کر کے آہستہ سے کہا اور ساتھ ہی جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس میں سے دس نوٹ علیحدہ کر کے زیتا کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"اوہ۔ کیا کام ہے۔ جلدی بتاؤ۔ ابھی کوئی آجائے گا"....... زیتا نے جلدی سے نوٹ اکٹھے کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"آجائے گا تو کیا ہوا۔ انہیں معلوم ہے کہ راحیل اور زیتا شادی کرنے والے ہیں اور ہم یہاں اکثر ملتے ہی رہتے ہیں"....... شنکر داس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ نیا ہیڈ کلرک بے حد سخت ہے۔ تم کام بتاؤ"۔ زیتا نے کہا۔

"حوالات میں ایک کارمن نژاد غیر ملکی گوفرے نکولس قید ہے۔ اس سے دو باتیں پوچھنی ہیں"....... راحیل نے کہا۔

"لیکن پھر پہریداروں کو بھی رقم دینا ہو گی"....... زیتا نے کہا۔

"اسی لئے تو گڈی لے کر آیا ہوں"....... شنکر داس نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ آؤ"....... زیتا نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ

گئی۔ شنکر داس اس کے پیچھے تھا۔ اس عمارت سے نکل کر وہ ایک دوسری عمارت کی طرف بڑھنے لگے جس کے گرد باقاعدہ چاردیواری تھی اور اس کا دروازہ بند تھا۔ زیتا نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔ وہاں ایک باوردی دربان موجود تھا۔

"اوہ۔ تم زیتا اور راحیل"....... اس دربان نے کہا۔ اسی لمحے راحیل نے جیب سے ایک بڑے مالیت کا نوٹ نکال کر دربان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"صرف دو باتیں کرنی ہیں ایک قیدی سے"....... شنکر داس نے آہستہ سے کہا۔

"جاؤ۔ لیکن جلدی واپس آنا۔ وقفہ ختم ہونے والا ہے"۔ دربان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو راحیل اور زیتا دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے تو دربان نے دروازہ بند کر دیا۔ اندر ایک کھلا صحن تھا جس کے سامنے ایک برآمدہ تھا۔ برآمدے میں ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا۔ زیتا نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان دربان سامنے کھڑا نظر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا راحیل نے دو بڑی مالیت کے نوٹ جیب سے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"کارمن نژاد قیدی سے دو باتیں کرنی ہیں اور بس"....... شنکر داس نے کہا تو دربان سر ہلاتا ہوا سائیڈ پر ہو گیا۔

"ادھر بائیں طرف والی بیرکوں میں ہے۔ جلدی کرو۔ لنچ کا وقفہ

ختم ہو گیا تو کوئی بھی یہاں آ سکتا ہے"...... دربان نے کہا اور جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

"آؤ زیٹا"...... شنکر داس نے کہا اور تیزی سے بائیں طرف کو مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بند دیوار کی سائیڈ سے دیوار کی دوسری طرف گئے تو وہاں ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے سامنے کے رخ لوہے کی سلاخیں تھیں۔ اندر ایک کارمن نژاد آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں شنکر داس اور زیٹا پر جمی ہوئی تھیں اور اس کی آنکھوں میں حیرت نمایاں تھی۔

"تمہارا نام گوفرے نکولس ہے"...... شنکر داس نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... گوفرے نکولس نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق کارمن سفارت خانے سے ہے۔ آگے آؤ جلدی"۔ شنکر داس نے کہا۔ اس کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ کارمن نژاد آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ جیسے ہی سلاخوں کے قریب آیا شنکر داس کا ہاتھ تیزی سے کوٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔ اس سے پہلے کہ زیٹا یا گوفرے نکولس کچھ سمجھتے شنکر داس نے ہاتھ سیدھا کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گوفرے نکولس چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد

ساکت ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا کیا تم نے"...... زیٹا نے تیزی سے سائیڈ پر ہٹتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن شنکر داس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی زیٹا بھی چیختی ہوئی پشت کے بل نیچے جا گری۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا ہو رہا ہے"...... دور سے دربان کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید وہ قیدی اور زیٹا کی چیخیں سن کر چونکا تھا۔ شنکر داس فرش پر تڑپتی ہوئی زیٹا کو پھلانگ کر آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ دیوار کی سائیڈ سے باہر آیا اس کی انگلی ایک بار پھر حرکت میں آئی اور سامنے سے دوڑ کر آتا ہوا نوجوان دربان بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ شنکر داس دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر نکل کر خود ہی دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر سے وہ آیا تھا۔ چونکہ لنچ کا وقفہ تھا اور یہاں کے سارے افسر کینٹین پر چلے گئے تھے اس لئے وہ بغیر کسی کی نظروں میں آئے بیرونی دروازے پر پہنچ گیا۔

"مل لیا زیٹا سے"...... وہاں موجود دربان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... شنکر داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ دربان سنبھلتا، تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور

تڑپنے لگا۔ شنکر داس نے دروازہ کھولا اور پھر باہر نکل کر وہ ایک لحاظ سے دوڑتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس اس رہائشی پلازہ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی جہاں اس کی رہائش تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے رہائشی فلیٹ میں پہنچ گیا تو دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھا جس میں سپیشل فون موجود تھا۔ اس نے خفیہ خانے سے فون باہر نکالا اور اسے آن کر کے اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن دبائے اور اسے لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد فون میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"ایس ایس الیون کالنگ"....... شنکر داس نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"ایس ایس ون اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"....... فون میں سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مشن مکمل ہو گیا ہے۔ کارمن نژاد قیدی گوفرے نکولس کو دوسروں کے ساتھ ہی ہلاک کر دیا گیا ہے"....... شنکر داس نے کہا۔

"تفصیلی رپورٹ دو"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو شنکر داس نے رہائشی پلازہ سے نکل کر اور پھر واپس آنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"تم اپنے اصل حلیئے میں گئے تھے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ ورنہ مجھے اندر ہی کوئی نہ داخل ہونے دیتا۔ اس لئے تو مجھے وہاں سے واپسی پر زیٹا کو بھی ہلاک کرنا پڑا اور دربانوں کو بھی"....... شنکر داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری مجبوری سمجھ گیا ہوں۔ اوکے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شنکر داس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر وہ دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

یوسف علی اور اس کے بیٹے راشد علی کے جانے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ذہن میں گوفرے نکولس کا نام جیسے چپک سا گیا تھا۔ نام کارمن زبان کا تھا۔ وہ یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ سنٹرل انٹیلی جنس اور وزارت داخلہ اس نام کے آدمی کے خلاف کیا کارروائی کر رہے ہیں اور یہ کون آدمی ہو سکتا ہے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں رحیم خان۔ کیا تمہارے صاحب نے لنچ کر لیا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے فون سوپر فیاض کی رہائش گاہ پر کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سوپر فیاض لنچ گھر جا کر کرنے کا عادی ہے اور اس وقت سنٹرل انٹیلی جنس

بیورو میں لنچ کا وقفہ تھا۔ یہ وقفہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہوتا تھا تاکہ ہر شخص اطمینان سے لنچ کر سکے۔ رحیم خان سوپر فیاض کا گھریلو ملازم تھا۔

"اوہ صاحب آپ۔ صاحب ابھی آفس گئے ہیں۔ وہ لنچ ادھورا چھوڑ کر گئے ہیں۔ وہاں سے فون آیا تھا جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ایکس چینج آپریٹر تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سوپر فیاض کہاں ہیں۔ آفس میں تو کوئی فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ سوپر فیاض صاحب حوالات سیکشن میں ہیں۔ وہاں انتہائی پراسرار انداز میں ایک غیر ملکی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ غیر ملکی قیدی کے قتل کے الفاظ نے اس کو چوکنا کر دیا تھا لیکن ظاہر ہے براہ راست اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے اس نے یہ

فیصلہ کیا تھا کہ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ سوپر فیاض کو فون کر کے اس سے معلوم کرے گا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا آرہا تھا جس پر کھانے کا سامان موجود تھا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر ہاتھ دھونے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے انتہائی اطمینان سے لنچ کیا۔ لنچ کے بعد ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کے بعد وہ جب واپس سٹنگ روم میں پہنچا تو سلیمان خالی برتن لے جا چکا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فیاض بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تم کوٹھی سے لنچ ادھورا چھوڑ کر بھاگے ہو۔ اگر کہو تو بقیہ لنچ میں تمہیں کرا دوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے گھر فون کیا تھا۔ کیوں"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"میں نے سوچا تھا کہ تمہاری رہائش گاہ پر آکر لنچ کروں کیونکہ آغا سلیمان پاشا نے بائیکاٹ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ کیوں فون کیا تھا"۔

دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری ترقی ہو گئی ہے اور تم نے اب غیر ملکی مجرموں پر ہاتھ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ کوئی گوفرے نکولس نامی کارمن نژاد بین الاقوامی مجرم ان دنوں تمہاری تحویل میں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے اس بارے میں معلوم ہے۔ اسے تو ابھی حوالات میں انتہائی پراسرار انداز میں قتل کر دیا گیا ہے اس لئے مجھے لنچ ادھورا چھوڑ کر آنا پڑا لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا وہ واقعی کارمن نژاد تھا۔ کس جرم میں پکڑا تھا تم نے اسے"...... عمران نے کہا۔

"اس کو انسپکٹر نے چیک کیا تھا۔ اس کے کاغذات مشکوک تھے۔ جب کاغذات چیک کرائے گئے تو وہ جعلی ثابت ہوئے۔ آج رات اسے جیل منتقل کرنا تھا کہ دوپہر کو لنچ کے وقفے میں اسے ہلاک کر دیا گیا۔ دو گارڈ اور ایک انسپکٹر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"کیا وہ کاغذات تمہارے پاس ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"میں آرہا ہوں تمہارے پاس"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس گوفرے

نکولس کے اس طرح قتل ہونے سے اسے احساس ہو گیا تھا کہ معاملات واقعی گڑبڑ ہیں ورنہ صرف کاغذات جعلی ہونے کی بنا پر کسی کو اس انداز میں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے اندر جا کر ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس نے خود ہی اس معاملے کو چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی پارکنگ میں رکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

شاگل اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... شاگل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری سے بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"....... شاگل نے اسی طرح اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کرنل لچھمن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس۔ فرمائیے"۔ شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ پریذیڈنٹ ہاؤس میں کال کی ہے۔ آپ ایک گھنٹے کے اندر پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ جائیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ پہنچ جاؤں گا"...... شاگل نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ یہ فون ڈائریکٹ تھا۔

" سندر سنگھ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں سندر سنگھ"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ آپ۔ آپ جناب"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پریذیڈنٹ صاحب نے ہنگامی میٹنگ کال کی ہے۔ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ کس لئے یہ میٹنگ کال کی گئی ہے"...... شاگل نے کہا۔

" آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اپنے آفس سے"...... شاگل نے جواب دیا۔

" میں معلوم کر کے فون کرتا ہوں آپ کو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس

منٹ بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بجنے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... شاگل نے کہا۔

" سندر سنگھ بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... شاگل نے کہا۔

" جناب۔ کسی پاکیشیائی سائنس دان کے سلسلے میں میٹنگ ہے۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل پاریکھ کو بھی کال کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

" پاکیشیائی سائنس دان کے بارے میں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" پاکیشیائی سائنس دان کے بارے میں کیا میٹنگ ہو سکتی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹے بعد وہ پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں موجود تھا۔ کرنل پاریکھ اور مادام ریکھا وہاں پہلے سے موجود تھے اور پھر ابھی انہوں نے آپس میں

رسمی فقرات ہی بولے تھے کہ صدر صاحب کی آمد کی اطلاع کر دی گئی اور وہ تینوں سنبھل کر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد کافرستان کے صدر اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کرنل پاریکھ نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ شاگل اور مادام ریکھا نے مخصوص انداز میں سلام کئے۔

"بیٹھیں"...... صدر نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد وہ تینوں بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ خصوصی ہنگامی میٹنگ ایک خاص مقصد کے لئے کال کی گئی ہے۔ مختصر طور پر آپ اتنا جان لیں کہ کارمن کی ایک لیبارٹری میں ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر طارق کام کرتے تھے۔ کارمن کی اس لیبارٹری میں ایک جدید انداز کے میزائل شکن سسٹم پر کام ہو رہا تھا۔ ہمیں جب اس بارے میں اطلاع ملی تو ہم نے بھی کافرستان کے لئے اس جدید میزائل شکن سسٹم میں دلچسپی ظاہر کی اور حکومت کارمن کو اس سلسلے میں آفر کی گئی کہ وہ حکومت کافرستان سے تعاون کرے لیکن حکومت کارمن نے صاف انکار کر دیا جس کے بعد ہمارے ایجنٹوں نے اس ڈاکٹر طارق کا سراغ لگایا۔ ڈاکٹر طارق گو پاکیشیائی نژاد آدمی ہے لیکن اس کے آباؤ اجداد چونکہ کافرستان میں رہتے رہے ہیں اور پاکیشیا میں ڈاکٹر طارق کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ مستقل طور پر کارمن شفٹ ہو گیا تھا

اس لئے اس کے ذہن میں پاکیشیا کے ساتھ کوئی ہمدردی موجود نہیں تھی بلکہ پاکیشیا کی نسبت وہ کافرستان کو زیادہ پسند کرتا تھا۔ چنانچہ اسے بھاری دولت دے کر اس بات پر رضامند کر لیا گیا کہ وہ اس جدید میزائل شکن سسٹم کا فارمولا کافرستان کو منتقل کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فارمولا خفیہ طور پر کافرستان پہنچ گیا۔ لیکن جب یہاں اس پر کام شروع کر دیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ جب تک ڈاکٹر طارق خود یہاں آکر کام نہ کرے اس وقت تک اس فارمولے پر کام مکمل نہیں ہو سکتا جس کے بعد ڈاکٹر طارق سے معاملات طے کئے گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر طارق کو وہاں سے بظاہر اغوا کر کے کافرستان لایا گیا اور اب وہ یہاں کافرستانی سائنس دانوں سے مل کر اس منصوبے پر کام کر رہے ہیں"...... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ شاگل، مادام ریکھا اور کرنل پاریکھ تینوں خاموش بیٹھے سن رہے تھے۔

"اس کے بعد اچانک ایک ایجنٹ منگل رام سے اطلاع ملی کہ ایک کارمن نژاد آدمی گوفرے نکولس کو اس علاقے میں دیکھا گیا ہے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے بارے میں چھان بین کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ کارمن ایجنٹ ہے اور ڈاکٹر طارق کے بارے میں معلومات حاصل کرنے یہاں آیا ہوا ہے۔ چنانچہ اس کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا گیا لیکن اس دوران وہ یہاں سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گیا لیکن پاکیشیا میں اس کے کاغذات کو مشکوک سمجھ

کر اسے انٹیلی جنس نے گرفتار کر لیا۔ اس کے کاغذات کی تصدیق
کرائی گئی تو وہ واقعی جعلی تھے۔ اس دوران ہمیں اطلاع مل گئی اور
پاکیشیا میں ہمارے ایجنٹوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اسے
سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی حوالات میں ہی ہلاک کر دیا۔ یہاں تک
تو معاملات ہماری فیور میں تھے لیکن ابھی کافرستان میں کام کرنے
والی ہماری خصوصی ایجنسی کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے
کہ پاکیشیا کا علی عمران اس کارمن نژاد ایجنٹ کی موت کے سلسلے
میں کام کر رہا ہے اس لئے اس ایجنٹ کو جس نے کارمن نژاد ایجنٹ
کو ہلاک کیا تھا، فوری طور پر کافرستان بھجوا دیا گیا"...... صدر نے کہا
اور عمران کا نام سن کر مادام ریکھا اور شاگل دونوں چونک پڑے تھے
جبکہ کرنل پاریکھ ویسے ہی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ابھی حال ہی میں
ملٹری انٹیلی جنس کا چیف بنا تھا اور اس کا پہلے کبھی ٹکراؤ عمران یا
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہ ہوا تھا اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"جناب۔ کیا اس عمران کو ڈاکٹر طارق کے بارے میں معلوم ہو
گیا ہے"...... شاگل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بھی اسے اچھی طرح جانتے ہیں اور میں بھی۔ بہرحال اگر
اسے معلوم نہیں بھی ہوا تو معلوم ہو جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ
جیسے ہی اسے معلوم ہو گا وہ لازماً اس فارمولے اور ڈاکٹر طارق کے
لئے کافرستان ضرور پہنچے گا اور اس سلسلے میں معاملات کو فائنل کرنے
کے لئے میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ آپ کا خیال درست ہے۔ وہ آسانی سے معلومات
حاصل کر لے گا اور پھر وہ یہاں بھی لازماً آئے گا"...... مادام ریکھا نے
اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی مقصد کے لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے۔ آپ
لوگ بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں"...... صدر نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ میرا خیال ہے کہ مشن اور ٹارگٹ کو فائنل کر لیا
جائے تاکہ اس پر کام کرنے والی ایجنسی کو حتمی طور پر معلوم ہو کہ
اس کا مشن کیا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ کھل کر بات کریں"...... صدر نے چونک کر
کہا۔

"جناب۔ کیا مشن یہ ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ہلاک کرنا ہو گا یا مشن یہ ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے
اس پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر طارق کو بچانا ہے اور اس
فارمولے کی حفاظت کرنی ہے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"اس بار میں نے پہلے ہی ایک فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس
فارمولے پر جہاں کام ہو رہا ہے اور ڈاکٹر طارق جہاں موجود ہے اسے
ہر صورت میں خفیہ رکھا جائے اور اسے خفیہ رکھا گیا ہے۔ اب
پورے کافرستان میں سوائے میرے اور پرائم منسٹر صاحب کے اور
کسی ایسے آدمی کو اس بارے میں معلومات حاصل نہیں ہیں کہ ڈاکٹر

طارق کہاں موجود ہے۔ چونکہ ڈاکٹر طارق اپنی مرضی سے کافرستان کے لئے کام کر رہے ہیں اس لئے ان کی طرف سے بھی مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح اپنے بارے میں اطلاع پاکیشیا پہنچائیں گے اس لئے اس بار مشن صرف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت کا ہو گا"...... صدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ عمران اس بارے میں معلوم کر لے گا اور جیسے اس کی فطرت ہے وہ براہ راست وہیں پہنچ گا جبکہ ہمیں اس بارے میں معلوم نہیں ہو گا اور ہم اسے ادھر ادھر ٹریس کرتے رہ جائیں گے"۔ شاگل نے کہا۔

" سوری۔ یہ فیصلہ حتمی ہے۔ اگر عمران اس کے باوجود اس بارے میں معلوم کر لے گا تو پھر تم بھی اسے تلاش کر کے اس کے پیچھے وہاں جا سکتے ہو لیکن ویسے یہ بات کسی کو نہیں بتائی جا سکتی اور مجھے یقین ہے کہ عمران چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لے اس بار اسے کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکے گا کہ ڈاکٹر طارق کہاں کام کر رہا ہے"...... صدر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے جناب"...... شاگل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" آپ خاموش ہیں کرنل پاریکھ "...... صدر نے کرنل پاریکھ سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" جناب۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ابھی معاملات شروع ہی نہیں

ہوئے اور ہم اس انداز میں بات کر رہے ہیں جیسے معاملات مکمل طور پر اوپن ہو چکے ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ شخص علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈاکٹر طارق کا سراغ ہی نہ لگا سکے اور اس طرح یہ معاملہ شروع ہی نہ ہو"...... کرنل پاریکھ نے کہا۔

" آپ ابھی نئے چیف بنے ہیں۔ آپ کو ابھی ان لوگوں کے بارے میں تفصیلی علم نہیں ہے۔ یہ اطلاع ملنے کے بعد کہ وہ اس گوفرے نکولس کی ہلاکت میں دلچسپی لے رہا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ وہ تمام معاملات کی تہہ تک پہنچ جائے گا اور پھر وہ لازماً یہاں آئے گا"...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ جب اس ایجنٹ کو واپس بلوا لیا گیا ہے جس نے اس غیر ملکی کو ہلاک کیا ہے تو پھر وہ کیسے معلوم کر لے گا"...... کرنل پاریکھ نے کہا۔

" جناب۔ وہ ایجنٹ کون ہے اور اس کا تعلق کس ایجنسی سے ہے"...... شاگل نے کہا۔

" اس کا نام شنکر داس بتایا گیا ہے اور اس کا تعلق ایس ایس سے ہے۔ یہ ایجنسی پاکیشیا میں مستقل طور پر کام کرتی ہے"...... صدر نے جواب دیا۔

" جناب۔ آپ کی بات درست ہے۔ ہمیں اس بارے میں پہلے سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے استقبال کے لئے تیار رہنا چاہئے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ میرا مقصد بھی یہی ہے۔ آپ تینوں ایجنسیاں اس سلسلے میں اپنے اپنے طور پر کام کریں گی لیکن آپ نے آپس میں کوئی رابطہ نہیں رکھنا۔ ہر ایجنسی کا مشن عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت ہو گا اور آپ تینوں ایجنسیوں کو میری طرف سے فری ہینڈ حاصل ہو گا۔ مجھے اس بار ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... ان تینوں نے کہا۔

"اور اب ایک بات اور بھی سن لیں کہ اگر آپ میں سے کسی نے بھی کسی دوسرے کے کام میں کسی بھی طرح مداخلت کی تو مداخلت کرنے والے کے فوری ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے جائیں گے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ اب آپ جا سکتے ہیں اور آپ ساتھ ساتھ رپورٹ بھی دیتے رہیں گے"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی شاگل، مادام ریکھا اور کرنل پاریکھ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران نے کار ہوٹل برگنزا کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ مین گیٹ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ایک طرف سے ٹائیگر اس کی طرف بڑھا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح چلتے ہوئے کہا۔

"ایک ویٹر سے معلوم ہوا ہے باس کہ وہ ٹائپسٹ لڑکی زیتا یہاں کے سیکنڈ مینجر ہرمن سے بہت ملتی رہتی تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہرمن موجود ہے یہاں"...... عمران نے مین گیٹ کے قریب پہنچ کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم اسے نہیں جانتے کیا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ کیونکہ میرا تعلق مینجر رابرٹ سے رہتا ہے۔ ہرمن کا صرف نام سنا ہوا ہے۔ وہ صرف ہوٹل بزنس تک ہی محدود رہتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کہاں ہے اس کا آفس"...... عمران نے ہال میں داخل ہو کر اپنے عقب میں آتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔

"ادھر دائیں طرف راہداری میں"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جو ٹائیگر اور عمران کو اندر آتے دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مسٹر ٹائیگر اور جناب علی عمران صاحب آپ اور میرے آفس میں"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ہرمن ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں اور میں یہاں سیکنڈ مینجر ہوں۔ میں نے اس لئے یہ بات کی ہے کہ مسٹر ٹائیگر تو مینجر رابرٹ صاحب کے دوست ہیں۔ انہوں نے مجھے کبھی گھاس ہی نہیں ڈالی اور آپ کے بارے میں تو سب جانتے ہیں جناب کہ آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست ہیں"۔ ہرمن نے خود ہی اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔ ہم تمہارے پاس ایک انتہائی ضروری کام سے آئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ تم ہم سے جھوٹ نہیں بولو گے"...... عمران نے

ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں آپ سے جھوٹ بولوں۔ مجھے آخر اس کی کیا ضرورت ہے"...... ہرمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ خود بھی واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"ایک لڑکی ہے زیتا۔ وہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو آفس میں ٹائپسٹ ہے۔ اسے وہاں انتہائی پراسرار انداز میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ لڑکی رضا کالونی کے ایک کوارٹر میں اکیلی رہتی تھی۔ اس کے کوارٹر کی تلاشی سے پتہ چلا ہے کہ اس نے وہاں ایک خفیہ سیف رکھا ہوا ہے اور اس سیف میں خاصی بڑی مالیت کے نوٹ بھرے ہوئے ہیں۔ اس قدر مالیت کے کہ وہ ساری عمر بھی نوکری کرے تو اس کا چوتھائی حصہ بھی نہیں کما سکتی۔ ویسے اس کی موت کے بعد جب اس کی تلاشی لی گئی تو اس کی جیب سے بھی بڑی مالیت کے نوٹ ملے ہیں۔ اس سیف میں ہوٹل برگنزا کا کارڈ بھی موجود تھا اور یہ بھی ہمارے پاس حتمی اطلاع ہے کہ یہاں وہ زیادہ تر تم سے ملتی تھی اس لئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں کہ تم ہمیں اس کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"زیتا ہلاک کر دی گئی ہے۔ ویری سیڈ۔ وہ لڑکی میری دوست رہی ہے۔ بہرحال میں کیا وہ نجانے کتنے لوگوں کی دوست رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بہترین شارپر بھی رہی ہے اس لئے اس کے پاس دولت کی کیا کمی ہو سکتی ہے"...... ہرمن نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" تمہارے علاوہ یہاں زیتا سے اور کون کون ملتا رہتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" وہ سب سے ہی ملتی تھی۔ بڑی آزاد خیال لڑکی تھی اس لئے کسی ایک کا نام تو نہیں بتایا جا سکتا"۔ ہرمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کوئی ایسا آدمی جس سے وہ خصوصی طور پر ملتی رہتی ہو کیونکہ وہاں ایک غیر ملکی قیدی کو حوالات کے اندر مشین پسٹل سے ہلاک کیا گیا ہے اور ہلاک کرنے والے کے ساتھ زیتا بھی تھی جسے اس نے بعد میں صرف شناخت سے بچنے کے لئے ہلاک کر دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ میرے ذہن میں ایک آدمی آ رہا ہے۔ ایک منٹ"...... ہرمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" مائیکل بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہرمن بول رہا ہوں مائیکل۔ وہ تمہارا اسسٹنٹ راحیل کہاں ہو گا۔ اس سے مجھے ایک ضروری کام ہے"...... ہرمن نے کہا۔

" وہ دو روز پہلے نوکری چھوڑ گیا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے ملک سے باہر کوئی اچھی آفر مل گئی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا

گیا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... ہرمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" جناب۔ ٹاپ کلب کے مینجر مائیکل کے اسسٹنٹ راحیل سے اس لڑکی زیتا کی بہت زیادہ دوستی اور بے تکلفی تھی اور ایک بار مجھے یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ راحیل زیتا سے ملنے انٹیلی جنس بیورو کے آفس میں بھی جاتا رہتا تھا اور یہ واردات بھی چونکہ وہیں ہوئی ہے اس لئے میں نے مائیکل سے کنفرم کیا ہے"...... ہرمن نے جواب دیا۔

" یہ راحیل کہاں رہتا ہے۔ اس کا حلیہ اور اس کے بارے میں دوسری تفصیلات کہاں سے مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ حلیہ تو میں بتا سکتا ہوں لیکن مزید تفصیلات مائیکل سے ہی مل سکتی ہیں"...... ہرمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ بتا دیا۔

" او کے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور آفس سے باہر آ گیا۔

" تم اس راحیل کے بارے میں تفصیلات معلوم کرو۔ اس کا اس طرح اچانک ملک سے باہر چلے جانا اور ہرمن کی یہ بات کہ وہ زیتا سے ملنے انٹیلی جنس بیورو بھی جاتا رہتا تھا، اس سے لگتا ہے کہ یہ کارروائی اسی کی ہے"...... عمران نے ہوٹل سے باہر آ کر ٹائیگر سے کہا۔

" یس باس۔ اب میں معلوم کر لوں گا لیکن باس اس غیر ملکی کے

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے جسے ہلاک کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کے کاغذات جعلی تھے اور وہ کافرستان سے یہاں پاکیشیا آیا تھا۔ ابھی حکام اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ بہرحال اس کی کوئی ایسی اہمیت ضرور تھی کہ اسے اس انداز میں ہلاک کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اپنی کار پارکنگ سے نکالی اور پھر ہوٹل سے باہر آ کر اس نے اس کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا اور وہاں موجود بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق اس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کوئی رپورٹ ملی ہے اس گوفرے نکولس کے بارے میں کارمن سے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی ہے کہ اس کا اصل نام یہی تھا لیکن کاغذات کے مطابق اسے یونیورسٹی کا پروفیسر بتایا گیا ہے جبکہ وہ اصل میں کارمن کی ایک سرکاری ایجنسی ریالٹا کا فیلڈ ایجنٹ ہے اور اطلاع دینے والے نے جو معلومات ریالٹا سے حاصل کی ہیں ان کے مطابق وہ کسی خاص آدمی کو ٹریس کرنے کی غرض سے کافرستان گیا تھا۔ پھر اس کا پتہ نہیں چل سکا اور اس خاص آدمی کا بھی علم نہیں ہو سکا جسے ٹریس کرنے وہ کافرستان آیا تھا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات کافی گہرے اور پیچیدہ ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہاں پاکیشیا میں تو اس کا کوئی مشن بھی نہ تھا۔ پھر اسے یہاں اس انداز میں کیوں ہلاک کیا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو سمجھ نہیں آ رہی۔ بہرحال وہ سرخ ڈائری مجھے دو۔ میں دیکھتا ہوں۔ شاید اصل بات کا علم ہو جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے ایک سرخ رنگ کی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ صفحات پلٹتا رہا پھر اس نے ایک صفحے پر کچھ دیر تک نظریں جمائے رکھیں اور اس کے بعد ڈائری بند کر کے اس نے اسے واپس میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکوائری سے کارمن کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"برکلے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ میکاتے سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔اوہ اتنی دور سے۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔میکاتے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آج کیسے یاد آگیا تمہیں اولڈ میکاتے۔نائی بوائے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہاری آواز تو بتا رہی ہے کہ تم اب اولڈ سے واپس جوانی کی طرف لوٹ رہے ہو اور اگر دس پندرہ سال بعد میں نے دوبارہ فون کیا تو معلوم ہو گا کہ لٹل میکاتے سے بات ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بولنے والا کافی دیر تک ہنستا رہا۔

"کاش ایسا ہو سکتا۔بہرحال بتاؤ کیوں فون کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم بغیر کسی مطلب کے منہ سے آواز تک نہیں نکالتے"۔ میکاتے نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس عمر میں پہنچ کر تمہیں اب قدر و قیمت پڑی ہے لوگوں کی۔بہرحال کارمن کی ایک ایجنسی ہے ریالٹا۔کیا تمہارا کوئی لنک ہے اس سے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔کیوں۔کیا ریالٹا نے پاکیشیا کے خلاف کوئی محاذ قائم کر

لیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"نہیں بلکہ ریالٹا کا ایک فیلڈ ایجنٹ کافرستان سے پاکیشیا پہنچا اور پھر اس کے کاغذات مشکوک پائے گئے تو اسے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی حوالات میں رکھا گیا اور وہاں اسے پراسرار انداز میں ہلاک کر دیا گیا۔صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص ریالٹا کے کسی مشن پر کسی خاص آدمی کی تلاش میں کافرستان گیا تھا لیکن مزید تفصیل معلوم نہیں ہو سکی اور مجھے تفصیل معلوم کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا نام ہے اس کا"...... میکاتے نے پوچھا۔

"گوفرے نکولس"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔نصف گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا۔میں تفصیل بتا دوں گا"...... میکاتے نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔اس گوفرے کا جو بھی مشن تھا وہ بہرحال کافرستان میں تھا۔پھر آپ کیوں اس قدر پریشان ہو رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے ہلاک پاکیشیا میں کیا گیا ہے اور اس انداز میں ہلاک کیا گیا ہے جیسے ہلاک کرنے والوں کو خطرہ ہو کہ وہ کہیں زبان نہ کھول دے اور ظاہر ہے اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ جو کچھ بتائے گا اس کا تعلق پاکیشیا سے بھی ہو سکتا ہے ورنہ اس انداز میں اسے ہلاک

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے میری چھٹی حس کہہ رہی ہے
کہ کوئی ایسی بات بہرحال موجود ہے جس کا تعلق پاکیشیا سے ہو سکتا
ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
آدھے گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر میکاتے سے رابطہ کر لیا۔
"کیا رپورٹ ہے میکاتے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے رابطہ ہوتے ہی
پوچھا۔

"میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں عمران صاحب۔ اصل مسئلہ
یہ ہے کہ ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر طارق کارمن کی
ایک سائنسی لیبارٹری میں طویل عرصے سے کام کر رہا تھا کہ اچانک
اسے اغوا کر لیا گیا اور پھر اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔ اس کی تلاش
بہرحال جاری رکھی گئی اور اسے پاکیشیا میں تلاش کیا جاتا رہا لیکن
وہاں سے بھی اس کا پتہ نہ چل سکا۔ اس کے بعد ریاشا کو اطلاع ملی کہ
ڈاکٹر طارق کافرستان میں موجود ہے۔ چنانچہ گوفرے نکولس کو
کافرستان بھیجا گیا۔ وہاں سے گوفرے نے ریاشا کے چیف کو اطلاع
دی کہ اس نے ڈاکٹر طارق کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ کافرستان کے ایک
ریگستانی علاقے جسے سیکر کہا جاتا ہے، میں کسی خفیہ زیر زمین
لیبارٹری میں کافرستانی سائنس دانوں کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اس
اطلاع کے بعد گوفرے کو واپس کال کر لیا گیا لیکن پھر اس سے رابطہ
نہ ہو سکا اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی اطلاع مل سکی۔ اس کا
مطلب ہے کہ کسی بھی وجہ سے وہ وہاں سے پاکیشیا پہنچا اور پھر وہاں

اسے ہلاک کر دیا گیا"۔۔۔۔۔۔ میکاتے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"جس لیبارٹری میں ڈاکٹر طارق کام کر رہا تھا وہاں کس چیز پر کا
ہو رہا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"وہاں ایک جدید انداز کے میزائل شکن سسٹم پر کام ہو رہا۔
اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کافرستان حکومت نے پہلے حکومت
کارمن سے سرکاری سطح پر اس سسٹم کو خریدنے کی بات کی تھی لیکن
کارمن حکومت نے اسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے
بعد ڈاکٹر طارق غائب ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ میکاتے نے جواب دیا۔
"جس لیبارٹری میں ڈاکٹر طارق کام کرتا تھا اس کا کیا نام ہے"
عمران نے کہا۔
"تھرٹی ون لیبارٹری کہا جاتا ہے اسے"۔ میکاتے نے جواب دیا۔
"اوکے۔ بے حد شکریہ میکاتے۔ اب اگر کوئی معاوضہ ہو تو ب
دو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم سے بات کر لینا اور تمہار
کام کر دینا ہی میرے لئے بہت کچھ ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا
گیا تو عمران نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ کافرستان میں اس سسٹم پر کام ہو رہا ہے۔
لازماً ڈاکٹر طارق کے اغوا کے ساتھ ساتھ اس سسٹم کا فارمولا بھی چر
لیا گیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھالیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں سرداور "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ خیریت۔ اس قدر سنجیدہ کیوں ہو "...... دوسری طرف سے چونک کر اور تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" بوڑھا ہو گیا ہوں سرداور۔ اور آپ کو تو تجربہ ہے کہ بڑھاپا سنجیدگی کے جراثیموں کے گڑھ کا ہی نام ہوتا ہے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" اگر تم بوڑھے ہو گئے ہو تو پھر ہم تو شاید عمر خضر تک پہنچ چکے ہوں گے "...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا کرے۔ بہرحال ایک اہم بات سامنے آئی ہے کہ ایک پاکیشیائی نژاد ڈاکٹر طارق کارمن کی ایک لیبارٹری جسے تھرٹی ون لیبارٹری کہا جاتا ہے، میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اس لیبارٹری میں جدید ٹائپ کے میزائل شکن سسٹم پر کام ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر طارق کو وہاں سے اغوا کر لیا گیا اور اب معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر طارق کافرستان کی کسی لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میزائل شکن سسٹم کا

فارمولا بھی وہاں سے اڑایا گیا ہے اور اب کافرستان اس سسٹم کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کرنے کے لئے تیار کر رہا ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا آپ اس سسٹم کی تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کیا اسے پاکیشیائی میزائلوں کو آف کرنے کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

" اگر کافرستان اس پر کام کر رہا ہے تو لامحالہ یہی بات ہو گی ورنہ وہ لوگ تو ایک روپیہ بھی فالتو خرچ کرنے کے قائل نہیں ہیں "۔ سرداور نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ وہ اسے پاکیشیا کی بجائے شوگران کے خلاف استعمال کرنے کے لئے تیار کر رہے ہوں کیونکہ بہرحال شوگران اور پاکیشیائی میزائلوں کی رینج، رفتار اور کارکردگی میں فرق تو ہوتا ہی ہے "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتا ہوں۔ تھرٹی ون لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رناسکو میرے دوست ہیں "...... سرداور نے کہا۔

" کتنی دیر میں دوبارہ فون کروں "...... عمران نے کہا۔

" ایک گھنٹے بعد "...... سرداور نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" سرداور کو کارمن فون کرنے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا "۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" وہ وہاں سے تفصیلات معلوم کر کے یہاں پاکیشیائی میزائلوں

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

کے بارے میں تفصیلات معلوم کریں گے اور پھر تجزیہ کرنے کے بع
بتائیں گے کہ کیا اس سسٹم سے پاکیشیائی میزائلوں کو روکا جا سک
ہے یا نہیں اور ظاہر ہے اس میں ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔
عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھن
سے بھی زیادہ وقت گزارنے کے بعد عمران نے دوبارہ سرداور
رابطہ کیا۔

"کیا نتیجہ نکلا سرداور"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے ڈاکٹر رناسکو سے جو تفصیلات معلوم کی ہیں اور یہاں
میزائلوں پر کام کرنے والے ڈاکٹر رستم سے جو معلومات مجھے ملی ہیں
ان کے تجزیہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں عمران کہ کافرستان
اگر اس سسٹم کو تیار کر کے اپنی سرحدوں پر نصب کر دیا تو پاکیش
کے تمام میزائل بے کار ہو کر رہ جائیں گے"...... سرداور نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس سسٹم کو مکمل ہونے دیا جائے
مجھے پہلے ہی اس بات کا خدشہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسے بہرحال نہیں بننا چاہئے۔ دوسری بات ڈاکٹر رنا
نے یہ بھی بتائی ہے کہ ڈاکٹر طارق پاکیشیائی نژاد ضرور ہے لیکن ا
کی ہمدردیاں کافرستان کے ساتھ ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ پاکیشیا کی بر
اور کافرستان کی فیور کی باتیں کرتا رہتا تھا اور اب ڈاکٹر رناسکو ک
اطلاع ملی ہے اس کے مطابق ڈاکٹر طارق کافرستان میں مو
ہے"...... سرداور نے کہا۔

"لیکن سرداور۔ اگر ہم نے کام کر کے اس لیبارٹری کو تباہ بھی کر
دیا تب پھر کافرستانی اسے دوبارہ بھی تو تیار کر سکتے ہیں۔ ان کے
پاس یقیناً اس کا فارمولا بھی موجود ہو گا۔ ایسا نہ بھی ہو تو جس طرح
پہلے انہوں نے کارمن سے وہ فارمولا اڑایا ہے اسے وہ پھر بھی اڑا سکتے
ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس پہلو پر بھی ڈاکٹر رناسکو سے بات کی ہے۔ ڈاکٹر
رناسکو نے مجھے بتایا ہے کہ فارمولا چوری نہیں ہوا بلکہ اس کے
سٹریپ پیپرز چوری ہوئے ہیں اور تم تو سمجھتے ہو کہ سٹریپ پیپرز کیا
ہوتے ہیں۔ وہ ایسے نوٹس ہوتے ہیں جو عملی طور پر کام کرنے کے
لئے بنائے جاتے ہیں۔ اسے فارمولا نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی اس کے
ذریعے سسٹم مکمل کیا جا سکتا ہے لیکن ڈاکٹر رناسکو کے ذہن میں بھی
یہی بات ہے اور میرے ذہن میں بھی کہ ڈاکٹر طارق چونکہ طویل
عرصے سے وہاں کام کر رہا تھا اس لئے ڈاکٹر طارق ان سٹریپ پیپرز کی
مدد سے اس سسٹم کو تیار کر سکتا ہے اور شاید اسی لئے کافرستان
والے ڈاکٹر طارق کو وہاں سے لے گئے ہیں"...... سرداور نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کے ساتھ ساتھ اس ڈاکٹر
طارق کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا۔ لیکن پھر وہ تھرٹی ون لیبارٹری سے کسی
اور سائنس دان کو اغوا بھی کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے عمران لیکن ڈاکٹر طارق کی

چونکہ ہمدردیاں پہلے سے ہی کافرستان کے ساتھ تھیں اس لئے وہ وہاں جا کر کام کر رہا ہے۔ کوئی کارمن سائنس دان ظاہر ہے اس انداز میں کام نہیں کر سکتا"...... سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ بے حد شکریہ۔ اب میں چیف کو جب تفصیلی رپورٹ دوں گا تو یقیناً وہ کسی واضح نتیجے پر پہنچ جائیں گے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کافرستان میں نیا مشن سامنے آ ہی گیا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے ناٹران سے پوچھ لوں کہ کیا وہ سیکر میں اس لیبارٹری کا سراغ لگا سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کارمن کی ایک لیبارٹری جس کا کوڈ نام تھرٹی ون لیبارٹری ہے وہاں ایک پاکیشیائی نژاد ڈاکٹر طارق کام کرتا تھا۔ اس لیبارٹری میں ایک خصوصی اور جدید ساخت کا میزائل شکن سسٹم تیار کیا جا رہا تھا

اور حکومت کافرستان اس سسٹم کو حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتی تھی لیکن حکومت کارمن نے یہ سسٹم انہیں دینے سے انکار کر دیا جس کے بعد اس ڈاکٹر طارق کو اغوا کر کے کافرستان لایا گیا یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر طارق اپنی مرضی سے کافرستانیوں کی مدد کر رہا ہو کیونکہ ڈاکٹر طارق کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پاکیشیائی نژاد ضرور ہے لیکن اس کی دلچسپیاں کافرستان کے ساتھ ہیں اور یقیناً ڈاکٹر طارق کے ذریعے یا ویسے ہی اس سسٹم کا فارمولا بھی وہاں سے چرایا گیا ہو گا اور اب جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق اس سسٹم پر جس لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے وہ کافرستان کے ریگستانی علاقے سیکر کے قریب ہے۔ ڈاکٹر طارق بھی وہیں کام کر رہا ہے اور چونکہ ایک کارمن ایجنٹ نے ڈاکٹر طارق کا سراغ لگا لیا تھا لیکن اس ایجنٹ کو چیک کر لیا گیا اور وہ فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گیا لیکن یہاں کافرستانی ایجنٹوں نے اسے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی حوالات میں دن دیہاڑے ہلاک کر دیا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اب وہ اس لیبارٹری اور ڈاکٹر طارق کی بھی خصوصی حفاظت کریں گے۔ اس سسٹم کے بارے میں جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق اگر اس سسٹم کو تیار کر کے کافرستان نے اپنے ملک میں نصب کر لیا تو پاکیشیا کے تمام میزائل اس پر کسی طرح بھی وار کرنے میں ناکام رہیں گے اس لئے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا پاکیشیا کے مفاد میں انتہائی ضروری ہے۔ یہ تمام تفصیلات اس لئے تمہیں

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

بتائی گئی ہیں تاکہ تمہیں اس مشن کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ عمران کی رہنمائی میں ٹیم وہاں بھیجی جائے گی لیکن تم نے پہلے بنیادی معلومات حاصل کرنی ہیں تاکہ کم سے کم وقت میں مشن مکمل ہو سکے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"تم نے سیکر کے علاقے اور اس کے ارد گرد کے علاقوں سے یہ معلومات حاصل کرنی ہیں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ اس کا محل وقوع کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کافرستان سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی اور ایسی دوسری ایجنسیوں کو چیک کرانا ہے کہ کیا انہیں اس بارے میں کوئی خصوصی ہدایات تو نہیں دی گئیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے دو روز پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں کرنل شاگل، مادام ریکھا اور ملٹری انٹیلی جنس کے نئے چیف کرنل پاریکھ نے پریذیڈنٹ سے میٹنگ کی ہے لیکن چونکہ کوئی مشن سامنے نہیں تھا اور رسمی میٹنگز اکثر ہوتی رہتی ہیں اس لئے میں نے اس بارے میں تفصیلات معلوم نہ کی تھیں۔ اب میں اس میٹنگ کی بھی تفصیل معلوم کرتا ہوں اور سیکر علاقے کے بارے میں بھی معلومات آپ تک پہنچا دی جائیں گی"...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت لو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میٹنگ کے بارے میں تو ایک گھنٹے کے اندر معلومات مل جائیں گی باس۔ لیکن سیکر کے بارے میں حتمی معلومات کے لئے دو تین روز لگ جائیں گے"...... ناٹران نے کہا۔

"سیکر کے بارے میں تم کس طرح معلومات حاصل کرو گے"۔ عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"فیصل جان کو میں وہاں بھیجوں گا تاکہ وہ اس سارے علاقے کا سروے کر کے وہاں سے معلومات حاصل کرے"...... ناٹران نے کہا۔

"تمہارا خیال ہے کہ وہاں لیبارٹری کی نشاندہی کے لئے بورڈز لگے ہوں گے۔ تم وزارت سائنس اور خصوصاً اس کے لیبارٹری سیکشن سے معلومات حاصل کرو۔ سرکاری لیبارٹریاں چاہے کتنی ہی خفیہ کیوں نہ ہوں بہرحال ان کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"...... ناٹران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے دو گھنٹے کے اندر اندر یہ معلومات چاہئیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر مزید کوئی بات کئے اس نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ اتنا عرصہ ہو گیا ہے کام کرتے ہوئے لیکن"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ کے ذہن تک تو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔" بلیک زیرو نے ناٹران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

" میرا ذہن دوسروں سے انوکھا نہیں ہے بلیک زیرو۔ غلطیاں مجھ سے بھی ہوتی ہیں لیکن ذہن کو درست انداز میں استعمال کرنا ہی اصل بات ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی کھڑا ہو گیا۔

" میں لائبریری میں بیٹھ کر اس سیکر کے علاقے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتا ہوں۔ تم ٹائیگر کو کال کر کے اس سے پوچھو کہ اس نے مزید کیا معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" آپ اسے کال کر لیتے تو زیادہ بہتر تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" راحیل کے بارے میں مزید معلومات مل سکی ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" جناب۔ ٹاپ کلب کے مینجر مائیکل نے بتایا ہے کہ راحیل کافرستان جا چکا ہے۔ مائیکل سے مجھے راحیل کی رہائش گاہ کا علم ہو گیا تھا۔ میں وہاں پہنچا اور اب بھی میں وہیں موجود ہوں۔ میں نے تلاشی لی ہے۔ ایک الماری کے اندر خفیہ خانے سے خصوصی فون بھی ملا ہے اور ایک ڈائری بھی جس سے معلوم ہوا ہے کہ راحیل کا اصل نام شنکر داس ہے اور وہ کافرستان کی ۶ ایجنسی ایس ایس کا ایجنٹ تھا اور زیتا بھی ایس ایس کی ایجنٹ تھی اور راحیل نے ہی کارمن نژاد گوفرے نکولس اور زیتا کو ہلاک کیا ہے اور پھر اچانک وہ سب کچھ چھوڑ کر کافرستان چلا گیا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مزید شواہد بھی اس بارے میں ملے ہیں۔ بہرحال اب اس سلسلے میں مزید انکوائری کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" عمران صاحب۔ یہ ایس ایس ۶ ایجنسی شاید یہاں پاکیشیا میں کام کرتی ہے۔ اس کے بارے میں بھی ہمیں کام کرنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" سارے ملکوں کے ایجنٹ یہاں موجود ہوں گے۔ یہ لوگ صرف معلومات بھجوانے تک ہی محدود رہتے ہیں۔ اس گوفرے نکولس کی ہلاکت انہیں اپنی روٹین سے ہٹ کر کرنا پڑی ہے ورنہ یہ لوگ ایسے معاملات میں ہاتھ نہیں ڈالتے۔ اس لئے ان کے خلاف کام کرنے کی

" عمران صاحب۔ آپ کے ذہن تک تو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔"
بلیک زیرو نے ناٹران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

" میرا ذہن دوسروں سے انوکھا نہیں ہے بلیک زیرو۔ غلطیاں مجھ
سے بھی ہوتی ہیں لیکن ذہن کو درست انداز میں استعمال کرنا ہی
اصل بات ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا
ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی کھڑا ہو گیا۔

" میں لائبریری میں بیٹھ کر اس سیکر کے علاقے کے بارے میں
مزید معلومات حاصل کرتا ہوں۔ تم ٹائیگر کو کال کر کے اس سے
پوچھو کہ اس نے مزید کیا معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے
کہا۔

"آپ اسے کال کر لیتے تو زیادہ بہتر تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر
اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی
ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار
کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" راحیل کے بارے میں مزید معلومات مل سکی ہیں۔ اوور"۔
عمران نے کہا۔

" جناب۔ ٹاپ کلب کے مینجر مائیکل نے بتایا ہے کہ راحیل
کافرستان جا چکا ہے۔ مائیکل سے مجھے راحیل کی رہائش گاہ کا علم ہو گیا
تھا۔ میں وہاں پہنچا اور اب بھی میں وہیں موجود ہوں۔ میں نے تلاشی
لی ہے۔ ایک الماری کے اندر خفیہ خانے سے خصوصی فون بھی ملا
ہے اور ایک ڈائری بھی جس سے معلوم ہوا ہے کہ راحیل کا اصل
نام شنکر داس ہے اور وہ کافرستان کی ایجنسی ایس ایس کا ایجنٹ تھا
اور زیتا بھی ایس ایس کی ایجنٹ تھی اور راحیل نے ہی کارمن نژاد
گوفرے نکولس اور زیتا کو ہلاک کیا ہے اور پھر اچانک وہ سب کچھ
چھوڑ کر کافرستان چلا گیا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مزید شواہد بھی اس بارے میں ملے ہیں۔ بہر حال
اب اس سلسلے میں مزید انکوائری کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور اینڈ
آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" عمران صاحب۔ یہ ایس ایس ایجنسی شاید یہاں پاکیشیا میں کام
کرتی ہے۔ اس کے بارے میں بھی ہمیں کام کرنا چاہئے"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

" سارے ملکوں کے ایجنٹ یہاں موجود ہوں گے۔ یہ لوگ صرف
معلومات بھجوانے تک ہی محدود رہتے ہیں۔ اس گوفرے نکولس کی
ہلاکت انہیں اپنی روٹین سے ہٹ کر کرنا پڑی ہے ورنہ یہ لوگ ایسے
معاملات میں ہاتھ نہیں ڈالتے اس لئے ان کے خلاف کام کرنے کی

ضرورت نہیں ہے کیونکہ چند افراد کو ٹریس کر کے ختم کر دیا گیا تو ان کی جگہ دوسرے افراد آجائیں گے۔ یہ سلسلہ تو چلتا ہی رہتا ہے"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ مڑا اور لائبریری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد جب وہ واپس آیا تو بلیک زیرو اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران آکر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے ناٹران کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سر۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں جو میٹنگ ہوئی ہے اس کی تفصیلات تو نہیں مل سکیں کیونکہ چوبیس گھنٹوں سے زیادہ گزر چکے تھے لیکن بہرحال اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ میٹنگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممکنہ مشن کے حوالے سے تھی اور صدر صاحب نے شاگل اور مادام ریکھا کے اصرار کے باوجود انہیں کوئی مخصوص جگہ بتانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ البتہ شاگل، ریکھا اور کرنل پاریکھ تینوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصی طور پر عمران صاحب کو ہلاک کرنے کے مشن پر کام کریں۔ کافرستان سیکرٹ سروس اب پاکیشیا سے آنے والے تمام راستوں کی انتہائی کڑی نگرانی کر رہی ہے جبکہ ملٹری انٹیلی جنس تمام

سرحدی پہاڑی علاقوں کو چیک کر رہی ہے اور پاور ایجنسی کے افراد وادی مشکبار کے سرحدی علاقوں کی خفیہ نگرانی کر رہے ہیں"۔ ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اور سیکر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جناب۔ سیکر میں بہت خوفناک صحرا ہے جسے بانڈا صحرا کہا جاتا ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ایک لیبارٹری اس بانڈا صحرا کے اندر کہیں واقع ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل نہیں مل سکی"۔ ناٹران نے کہا۔

" او کے۔ اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے کہا۔

" سر۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کام کرے تو جناب، مجھے بھی ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع دیا جائے"...... ناٹران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر تمہاری ضرورت محسوس کی گئی تو تمہیں اطلاع دے دی جائے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" اس خوفناک صحرا میں لیبارٹری کو کیسے مسلسل فیڈ کیا جاتا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ قریب ہی کچن

میں کھڑا سب باتیں سن رہا تھا کیونکہ آپریشن روم میں موجود فون کا لاؤڈر مستقل طور پر پریسڈ رکھا جاتا تھا۔

" دیکھو۔ یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا۔ ویسے اگر وہ گوفرے نکوس زندہ ہاتھ لگ جاتا تو یہ ساری باتیں خودبخود ہی سامنے آ جاتیں"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا آپ پوری ٹیم لے کر جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے سنا نہیں کہ کافرستان سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی اور ملٹری انٹیلی جنس پہلے سے ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔ اس صورت میں پوری ٹیم کو لے جانے کا مطلب تو خود ہی اپنی نشاندہی کرنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" اس بار مشن جولیا مکمل کرے گی۔ صالحہ، میں اور ٹائیگر اس کے ساتھ ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" کافرستان میں ایک اہم مشن درپیش ہے اور اس بار مشن کی سربراہ تم ہو گی۔ تمہارے ساتھ صالحہ، عمران اور ٹائیگر بطور ساتھی جائیں گے۔ عمران کو میں نے وارننگ دے دی ہے کہ اس مشن میں اگر اس نے تمہارے ساتھ مکمل تعاون نہ کیا تو اسے انتہائی عبرتناک سزا دی جائے گی"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" باس۔ وہ اپنی طرف سے تو پورا تعاون کرتا ہے لیکن اس کے تیز رفتار ذہن کا ساتھ ہم نہیں دے سکتے"...... جولیا نے گھما پھرا کر عمران کی فیور کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے اندر کوئی صلاحیتیں موجود نہیں ہیں۔ کیوں"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا یہ مطلب نہیں تھا باس۔ میں تو عمران کے بارے میں بات کر رہی تھی"...... جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف اس لئے نہیں بنایا گیا کہ تمہارے اندر عمران سے کم صلاحیتیں ہیں۔ میرے خیال کے مطابق تمہارے اندر اس قدر صلاحیتیں ہیں کہ عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس کی صلاحیتیں ملا کر تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتیں لیکن تم ان صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی بجائے جذباتیت اور عمران سے ذہنی طور پر مرعوبیت کے دائرے میں پھنس کر رہ گئی ہو اور اس اہم مشن میں تمہیں میں سربراہ ہی اس لئے بنا رہا ہوں کہ میں چاہتا

ہوں کہ تمہاری ان صلاحیتوں کو واپس فیلڈ میں لایا جائے۔ عمران لاکھ ہوشیار ہو لیکن بہرحال وہ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس مشن کے دوران تم نے بہرحال یہ ثابت کرنا ہے کہ صلاحیتوں کے لحاظ سے تم عمران سے آگے ہو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا نے مختصر سا جواب دیا۔

"عمران تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ مشن کی تفصیل وہ تمہیں بتائے گا لیکن مشن کی ساری پلاننگ اور اس پر کام تم نے کرنا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ جب جانتے ہیں کہ جولیا یہ کام نہیں کر سکتی تو آپ کیوں اسے امتحان میں ڈال دیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اب خود محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ جولیا مکمل طور پر جذباتی بن چکی ہے اس لئے میں اسے آخری چانس دینا چاہتا ہوں ورنہ دوسری صورت میں جولیا کو ممبر شپ سے بھی ہٹنا پڑے گا اور تم جانتے ہو کہ اس کے بعد اس کی جگہ قبر میں ہی بن سکتی ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہا۔

شاگل میٹنگ کے بعد سیدھا واپس اپنے آفس میں پہنچ گیا تھا۔ گو اس نے پوری سیکرٹ سروس کو احکامات دے دیئے تھے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرنے کے لئے ہر اس راستے کی نگرانی کریں جہاں سے پاکیشیا کا کوئی آدمی کافرستان میں داخل ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ وہ اپنے سر کو اس انداز میں بار بار جھٹک رہا تھا جیسے کوئی چیز اس کے ذہن میں اٹک گئی ہو اور وہ اس طرح جھٹکے دے کر اسے باہر نکالنا چاہتا ہو۔ یہ بات بھی درست تھی۔ صدر صاحب نے تفصیل بتاتے ہوئے ایک آدمی کا نام لیا تھا جس کی وجہ سے یہ کارمن نژاد ایجنٹ سامنے آیا تھا اور اس آدمی کا نام شاگل کو یاد نہ آ رہا تھا اور وہ مسلسل ٹہل کر اور سر کو جھٹکے دے دے کر اس کا نام یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں وہ نام بجلی

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

کے کوندے کی طرح لپکا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ تیزی سے مڑا اور میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہمارے آدمی سہائے سے بات کراؤ"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سہائے لائن پر موجود ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس"۔ شاگل نے اپنی عادت کے مطابق اپنا عہدہ بتاتے ہوئے کہا۔ حالانکہ سہائے سیکرٹ سروس کا ہی آدمی تھا۔

"سہائے بول رہا ہوں جناب۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سہائے، کارمن نژاد غیر ملکی ایجنٹ گوفرے نکولس جسے ایس

ایس ۶ ایجنسی نے پاکیشیا میں ہلاک کر دیا ہے، کے بارے میں ایک آدمی منگل رام نے اطلاع پہنچائی تھی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ منگل رام کس ۶ ایجنسی سے متعلق ہے"...... شاگل نے کہا۔

"جناب۔ منگل رام کا تعلق سپیشل سروسز سے ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ سپیشل سروسز کے سیکر سیکشن کا انچارج ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سیکر سیکشن۔ پھر تو وہ وہیں رہتا ہوگا لیکن سیکر تو بہت خوفناک صحرا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"سیکر صحرا کے کنارے پر مشہور شہر بانڈا ہے جناب۔ منگل رام کا سیکشن ہیڈ کوارٹر بانڈا میں ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے آپ اس سے جو معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ مجھے بتا دیں۔ مجھے وہ آسانی سے بتا دے گا ورنہ شاید وہ آپ کو ٹال جائے کیونکہ سپیشل سروسز کا چیف کرنل سنگرام اس معاملے میں بے حد سخت آدمی ہے اور سب اس سے بے حد ڈرتے ہیں"۔ سہائے نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ پھر اس سے معلوم کرو کہ اس نے گوفرے نکولس کو کہاں مارک کیا تھا اور کس طرح سے مارک کیا گیا۔ مجھے پوری تفصیل چاہئے"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ جناب۔ اس بارے میں اس سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس بارے میں جو رپورٹ کرنل سنگرام نے جناب صدر صاحب کو دی ہے وہ یہاں پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود ہے۔ اگر آپ کہیں تو اس کی کاپی خفیہ طور پر آپ کو بھجوا دوں"۔ سہائے نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اگر تم یہ کام کر دو تو تمہیں خصوصی انعام ملے گا"...... شاگل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد کاپی آپ تک پہنچ جائے گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری سیکر کے علاقہ میں ہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے دراصل فکر اس بات کی تھی کہ صدر صاحب نے اصل مقام کو اس سے خفیہ رکھا ہے اور باوجود اصرار کے نہیں بتایا اور یہی بات شاگل معلوم کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ اس کی سیکرٹ سروس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان میں داخل ہونے سے کسی صورت بھی نہ روک سکے گی اور یہ لوگ بہرحال اس علاقے کو بھی ٹریس کر لیں گے جہاں لیبارٹری ہے اس لئے وہ چاہتا تھا کہ اگر حتمی طور پر اس علاقے کے بارے میں معلوم ہو جائے تو وہ وہاں بھی اپنا سیٹ اپ قائم کر سکے۔ پھر ایک گھنٹے بعد واقعی ایک فائل اس تک پہنچ گئی۔ اس نے فائل کا مطالعہ کیا تو وہ حتمی طور پر اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ لیبارٹری واقعی سیکر کے انتہائی خوفناک صحرا میں کہیں بنائی گئی ہے

اور یہ گوفرے نکولس بھی اس صحرا میں جانے کی کوشش کرتا رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ سپیشل سروسز کی نظروں میں آ گیا اور پھر جب اس پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کیا گیا تو وہ فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گیا۔ شاگل کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے انٹرکام اٹھا کر کیپٹن چوپڑہ کو آفس بھجوانے کا حکم دیا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور گٹھے ہوئے جسم کا ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ کیپٹن چوپڑہ تھا جو پہلے سپیشل سروسز میں کام کرتا تھا لیکن پھر اس کا ٹرانسفر سیکرٹ سروس میں کر دیا گیا اور شاگل نے دیکھا تھا کہ وہ خاصا ذہین اور تیز آدمی ہے اس لئے شاگل نے اسے سیکرٹ سروس میں کنفرم کر دیا تھا۔ کیپٹن چوپڑہ نے اندر داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"...... شاگل نے اکڑے ہوئے انداز میں کہا تو کیپٹن چوپڑہ میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"تم پہلے سپیشل سروسز میں کام کرتے رہے ہو"...... شاگل نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں وہاں سے ٹرانسفر ہو کر یہاں آیا ہوں"...... کیپٹن چوپڑہ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سیکر سیکشن میں بھی کام کیا ہے تم نے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ کافی طویل عرصہ کام کیا ہے وہاں میں نے"۔ کیپٹن چوپڑہ نے جواب دیا۔

"ان دنوں وہاں منگل رام انچارج ہے۔ کیا اسے جانتے ہو تم"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... کیپٹن چوپڑہ نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ سیکر کے علاقے میں حکومت کی ایک خفیہ لیبارٹری بھی ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ اچھی طرح معلوم ہے۔ میں اس لیبارٹری کی سیکورٹی میں بھی شامل رہا ہوں"...... کیپٹن چوپڑہ نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا نام ہے اس لیبارٹری کا"...... شاگل نے پوچھا۔

"وائٹ سینڈ اس کا نام ہے باس۔ یہ آٹھ سال پہلے بنی تھی"۔ کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"اوکے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ اس لیبارٹری میں ایک انتہائی اہم فارمولے پر کام ہو رہا ہے اور اس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان پہنچ سکتی ہے۔ جناب صدر صاحب نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت کا مشن ہمارے، پاور ایجنسی اور ملٹری انٹیلی جنس کے ذمے لگایا ہے لیکن انہوں نے لیبارٹری کا مقام ہم سے خفیہ رکھا ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی یا ملٹری انٹیلی جنس کے کسی آدمی سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتی ہیں لیکن مجھے معلوم ہے

کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بڑی آسانی سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گی اور پھر وہ براہ راست وہاں پہنچے گی جبکہ ہم سب یہاں ان کا انتظار کرتے رہ جائیں گے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہاں اپنا ایک خفیہ سیٹ اپ قائم کر دوں تاکہ جب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے ہمیں فوراً اطلاع مل سکے لیکن چونکہ صدر صاحب نے اسے خفیہ رکھا ہے اس لئے ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ انہیں یہ احساس ہو کہ ہم نے ان کے خفیہ رکھنے کے باوجود اسے ٹریس کر لیا ہے اس لئے تم وہاں بانڈا میں اپنا سیکشن قائم کرو لیکن تمہارا تعلق بظاہر سیکرٹ سروس سے نہیں ہو گا۔ میں تمہارا ٹرانسفر نئی ایجنسی رنجن میں کر دیتا ہوں۔ یہ ایجنسی حکومت کے خلاف کام کرنے والے افراد کو ٹریس کرتی ہے۔ اس ایجنسی کا چیف سرجیت میرا دوست ہے۔ میں اسے بریف کر دوں گا۔ تم نے وہاں رنجن کے ایجنٹ کے طور پر رہنا ہے لیکن تمہارا اصل کام وہی ہو گا جو میں نے بتایا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس سلسلے میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں گا"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"اوکے۔ تم جا کر تیاری کرو۔ کل تمہیں آرڈر مل جائیں گے"۔ شاگل نے کہا تو کیپٹن چوپڑہ اٹھا، اس نے سلام کیا اور واپس چلا گیا تو شاگل نے رسیور اٹھا لیا تاکہ وہ رنجن کے چیف سرجیت سے بات کر کے اس معاملے کو فائنل کر دے۔

عمران نے جولیا کے فلیٹ کی کال بیل پریس کی اور پھر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ولد سر عبدالرحمن"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ اچھا"...... جولیا نے چونک کر کہا اور پھر چند لمحوں بعد فلیٹ کا دروازہ کھلا اور دروازے پر جولیا موجود تھی۔

"آجاؤ"...... جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران خاموشی سے اندر داخل ہوا تو جولیا نے دروازہ بند کیا اور پھر اس کے ساتھ ساتھ سٹنگ روم میں آگئی۔

"کیا بات ہے۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے"...... جولیا نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل ٹھیک ہے"...... عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا چند لمحوں تک اسے غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"صالحہ بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں۔ میرے فلیٹ پر آجاؤ۔ عمران کو چیف نے بھیجا ہے۔ وہ ہمیں کافرستان کے نئے مشن کے بارے میں بریف کرے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم اکٹھے ہی یہ بریفنگ اس سے لیں"۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہی ہوں"...... دوسری طرف سے صالحہ نے کہا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"میں تمہارے لئے چائے لے آؤں"...... جولیا نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے بجائے کچھ کہنے کے صرف اثبات میں سر ہلایا تو جولیا خاموشی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔ عمران اسی طرح کاندھے لٹکائے منہ بند کئے بیٹھا رہا۔ اس کی آنکھوں میں موجود قدرتی چمک بھی نظر نہ آرہی تھی۔ اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی بے چارہ بے بس، مظلوم، مفلس اور یاسیت پسند آدمی ہو۔ جسے زمانے سے سوائے ٹھوکروں کے اور کچھ نہ ملا ہو۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس نے ٹرے میں فلاسک کے ساتھ تین پیالیاں بھی

رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے فلاسک اور پیالیاں میز پر رکھیں اور پھر کور اتار کر ایک طرف رکھ کر اس نے فلاسک سے چائے دو پیالیوں میں ڈالی اور پھر ایک پیالی اٹھا کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر پیالی اٹھا کر اس نے منہ سے لگالی۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف نہ رہوں"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران اس طرح چونکا کہ اس کے ہاتھ میں موجود چائے کی پیالی گرتے گرتے بچی۔

"میں۔ میری بات کر رہی ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سیکرٹ سروس کا چیف بنا دے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر پیالی منہ سے لگالی۔

"پھر تمہارا رویہ کیوں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ اس مشن میں چیف نے مجھے سربراہ بنا دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے بھی کئی مشنز میں تم سربراہ بن چکی ہو اور میں نے تمہاری ماتحتی میں کام کیا ہے۔ مجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کون سربراہ ہو اور کون عام ساتھی۔ مجھے تو چیک ملتا ہے اور وہ دونوں صورتوں میں ایک ہی ملتا ہے۔ ہاں اگر سربراہی کا علیحدہ الاؤنس ملتا تو دوسری

بات تھی"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارا رویہ کیوں تبدیل ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہاری زندگی بچانے کے لئے مجھے اپنے آپ کو تبدیل کرنا پڑا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"میری زندگی بچانے کے لئے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"چیف نے کہا ہے کہ اس مشن کی تکمیل پر فیصلہ ہو گا کہ تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف رہتی ہو یا نہیں اور اگر نہیں تو پھر تمہیں نہ صرف سیکرٹ سروس سے ہٹا دیا جائے گا اور سیکرٹ سروس سے ہٹنے کا مطلب تم بھی اچھی طرح جانتی ہو اور میں بھی۔ میرے احتجاج پر چیف نے کہا کہ وہ فیصلہ کر چکا ہے اور اس نے سارا الزام مجھ پر رکھ دیا کہ میری وجہ سے جولیا جذباتی ہو جاتی ہے اور جذباتی ہو جانے کی وجہ سے اس کی صلاحیتیں کام نہیں کرتیں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میرے ساتھ جو ہو سو ہو، کم از کم تم تو زندہ رہو"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا۔

"تم صرف میری زندگی بچانے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جولیا کے لہجے میں ایسی بات تھی جیسے وہ عمران کے منہ سے بار بار یہ الفاظ سننا چاہتی ہو۔

"ہاں جولیا اور یہ حقیقت ہے کہ میں تمہاری طرف آنے والی گرم ہوا بھی برداشت نہیں کر سکتا جبکہ چیف نے تمہاری موت کی

دھمکی دے دی ہے اور جس سرد مہرانہ انداز میں اس نے بات کی ہے مجھے چیف سے بھی نفرت ہو گئی ہے اس لئے تو اب میں نے دعا مانگنا شروع کر دی ہے کہ تم ڈپٹی چیف کی بجائے خود چیف بن جاؤ"۔ عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر انتہائی جذباتی تاثرات ابھر آئے۔

"اور اگر میری بجائے یہ دھمکی صالحہ کے لئے دی جاتی تو پھر تمہارا کیا ردعمل ہوتا"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میرا کیا ردعمل ہوتا۔ یہ بات تمہیں صفدر سے پوچھنی چاہئے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔

"سنو۔ اپنا قدرتی سٹائل جبراً تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے۔ ورنہ میں تمہیں مسلسل اس کیفیت میں دیکھ دیکھ کر ویسے ہی مر جاؤں گی۔ میری فکر مت کرو۔ چیف ایسے ہی دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہوتا ہے کہ ہم کام میں سستی نہ کریں اور صاف اور سچی بات ہے کہ مجھے تمہارا یہ روپ قطعی پسند نہیں آیا۔ وہی روپ مجھے پسند ہے۔ ہنستا، کھیلتا، زندگی سے بھرپور"...... جولیا نے جذباتی لہجے میں بولتے ہوئے کہا اور شاید یہ اس کی جذباتی کیفیت تھی کہ اس کی گفتگو میں بظاہر ربط ہی نظر نہ آ رہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"صالحہ آئی ہو گی"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ اندر آئی تو عمران

اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ بیٹھیں عمران صاحب"...... صالحہ نے دعا سلام کے بعد عمران سے کہا۔

"جی بہتر"...... عمران نے اسی طرح مسمسے سے لہجے میں کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا تو صالحہ نے چونک کر اس طرح عمران کی طرف دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسے خدشہ ہو کہ یہ اصل عمران نہ ہو جبکہ جولیا فلاسک سے چائے تیسری پیالی میں انڈیلنے میں مصروف تھی۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"جی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ میں ٹھیک ہوں"...... عمران نے اسی طرح مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"یہ میری زندگی بچانے کے لئے اپنے آپ پر جبر کر رہا ہے"۔ جولیا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی پیالی اٹھا کر اس نے صالحہ کے سامنے رکھ دی۔

"تمہاری زندگی بچانے کے لئے۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"حیرت ہے۔ اتنی بڑی قربانی بھی کوئی دے سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا کا چہرہ اس طرح جگمگا اٹھا جیسے اس کے چہرے پر طاقتور بلب جل اٹھے ہوں لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

"عمران صاحب۔ آپ مرد ہو کر جولیا کے لئے اتنی بڑی قربانی دے رہے ہیں جبکہ ہمارے معاشرے میں تو عورتیں مردوں کے لئے قربانی دیتی رہتی ہیں"...... صالحہ نے قدرے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ہی تو انقلاب زمانہ کہا جاتا ہے"...... عمران نے اسی طرح مسمسے سے لہجے میں کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"اب تم ہمیں اس مشن کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... جولیا نے عمران سے کہا تو عمران نے بغیر کسی توقف کے پوری تفصیل سے ساری باتیں بتا دیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم نے سیکر علاقے میں اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے تباہ کرنا ہے اور ساتھ ہی اس ڈاکٹر طارق کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ یہی مشن ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب نے بتایا ہے کہ کافرستان کی تین ایجنسیاں وہاں ہمارے استقبال کے لئے پیشگی الرٹ ہیں۔ اس بارے میں بھی ہمیں سوچنا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے۔ لیکن کیا ان ایجنسیوں کو سیکر کے بارے میں علم نہیں ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اس بار کافرستان کے صدر نے یہ بات تینوں ایجنسیوں سے پوشیدہ رکھی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں کس راستے سے وہاں پہنچنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ تم خود فیصلہ کرو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم اس سلسلے میں مجھ سے بہتر جانتے ہو اس لئے تم منصوبہ بندی کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"سوری مس جولیا۔ میں صرف تمہارے احکامات کی تعمیل کروں گا اور بس"...... عمران نے ایک لحاظ سے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا سکتی۔ میں تمہاری بجائے کسی اور کو ساتھ لے جاؤں گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بااختیار ہو۔ جو چاہے کرو"...... عمران نے کہا۔

"جولیا۔ عمران صاحب کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب زیادہ دیر تک اس موڈ میں نہیں رہ سکتے۔ یہ خود ہی راہ راست پر آ جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اس وقت راہ سے بھٹکا ہوا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مطلب تھا کہ آپ جلد ہی دوبارہ اصل روپ میں آ جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ کم از کم اس مشن میں تو مجبوری ہے۔ مجھے اپنے آپ پر

بہر حال جبر کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ ہم عام فلائٹ سے جائیں گے اور وہ بھی اپنی اصل شکلوں میں"...... جولیا نے کہا۔

" جیسے تمہاری مرضی ۔ میں تو بہر حال حکم کا پابند ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" چیف نے کہا تھا کہ ٹائیگر بھی ساتھ جائے گا۔ ٹائیگر کا انتخاب کس وجہ سے کیا گیا ہے۔ اس کی جگہ سیکرٹ سروس کا ممبر کیوں نہ چلا جائے"...... جولیا نے کہا۔

" چیف سے پوچھو۔ مجھے کیا معلوم"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے رسیور اٹھایا لیکن صالحہ نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

" رک جاؤ۔ جلدی کیوں کر رہی ہو۔ اگر چیف نے ٹائیگر کا انتخاب کیا ہے تو کسی وجہ سے کیا ہو گا۔ کیوں خواہ مخواہ چیف سے ڈانٹ کھانے کی سوچ رہی ہو۔ بس تم یہاں سے کافرستان میں داخل ہونے کا پلان بناؤ۔ پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" میں نقشہ لے آتی ہوں۔ پھر اس پر بحث کرتے ہیں"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

" عمران صاحب۔ جولیا کو اس مشن میں کامیاب ہونا چاہئے ورنہ ہم حقیقتاً جولیا سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے"...... صالحہ نے آہستہ سے

کہا تو عمران چونک پڑا۔

" ہو سکتا ہے کہ چیف نے صرف دھمکی دی ہو"...... عمران نے کہا۔

" میں چیف کی دھمکی کی بات نہیں کر رہی۔ جولیا بے حد حساس لڑکی ہے۔ اس نے ویسے ہی ناکامی کی صورت میں خودکشی کر لینی ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

" خودکشی ۔ یعنی حرام موت۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت بری بات ہے"...... عمران نے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ جولیا کو لازماً اس مشن میں کامیاب ہونا چاہئے"...... صالحہ نے کہا۔

" لیکن یہ تو مقدر کی بات ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس سے جولیا کی مزید حوصلہ شکنی ہو گی۔ آپ اس سے کھل کر تعاون کریں اور اسے کامیاب کرائیں"...... صالحہ نے کہا۔

" لیکن پھر جولیا جذباتی ہو جائے گی اور چیف ایسا نہیں چاہتا"۔ عمران نے کہا۔

" کیا یہ ضروری ہے کہ آپ ہر بات پر جولیا کو جذباتی کریں۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ اور جولیا کے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ آپ عام ساتھی کی طرح اس ٹریٹ کریں۔ آخر صفدر، کیپٹن شکیل،

نعمانی، چوہان وغیرہ بھی تو ہیں۔ آپ بھی ویسے ہی بن جائیں"۔ صالحہ نے کہا۔

" صفدر تو میں نہیں بن سکتا کیونکہ تم میری چھوٹی بہن ہو۔ البتہ کیپٹن شکیل بن سکتا ہوں کہ سرے سے بولوں ہی نہ"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" شکر ہے۔ آپ دوبارہ اپنے اصل موڈ کی طرف آ رہے ہیں۔ چلیں آپ صدیقی بن جائیں۔ چوہان بن جائیں۔ نعمانی بن جائیں"۔ صالحہ نے کہا۔

" کیا باتیں ہو رہی ہیں"...... جولیا نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اسی مشن کے سلسلے میں بات ہو رہی ہے۔ میں عمران صاحب سے کہہ رہی تھی کہ اس مشن کو ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہئے اور عمران صاحب اس مشن کی کامیابی کے لئے کھل کر تعاون کریں"...... صالحہ نے کہا۔

" کیسے نہیں کرے گا تعاون ورنہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مطلب ہے موت دونوں طرف ہے۔ چاہے مشن کامیاب ہو یا نہ ہو۔ پھر تو واقعی مسئلہ بن گیا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" دونوں طرف کیسے عمران صاحب"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر جولیا ناکام رہتی ہے تو چیف اسے گولی مروا دے گا اور ظاہر ہے جولیا کے بعد میں کیسے زندہ رہ سکتا ہوں اس لئے اس طرح بھی موت اور اگر میں نے تعاون نہ کیا تو جولیا مجھے گولی مار دے گی۔ اس طرح بھی موت"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ عمران کی بات سنکر ایک لمحے کے لئے ایک بار پھر جگمگا اٹھا۔

" یہ تم نے کیا بدشگونی کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ چھوڑو اس کو اور نقشہ دیکھو۔ ہم نے کافرستان میں داخل ہونے اور سیکر کے علاقے تک پہنچنے کے لئے فول پروف راستہ تلاش کرنا ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود نقشہ پھیلا کر میز پر رکھ دیا۔ یہ کافرستان کا تفصیلی نقشہ تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کی سرحد بھی تفصیل سے دکھائی گئی تھی۔

" یہ پاکیشیا کی سرحد ہے اور یہ ہے سیکر۔ اگر ہم ہوائی جہاز کے ذریعے جائیں تو پہلے ہمیں دارالحکومت جانا پڑے گا اور پھر وہاں سے واپس سیکر آنا پڑے گا جبکہ اگر ہم سمندری راستے سے جائیں تو ہمیں ایک طویل چکر کاٹ کر سیکر پہنچنا پڑے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کاٹری سے جو راستہ لوگی سے ہوتا ہوا سیکر جاتا ہے یہ درست رہے گا"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن ہم اس راستے پر کس طرح جائیں گے۔ جیپ یا ریل کے ذریعے"...... صالحہ نے کہا۔

" سیاح بن کر جیپ کے ذریعے بھی جا سکتے ہیں"...... جولیا نے

کہا۔

"لیکن لازماً کافرستانی ایجنسیوں نے اس راستے پر سخت چیکنگ کر رکھی ہو گی"...... صالحہ نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ کرتے رہیں۔ اگر ہم صرف یہ سوچ کر بیٹھے رہیں تو پھر ہم کام کیسے کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے"...... صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ انتہائی طویل راستہ ہے اور سیکر پہنچتے پہنچتے ہمیں کم از کم بیس جگہوں پر چیک کیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"صالحہ کی سمجھ میں اگر بات نہیں آرہی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہاری سمجھ میں بھی نہیں آرہی۔ لیکن تم جان بوجھ کر غلط بات کر رہے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ چونک پڑی۔

"کون سی بات"...... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران نے ابھی بتایا ہے کہ کافرستان کے صدر نے کسی ایجنسی کو یہ نہیں بتایا کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اس بات کا علم چیف کو ناٹران کے ذریعے ہوا ہے اس لئے لامحالہ ان لوگوں کو یہ تو کسی صورت بھی خیال نہیں آسکتا کہ ہمارا ٹارگٹ سیکر ہو گا۔ وہ تو صرف داخلے کے راستوں کو ہی چیک کریں گے اس لئے یہاں سے داخلے

کے وقت چیکنگ ہو سکتی ہے اس سے آگے نہیں ہو سکتی"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے لٹکے ہوئے کاندھے یکلخت پھیل گئے۔ ستا ہوا چہرہ کھل اٹھا اور آنکھوں میں چمک لوٹ آئی۔

"ارے کیا ہوا۔ تمہارا تو روپ ہی یکلخت بدل گیا ہے۔ حیرت ہے"...... جولیا نے اس کا رنگ بدلتے دیکھ کر کہا۔

"اب اس روپ کا کوئی فائدہ نہیں۔ تمہارے اندر واقعی صلاحیتیں موجود ہیں۔ چیف نے درست طور پر تمہیں ڈپٹی چیف بنایا ہے اس لئے اب کھل کر تم سے تعاون ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اور اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ اچانک ہوا کیا ہے"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"بہت کچھ ہو گیا ہے۔ اگر جولیا اتنی باریک بات سمجھ سکتی ہے تو اسے یہ بات بھی سمجھ آسکتی ہے کہ علی عمران بے چارہ چھوٹے سے چیک کے لئے کیوں چیف کی منتیں کرتا رہتا ہے۔ یہ خود بھی تو ایک جنبش قلم سے آغا سلیمان پاشا کا سارا ادھار اتار کر مجھے اس کی غلامی سے آزاد کرا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مطلب ہے کہ آپ کو یقین ہو گیا ہے کہ جولیا بھی آپ کو چیک دے سکتی ہے اس لئے آپ کا موڈ بدل گیا ہے"...... صالحہ نے ہنستے

ہوئے کہا۔

" میں اسے چیک دینے کی بجائے سلیمان کو گولی مار دوں گی تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری"...... جولیا نے کہا۔

" موجودہ دور کی بانسری بانس کی مرہون منت نہیں رہی"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ پھر یہی راستہ درست ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں۔ اس سے تم دونوں اطمینان سے سیکر پہنچ سکتی ہو"۔ عمران نے کہا تو نہ صرف صالحہ بلکہ جولیا بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

" ہم دونوں۔ کیا مطلب۔ کیا تم ساتھ نہیں جاؤ گے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" میں ٹائیگر کے ساتھ علیحدہ راستے سے جاؤں گا کیونکہ ان لوگوں کی تمام تر توجہ میری طرف ہو گی۔ میں انہیں دارالحکومت میں الجھائے رکھوں گا۔ ویسے بھی انہیں سیکر کے بارے میں علم نہیں ہے جبکہ تم دونوں اس دوران سیکر میں لیبارٹری ٹریس کر کے ختم کر دینا۔ اس طرح مشن مکمل ہو جائے گا اور ہم تالیاں بجاتے واپس آ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ تم ہمارے ساتھ جاؤ گے"...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ارے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ تم مشن مکمل کر لو اور تم چاہتی ہو کہ مشن مکمل نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

" نتیجہ کچھ بھی ہو تم نے ہمارے ساتھ جانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" تو پھر اس قدر طویل راستہ اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم براہ راست کافرستان کے دارالحکومت پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں سے اپنی نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دے کر سیدھے سیکر پہنچ جائیں گے اور وہ ہمیں وہاں تلاش کرتے رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح ہم الجھ جائیں گے۔ ہم اس راستے سے ہی جائیں گے اور بس۔ تم ٹائیگر کو کال کرو اور سنو۔ اس راستے سے جانے کے تمام انتظامات بھی تم نے کرنے ہیں۔ ہم نے کل یہاں سے کاٹری پہنچ کر پھر گاڑی پر آگے بڑھ جانا ہے"...... جولیا نے انتہائی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" اسے کہتے ہیں حکم حاکم مرگ مفاجات"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جولیا نے درست فیصلہ کیا ہے عمران صاحب۔ دارالحکومت میں ہم واقعی الجھ جائیں گے۔ وہاں تینوں ایجنسیاں موجود ہوں گی"۔ صالحہ نے کہا۔

" یعنی یک نہ شد دو شد۔ ٹھیک ہے۔ اب اکیلا چنا کیا بھاڑ جھونکے گا۔ اوکے ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم کس وقت مجھے رپورٹ کرو گے کہ انتظامات مکمل ہو گئے

ہیں" .... جولیا نے کہا۔

"جس وقت تم حکم دو" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاٹری یہاں سے چار سو کلو میٹر ہے۔ وہاں ہوائی اڈا بھی نہیں ہے اس لئے ہمیں یہاں سے کاروں کے ذریعے کاٹری پہنچنا ہو گا اور یہ سفر ہم رات کو کریں گے تاکہ صبح کاٹری پہنچ کر وہاں سے سرحد پار کر کے کافرستان میں داخل ہو سکیں" .... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے" .... عمران نے جواب دیا اور پھر انہیں اللہ حافظ کہہ کر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کار جیسے ہی ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رکی، باہر کھڑے ہوئے مسلح دربان نے تیزی سے آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی مادام ریکھا کو سلام کیا۔

"ٹھاکر صاحب سے کہو کہ مادام ریکھا آئی ہے" .... مادام ریکھا نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ تشریف لے آئیں۔ ٹھاکر صاحب نے پہلے ہی آپ کے بارے میں حکم دے رکھا ہے" .... دربان نے کہا اور مڑ کر اس نے پھاٹک کو دھکیلا تو پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ مادام ریکھا نے کار آگے بڑھا دی۔ پھر وہ اسے پورچ میں روک کر جیسے ہی نیچے اتری ایک درمیانے قد کا ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کار سے اترتی ہوئی مادام ریکھا کو سلام کیا۔

"میرا نام مادام ریکھا ہے" .... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوہ آئیے مادام۔ میں ٹھاکر صاحب کا مینجر ہوں۔ آئیے"...... اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مادام ریکھا کو ساتھ لے کر برآمدے سے ہوتا ہوا کونے کے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تشریف رکھیں۔ میں ٹھاکر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔ مینجر نے دروازے میں ہی رکتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا سر ہلاتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ یہ خاصا وسیع کمرہ تھا اور اس میں جدید انداز کا فرنیچر موجود تھا۔ مادام ریکھا ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد ایک ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں مشروب کا ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں گلاس مادام ریکھا کے سامنے رکھا اور خود واپس چلا گیا۔ مادام ریکھا نے گلاس اٹھا کر چسکی لی تو اس کے چہرے پر خوشگواریت کے تاثرات ابھر آئے۔ مشروب واقعی بے حد لذیذ تھا۔ پھر اس نے گلاس ختم کیا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں سلاخوں کی طرح سائیڈوں پر اٹھی ہوئی تھیں۔ اس کے جسم پر قدیم دور کے کافرستانی راجوں مہاراجوں جیسا لباس تھا۔ مادام ریکھا اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تشریف رکھیں مادام۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے عزت بخشی ہے"...... ٹھاکر نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ورنہ آپ جیسے دوسرے ٹھاکر اس انداز میں بات کرنے کا سلیقہ نہیں رکھتے"۔ مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹھاکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ہم ریگستانوں میں رہنے والے لوگ ہیں اس لئے ہمارا لہجہ اور انداز بڑا کھردرا ہوتا ہے۔ ویسے میں نے یورپ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے لیکن والد صاحب کے آنجہانی ہونے پر مجھے اپنے قبیلے کے لئے دوبارہ ٹھاکر بننا پڑا ہے"...... ٹھاکر نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کا قبیلہ بانڈا تک محدود ہے یا کسی اور علاقے میں بھی موجود ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"سیکر کے پورے علاقے میں ہمارا قبیلہ بکھرا ہوا ہے۔ بانڈا میں البتہ اکثریت رہتی ہے۔ میں خود بھی بانڈا میں ہی رہتا ہوں۔ ہمارا قبیلہ تو پورے ریگستان میں موجود ہے۔ ہم لوگ صدیوں سے اس علاقے میں رہتے چلے آ رہے ہیں"...... ٹھاکر نے جواب دیا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ حکومت نے سیکر میں خفیہ لیبارٹری بنانے کے لئے باقاعدہ آپ سے اجازت لی تھی۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ کیا حکومت کا آپ پر کنٹرول نہیں ہے"...... مادام ریکھا نے کہا تو ٹھاکر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایسی بات نہیں ہے مادام ریکھا۔ آپ ایک سرکاری ایجنسی کی چیف ہیں۔ آپ حکومت کے اختیارات سے مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حکومت نے مجھے کہا تھا کہ میرا قبیلہ اس

لیبارٹری کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گا اور میں نے اس کی توثیق کر دی تھی۔ بس اتنی سی بات ہے"...... ٹھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کبھی اس لیبارٹری میں گئے ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوہ نہیں مادام۔ میں ایسے کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور ویسے بھی مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں بنائی گئی ہے"۔ ٹھاکر نے کہا۔

"آپ کے آدمی تو وہاں رہتے ہیں۔ ان کے سامنے ہی لیبارٹری وہاں بنی ہو گی کیونکہ ایک دو روز میں تو لیبارٹری نہیں بن جاتی۔ انہیں تو اس بارے میں علم ہو گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن آپ کہنا کیا چاہتی ہیں۔ کھل کر بات کریں"...... ٹھاکر نے کہا۔

"حکومت نے اس لیبارٹری کی حفاظت میرے ذمے لگائی ہے اور حکومت سے مطلب ہے پرائم منسٹر صاحب خود۔ لیکن انہوں نے صرف اتنا کہہ دیا ہے کہ یہ لیبارٹری سیکر میں ہے لیکن اس کے محل وقوع کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور مجھے بھی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ میں ان سے پوچھوں کیونکہ اگر جواب میں وہ یہ کہہ دیں کہ اتنی بڑی ایجنسی کی چیف ہو کر میں خود یہ بات معلوم نہیں کر سکتی تو مجھے بے حد شرمندگی ہوتی، اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کی خدمات

حاصل کی جائیں کیونکہ آپ بہرحال اس علاقے کے سب سے بڑے ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو بتاتا ہوں"۔ ٹھاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی میز پر آہستہ سے ہاتھ مارا تو ایک ملازم تیزی سے اندر داخل ہوا اور ٹھاکر کے سامنے جھک گیا۔

"راجن کو بلاؤ"...... ٹھاکر نے کہا تو ملازم سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"یہ راجن سیکر کا رہنے والا ہے اس لئے لازماً اسے معلوم ہو گا"۔ ٹھاکر نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اور ٹھاکر کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"راجن۔ تم سیکر کے رہنے والے ہو۔ وہاں حکومت کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے"...... ٹھاکر نے کہا۔

"جی سرکار۔ میرے سامنے وہ بنی ہے۔ یہ بانڈا سے چالیس کلومیٹر دور سیکر کے انتہائی خوفناک صحرا کے اندر رشما کے مقام پر ہے۔ رشما اس مقام کو کہتے ہیں سرکار۔ جہاں چشمہ اور درخت وغیرہ موجود ہوں اور پورے سیکر میں ایک ہی رشما ہے"...... راجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس رشما میں رہتے تھے"...... مادام ریکھا نے پوچھا۔

"جی۔ میں وہیں کا رہنے والا ہوں۔ پہلے وہاں باقاعدہ ایک گاؤں تھا لیکن جب لیبارٹری تیار ہو گئی تو حکومت نے ہمیں وہاں سے بانڈا منتقل کر دیا اور گاؤں کو ختم کر دیا گیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ وہاں بنے ہوئے مکانات وغیرہ سب صاف کر دیئے گئے ہیں"۔ راجن نے جواب دیا۔

"اس رشما کو کہاں کہاں سے راستے جاتے ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"بانڈا سے قافلے جب ساگرانی جاتے تھے تو راستے میں یہ رشما پڑتا تھا لیکن اب تو قافلے بھی ختم ہو گئے ہیں اب تو کوئی اس راستے سے نہیں جاتا۔ اب بانڈا سے ساگرانی جانے کے لئے دوسرے راستے ہیں جہاں باقاعدہ سڑکیں ہیں"...... راجن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... مادام ریکھا نے کہا تو راجن نے ٹھاکر کی طرف دیکھا اور ٹھاکر کے سر کے اشارے پر اس نے سلام کیا اور واپس مڑ کر باہر چلا گیا۔

"اوکے ٹھاکر صاحب۔ تعاون کا بے حد شکریہ"...... مادام ریکھا نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹھاکر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ اسے باقاعدہ پورچ تک چھوڑنے آیا۔ ریکھا نے کار سنبھالی اور چند لمحوں بعد اس کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی یہ بانڈا شہر تھا سیکر کے کنارے پر واقع وہاں کا سب سے بڑا شہر۔ تھوڑی دیر بعد مادام ریکھا کی کار ایک اور کالونی میں داخل ہوئی اور اس نے کار ایک کوٹھی کے گیٹ پر روکی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور مادام ریکھا کار اندر لے گئی۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ برآمدے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ ایک نوجوان تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"میں آپ کا شدت سے منتظر تھا مادام"...... آنے والے نے کہا۔

"اوہ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے شنکر"...... مادام ریکھا نے چونک کر کہا۔

"یس مادام۔ ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ عمران دو عورتوں اور ایک مرد سمیت پاکیشیا کے سرحدی علاقے کاٹری میں دیکھا گیا ہے"۔ شنکر نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کاٹری۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ وہ وہاں سے براہ راست سیکر پہنچنا چاہتے ہیں لیکن کیا وہ اپنے اصل حلیوں میں ہیں"۔ مادام ریکھا نے ایک راہداری میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ آپ کے حکم پر میں نے تمام سرحدی علاقوں میں اپنے آدمی بھیجے ہوئے تھے۔ کاٹری میں بھی ہمارے آدمی موجود تھے۔ وہاں ایک پاکیشیائی گروپ نے ایسی جیپ ایک خاص پارٹی سے حاصل کی جو ریگستان میں بھی کام کرتی ہے میرے آدمی کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اسے شک پڑ گیا۔ اس نے اس گروپ کی نگرانی کی۔ یہ گروپ کاٹری کے ایک ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ میرے آدمی نے

وہاں مخصوص ڈکٹا فون کے ذریعے جب ان کے درمیان کمرے میں ہونے والی بات چیت سنی تو وہ لوگ نہ صرف پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے بلکہ عمران کا نام بھی لیا جا رہا تھا۔ جس پر میرا آدمی کنفرم ہو گیا کہ یہی وہ لوگ ہیں اور اس نے مین آفس سے رابطہ کیا۔ وہاں سے جب اسے بتایا گیا کہ ہم یہاں بانڈا میں ہیں تو اس نے یہاں کال کر کے رپورٹ دی ہے"۔ شکر نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ لیبارٹری سیکر میں ہے جبکہ صدر صاحب نے اسے ہم سے بھی چھپا رکھا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے مادام۔ میرا خیال ہے کہ ہم سرحدی چوکی پر خود پہنچ جائیں اور وہاں ان کا خاتمہ کر دیں۔ اس طرح یہ لوگ آسانی سے ختم ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ بہرحال پوری طرح مطمئن ہوں گے"۔ شکر نے کہا۔

"تمہارے پاس اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ تو ہو گا"۔ ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں لے آتا ہوں"...... شکر نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو ایک تہہ شدہ نقشہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے نقشہ کھول کر مادام ریکھا کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ کاٹری ہے پاکیشیائی سرحدی علاقہ اور یہ ٹسائی ہے کافرستانی سرحدی علاقہ اور یہاں سڑک ریگستانی علاقے سے ہوتی ہوئی بڑے شہر راگونا پہنچتی ہے اور پھر وہاں سے بانڈا تک چلی جاتی ہے۔ اگر ہم ٹسائی اور راگونا کے درمیان ان کی جیپ پر میزائل فائر کر دیں تو انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"آپ انہیں راستے میں ہی ختم کرنا چاہتی ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... شکر نے کہا۔

"ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال پوری طرح ہوشیار اور چوکنا ہوں گے۔ دوسری بات یہ کہ یہاں بانڈا سے ٹسائی جب تک ہم پہنچیں گے وہ لوگ ٹسائی کو کراس کر چکے ہوں گے کیونکہ عمران بے حد تیز رفتاری سے کام کرتا ہے اور ویسے بھی سرحدی چیک پوسٹ پر کافی رش ہوتا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"لیکن مادام۔ سرحد سے تو بہت سے لوگ کافرستان میں آتے جاتے رہتے ہیں اور وہ یقیناً اس سڑک کو ہی استعمال کرتے ہوں گے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہم غلط لوگوں پر فائر کھول دیں اور اصل لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں"...... شکر نے کہا۔

"وہ جس حلیئے میں بھی ہوں گے میں انہیں پہچان لوں گی۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو۔ ہم نے جلد از جلد وہاں پہنچنا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا تو شکر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس"۔ شاگل نے اپنی عادت کے مطابق انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اجیت بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک ممناتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اجیت مادام ریکھا کی ایجنسی میں تھا اور وہاں وہ شاگل کے لئے مخبری کرتا تھا۔

"اوہ تم۔ کیا بات ہے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"مادام ریکھا۔ شنکر اور اپنے چند ساتھیوں سمیت بانڈا گئی ہوئی ہیں باس۔ کیونکہ انہیں کہیں سے اطلاع مل گئی ہے کہ وہ لیبارٹری جس کے خلاف پاکیشیائی ایجنٹ کام کرنے والے ہیں سیکر کے علاقے میں ہے اور وہ اس اطلاع کو کنفرم کرنے کے لئے گئی ہوئی

ہیں ابھی شنکر کی کال آئی ہے اور اس نے مادام ریکھا کے ہیڈ کوارٹر سے دو تیز رفتار ہیلی کاپٹر اور دور مار ٹیلی مشین گنیں اور میزائل گنوں سمیت چار افراد فوری طور پر بانڈا بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ مقامی انچارج کے پوچھنے پر اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کاٹری میں موجود ہیں اور وہ کاٹری سے سرحد پار کر کے بانڈا پہنچنا چاہتے ہیں اور مادام ریکھا انہیں راستے میں ہی ہلاک کرنا چاہتی ہیں"...... اجیت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کب یہ کال آئی ہے"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی چند منٹ پہلے۔ ہیلی کاپٹر ابھی چند منٹ پہلے ہی روانہ ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا پاور ایجنسی کے مخبر پاکیشیائی علاقے کاٹری میں موجود ہیں"۔ شاگل نے پوچھا۔

"یس سر۔ مادام نے مہندر سنگھ کی سربراہی میں افراد خصوصی طور پر وہاں بھیجے ہوئے ہیں۔ یقیناً انہوں نے ہی اطلاع دی ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس اطلاع کی تفصیلات مل سکتی ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ اطلاع شنکر کو براہ راست بانڈا میں دی گئی ہے۔ شاید ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی گئی ہو گی"...... اجیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مہندر سنگھ کی فریکونسی معلوم ہو سکتی ہے"...... شاگل

نے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی بتاتا ہوں۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو باس"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اجیت کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"فریکونسی نوٹ کر لیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فریکونسی بتا دی گئی۔

"ٹھیک ہے"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے لانگ رینج ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور اس پر اجیت کی بتائی ہوئی مہندر سنگھ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ہیلو۔ شاگل چیف آف سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں مہندر سنگھ بول رہا ہوں۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تمہاری آواز میں پہچانتا ہوں کیا تم سیکرٹ سروس میں رہ چکے ہو۔ اوور۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ میں کیپٹن راٹھور کا اسسٹنٹ رہا ہوں سر۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بتاؤ کہ پاکیشیائی ایجنٹ ابھی کاٹری میں ہی موجود

ہیں یا نہیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ جناب۔ آپ کو کس نے اطلاع دی ہے۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ تم چیف آف سیکرٹ سروس سے بات کر رہے ہو۔ اوور"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ ٹھیک ہے سر۔ وہ لوگ یہاں موجود ہیں لیکن کسی بھی وقت وہ سرحد پار کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جیپ منگوا لی ہے۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے جواب دیا۔

"کس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور کیا روم نمبرز ہیں ان کے"...... شاگل نے کہا تو مہندر سنگھ نے تفصیل بتا دی۔

"اگر تم سیکرٹ سروس میں واپس آنا چاہو تو میں تمہیں بڑا عہدہ دے سکتا ہوں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"جناب کی مہربانی ہو گی۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ تم ایسا کرو کہ ریکھا کو میری کال کی اطلاع نہ دینا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے مہندر سنگھ نے کہا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر

دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی سرحدی شہر کاٹری کا یہاں سے رابطہ نمبر بتاؤ"۔ شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ انکوائری آپریٹر لڑکی کمپیوٹر کی مدد سے جواب دے گی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"نمبر نوٹ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے"...... شاگل نے کہا اور کریڈل دبا کر اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور آخر میں انکوائری کا بین الاقوامی نمبر پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔

"نواب ہوٹل کا نمبر بتائیں"...... شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ مہندر سنگھ نے شاگل کو بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کاٹری کے نواب ہوٹل میں موجود ہیں۔ اس لئے شاگل

نے نواب ہوٹل کا نمبر معلوم کیا تھا اور جب دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو شاگل نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نواب ہوٹل"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر دس میں علی عمران سے بات کراؤ"...... میں کافرستان سے شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس کافرستان"۔ شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"اوہ۔ کیا کھا رہے ہو آج کل کہ تمہاری آواز بے حد سریلی ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تمہیں بتا سکوں کہ تم چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لو۔ اس بار تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ عمران اس ریکھا کے ہاتھ نہیں آئے گا اور میں اب خود اس کا استقبال بانڈا میں کروں گا"...... شاگل نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا۔
اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
کافرستان کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"شاگل چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ صدر صاحب
سے میری بات کرائیں۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر صاحب کی
مخصوص آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"کیا بات ہے مسٹر شاگل"...... صدر صاحب نے سپاٹ لہجے میں
کہا۔

"جناب۔ عمران کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ پاکیشیائی
سرحدی علاقے کاٹری میں موجود ہے اور وہ سیکر کے علاقے میں جانا
چاہتا ہے کیونکہ اس کے مطابق لیبارٹری سیکر میں ہے۔ میں نے سوچا
کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اسے آخر کس طرح یہ معلوم ہو جاتا ہے

کہ لیبارٹری کہاں ہے حالانکہ اس کے بارے میں بہت کم لوگوں کو
معلوم ہے"...... صدر صاحب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ سیکرٹ ایجنسیوں کے کام کرنے کے اپنا انداز ہوتا ہے
اور جو کچھ خاص طور پر چھپایا جائے وہ اسے زیادہ آسانی سے تلاش کر
لیتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ میں نے تو اس بار اسے اس لئے خفیہ رکھا تھا کہ میرا
خیال تھا کہ ایک ایجنسی دوسری ایجنسی کے آدمیوں کے ذریعے
معلومات حاصل کر لیتی ہیں لیکن اس کے باوجود اگر انہیں معلوم ہو
چکا ہے تو پھر اسے چھپانا حماقت ہے ٹھیک ہے مسٹر شاگل۔
لیبارٹری واقعی سیکر میں ہے اور اس کی حفاظت اب آپ کی ذمہ
داری میں شامل ہے"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا۔

"جناب۔ پاور ایجنسی یقیناً وہاں پہنچ جائے گی اور پاکیشیائی ہمیشہ
اس کنفیوژن سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے جناب پاور ایجنسی کا اور
سیکرٹ سروس کا دائرہ کار علیحدہ علیحدہ تعین کرنا ضروری ہے جناب۔
ورنہ معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"آپ کیا چاہتے ہیں۔ کس طرح یہ حدود متعین کی جائیں"۔ صدر
نے کہا۔

"جیسے آپ چاہیں جناب۔ لیکن بہرحال ہونی چاہئیں"...... شاگل
نے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ لیبارٹری کی اندرونی سیکورٹی پاور ۶ ایجنسی کے ذمے لگا دی جائے اور بیرونی طور پر سیکرٹ سروس کام کرے۔ اب ملٹری انٹیلی جنس کو درمیان میں لانے کی ضرورت نہیں رہی"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ بہتر رہے گا سر"...... شاگل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں پاور ۶ ایجنسی کو نئے آرڈر دے دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے وہ اکیلا ہی ٹکرائے گا۔

عمران، جولیا، صالحہ اور ٹائیگر کے ساتھ کاٹری کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب اصل روپ میں تھے اور انہوں نے کافرستان میں داخل ہونے کے لئے باقاعدہ جیپ کا بندوبست بھی کر رکھا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہاں ان کی موجودگی کا کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ اس لئے کسی کے فون کرنے کا کوئی سکوپ ہی نہ بنتا تھا۔ چونکہ وہ سب اس وقت اس کمرے میں موجود تھے جو عمران کے نام پر بک تھا اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس کافرستان"۔ دوسری طرف سے شاگل کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر

لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"اوہ۔ کیا کھا رہے ہو آج کل کہ تمہاری آواز بے حد سریلی ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تمہیں بتا سکوں کہ تم چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لو اس بار تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاگل کی آواز سن کر صالحہ اور جولیا کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی بے اختیار اچھل پڑا تھا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ شاگل نے یہاں کیسے فون کر دیا۔ کیا مطلب"۔ صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ وہ لوگ کاٹری کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے لیکن لگتا ہے کہ انہوں نے یہاں اپنے مخبر پہلے ہی بھجوا رکھے تھے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن شاگل کو اس طرح باقاعدہ کال کر کے ہمیں الرٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے مس صالحہ کہ ہمارے استقبال کے لئے سرحد کی دوسری طرف مادام ریکھا پہنچ چکی ہے۔ تم نے شاگل کے فقرے پر غور نہیں کیا کہ میری موت اس کے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے اس کا

مطلب یہی تھا کہ تم پاور ایجنسی کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہو سکتے اور ظاہر ہے کہ اس کال کے بعد ہم واقعی اپنی پہلی پلاننگ پر عمل نہیں کریں گے۔ اس طرح پاور ایجنسی ہمارے مقابل نہیں ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن شاگل خود بھی تو ہمارے خلاف کام کر سکتا تھا۔ اس نے کال کیوں کی"...... جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ ہم سرحد پار کرنے کے لئے تیار تھے اور اسے اب اطلاع ملی ہو گی جبکہ مادام ریکھا پہلے سے ہمارے بارے میں معلوم کر چکی ہو گی۔ اس لئے شاگل یا اس کے آدمیوں کے لئے ممکن نہ رہا ہو گا کہ وہ دارالحکومت سے فوری طور پر یہاں پہنچ سکیں۔ اس لئے اس نے کال کر کے ہمیں روک دیا"...... عمران نے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ اب تو واقعی اس پلان کے تحت آگے بڑھنا حماقت ہے لیکن اب کیا کیا جائے"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کو یہاں مارک کر لیا گیا ہو گا کیونکہ انہیں بھی یہ لوگ پہچانتے ہیں اور عمران صاحب نے میک اپ بھی نہیں کیا"۔ صالحہ نے کہا۔

"میک اپ کر بھی لیتا تب بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ میرا محبوب جس روپ میں بھی آئے۔ میں اسے پہچان لیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صالحہ دھیرے سے ہنس پڑی جبکہ

جولیا کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات تھے۔

"ٹھیک ہے عمران۔ مجھے اپنی شکست تسلیم ہے۔ میرے اندر واقعی کوئی صلاحیت نہیں رہی"...... اچانک جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ یہ تم پر اچانک ڈپریشن کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے۔ مشنز کے دوران تو ہر قسم کے حالات سے سابقہ پڑتا رہتا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میرے سامنے واقعی کوئی راستہ نہیں ہے اور مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ اگر شاگل اپنی انا کی خاطر ہمیں فون نہ کرتا تو یہ لوگ واقعی ہمیں انتہائی آسانی سے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے اور ایسا میری ناقص اور احمقانہ پلاننگ کی وجہ سے ہوتا"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایک منٹ۔ تم یقیناً چیف کو فون کرنے جا رہی ہو"۔ عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جو حقیقت ہے وہ میں چیف کو بتا دینا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد چیف جو سلوک چاہے میرے ساتھ کرے"...... جولیا نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ شاگل نے یہ کال کر کے ہمارے لئے آسانی پیدا کر دی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیسے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یقیناً شاگل نے اپنی اس کال کے بارے میں مادام ریکھا کو کچھ نہیں بتایا ہو گا اور وہ فوری طور پر یہاں پہنچ نہیں سکتا۔ اس لئے ہم اگر سرحدی چوکی پار کر کے اپنا روٹ بدل لیں تو مادام ریکھا ہمارا انتظار ہی کرتی رہ جائے گی اور ہم سیکر پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس سڑک کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"راستہ ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ راستہ پیدا کیا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم سڑک سے ہٹ کر سفر کرتے ہوئے آگے بڑھیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہمارے بارے میں اطلاعات وہاں پہنچ چکی ہیں تو ہماری جیپ کے بارے میں بھی اطلاعات انہیں مل چکی ہوں گی اس لئے اب ہمیں یہاں سے واپس دارالحکومت جانا چاہئے اور وہاں سے ہم میک اپ کر کے اور نئے کاغذات کے ساتھ ہوائی جہاز کے ذریعے کافرستان کے دارالحکومت پہنچ سکتے ہیں جہاں سے ہم کسی بھی ذریعے سے سیکر پہنچ جائیں گے اور وہ ہمیں اس علاقے میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم جیسے ہی پارٹی کو جیپ واپس کریں گے یہاں موجود ان کے مخبروں کو اطلاع مل جائے گی"....... جولیا نے کہا۔

"ہم پارٹی کو فون کر کے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کل صبح ہوٹل سے اپنی جیپ واپس لے لے جبکہ ہم ابھی میک اپ کر کے خاموشی سے یہاں سے نکل جاتے ہیں۔ اس طرح انہیں اگر معلوم بھی ہو گا تو کل ہو گا جبکہ ہم یہاں سے واپس دارالحکومت پہنچ بھی چکے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"....... صالحہ نے کہا۔

"عمران درست کہہ رہا ہے۔ اب اس جیپ میں آگے بڑھنے کا مطلب خود کشی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ البتہ ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ باقاعدہ سرحدی چوکی سے سرحد کراس کرنے کی بجائے کسی اور مقام سے سرحد پار کریں۔ وہاں سے کوئی جیپ یا کار چھین کر آگے بڑھ جائیں"....... جولیا نے کہا۔

"چلو ایسے کر لیتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے ایک لمحے کے لئے عمران کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں بندوبست کرتی ہوں"....... جولیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے وہ پہلے ہی

اس کو ڈائریکٹ کر چکی تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ موجود تھی۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ کاٹری سے"....... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"....... دوسری طرف سے چیف کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا اور جولیا نے جواب میں اپنی پلاننگ کے ساتھ ساتھ شاگل کی کال آنے اور عمران کا اس بارے میں تجزیہ سب کی تفصیل بتا دی۔

"رسیور عمران کو دو"....... چیف نے کہا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تم کیوں چاہتے ہو کہ جولیا اس مشن میں ناکام رہے"۔ دوسری طرف سے چیف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں تو نہیں چاہتا البتہ جولیا خود یہی چاہتی ہے اور اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مارنے والوں کو کون روک سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں چونک پڑیں۔

"میری فائنل وارننگ سن لو۔ اگر اس مشن میں جولیا کامیاب نہ

ہو سکی تو میں اس میں جولیا کی بجائے تمہارا قصور سمجھوں گا۔ اور تم جانتے ہو کہ تمہیں کس طرح کی سزا دی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"سچ ہے نزلہ کمزور شخص پر ہی گرتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ مجھے چیف کی بات سمجھ ہی نہیں آئی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف کا مطلب ہے کہ عمران صاحب تم سے پوری طرح تعاون نہیں کر رہے"...... صالحہ نے کہا۔

"اور کیسے تعاون کرے۔ میں نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر ہی اس نے عمل کرنا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ جولیا کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے"۔ صالحہ نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مشن مکمل کرتا اور کیا کرتا"...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کس طرح"...... صالحہ نے کہا۔

"اسی طرح جس طرح جولیا کر رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن چیف کا خیال ہے کہ آپ اس طرح نہ کرتے جس طرح جولیا کر رہی ہے"...... صالحہ نے کہا جبکہ جولیا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔ ٹائیگر تو ویسے ہی شروع سے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"چیف کا اپنا خیال ہے۔ میرا اپنا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس جانا چاہئے۔ میں چیف سے درخواست کروں گی کہ وہ تمہیں اس مشن کا سربراہ بنا دے اور مجھے ویسے ہی مشن سے ڈراپ کر دیا جائے"...... جولیا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"چیف نے جو دھمکی دی ہے وہ تم نے نہیں سنی۔ مشن میں تم ناکام رہو گی تو پھر بھی سزا مجھے ہی ملے گی اور اپنی جان بچانا فرض ہے اس لئے کم از کم اس مشن میں تمہیں کامیاب ہونا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اب مین نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اس مشن پر کام نہیں کروں گی۔ نتیجہ جو بھی نکلے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ صبح ہم واپس دارالحکومت چلے جائیں گے"...... جولیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب۔ جولیا پر واقعی شدید ڈپریشن کا دورہ پڑا ہوا ہے"...... صالحہ نے جولیا کے باہر جانے کے بعد کہا۔

"میں نے سمجھا تھا کہ سربراہی مل جانے سے اس کا علاج ہو جائے

گا لیکن یہ تو الٹا کام ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب۔ صورت حال واقعی بری طرح الجھ گئی ہے۔ آپ
اس کا کوئی بہتر حل نکالیں ورنہ جولیا سے ہم ہاتھ دھو بیٹھیں گے"۔
صالحہ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"میرا خیال ہے کہ جولیا کو اب مستقل آرام کرنا چاہئے۔
سیکرٹ ایجنسی میں کام کرنا اب اس کے بس میں نہیں رہا"۔ عمران
نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے رسیور
اٹھایا اور پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی
دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ کاٹری سے۔ مس جولیا نے
مشن چھوڑنے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے اور میں نے بھی محسوس کیا ہے
کہ جولیا اب ذہنی طور پر اس سطح پر پہنچ چکی ہے کہ اب مشن مکمل کرنا
اس کے بس میں نہیں رہا اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ مس جولیا کو
صرف فون سروس تک ہی محدود کر دیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ عمران کی بات سن بری طرح بگڑتا
چلا گیا۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔
"تم جولیا کو غلط سمجھ رہے ہو۔ جولیا پوری ٹیم میں تم سمیت
سب سے زیادہ ذہین اور مستعد ہے اور آسانی سے اس مشن کو مکمل

کر سکتی ہے اس لئے وہی یہ مشن مکمل کرے گی"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور
رکھ دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اب ڈپٹی چیف جانے
اور فل چیف"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب۔ آپ کو اس قدر سفاکی سے کام نہیں لینا چاہئے
تھا"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"اس میں سفاکی کہاں سے آ گئی۔ میں نے جو درست سمجھا وہ
چیف کو بتا دیا اور میری بات لکھ لو۔ جولیا اس مشن کو کسی صورت
مکمل کر ہی نہیں سکتی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ
ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر بغیر کچھ کہے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے
کی طرف بڑھتی چلی گئی اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات پوری طرح
نمایاں تھے۔
"اب تمہارا کیا پروگرام ہے ٹائیگر"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر کی
طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔
"باس۔ میرا خیال بھی یہی ہے کہ مس جولیا یہ مشن مکمل نہیں
کر سکیں گی۔ ان کا ذہن ماؤف ہو چکا ہے"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
"اگر تم اس کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ہم نے سیکری پہنچنا ہے۔ اس کے لئے کوئی بھی راستہ ٹریس کیا
جا سکتا ہے۔ ہم ناپال پہنچ کر وہاں سے سیکر پہنچ سکتے ہیں۔ اس طرف کا

خیال بھی کسی کو نہیں آئے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"شاگل اور ریکھا دونوں بے حد ہوشیار ہیں انہوں نے لازماً وہاں بھی چیکنگ کرا رکھی ہو گی۔ تم نے دیکھا نہیں کہ پاکیشیائی علاقے میں بھی ان کے مخبر موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بہرحال کسی نہ کسی راستے سے تو ہم نے آگے بڑھنا ہی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر اس راستے میں اور اس پلان میں کیا برائی ہے۔ مادام ریکھا سے نمٹا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے صالحہ تھی۔

"تو تم نے میرے خلاف چیف کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ کیوں"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو تمہارا فائدہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن چیف کو تم پر اندھا اعتماد ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا فائدہ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی کسی مشن کو مکمل کرنے پر قادر نہیں رہی۔ اب سوائے اس کے کہ تمہیں مشن میں جھونک کر ضائع کیا جائے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور میں تمہیں ضائع نہیں ہونے دینا چاہتا تھا"۔

عمران نے جواب دیا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ تمہاری موجودگی کی وجہ سے۔ اب سنو۔ میں اور صالحہ علیحدہ رہ کر یہ مشن مکمل کریں گی۔ تم جانو اور ٹائیگر جانے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آؤ صالحہ۔ اب ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں"...... جولیا نے راستے میں کھڑی صالحہ سے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلی گئی۔

"آخر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گئے عمران صاحب۔ ویسے مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی"...... صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر جولیا کے پیچھے کمرے سے باہر چلی گئی۔

"تم بھی جاؤ اپنے کمرے میں۔ صبح ملاقات ہو گی"...... عمران نے ٹائیگر سے سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک وہ اسی پوزیشن میں رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔ دوسرے لمحے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"تاج محل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ راجہ گل سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ راجہ گل بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی"...... عمران نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ نے خود ہی منع کر دیا تھا رابطے سے۔ ورنہ میں تو آپ کو ایک گھنٹہ پہلے رپورٹ دے دیتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے فون پر رابطے سے منع تو نہیں کیا تھا۔ بہرحال کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ سرحدی چوکی کراس کرنے کے بعد تقریباً دو میل آگے جانے کے بعد ایک چھوٹی سڑک دائیں ہاتھ پر جاتی ہے جو تقریباً بیس میل طویل ہے۔ اس سڑک کا اختتام ایک گاؤں پھلاری میں ہوتا ہے۔ اس پھلاری سے آگے دس میل کا ایک صحرا ہے۔ اگر اس صحرا کو کراس کر لیا جائے تو اس کے دوسرے کنارے پر ایک اور گاؤں ہے ٹاگور۔ اس ٹاگور سے آپ بغیر کسی کی نظروں میں آئے بانڈا کے نواح میں پہنچ سکتے ہیں۔ یہ سب سے محفوظ راستہ ہے"۔ راجہ گل نے کہا۔

"جیپ اگر ہم پھلاری میں چھوڑ دیں تو اس دس میل کے صحرا کو کراس کرنے اور پھر آگے بانڈا تک جانے کا کیا انتظام ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس صحرا کو کراس کرنے کے لئے خصوصی

جیپ کی ضرورت ہے جو بانڈا سے وہاں پہنچائی جا سکتی ہے کیونکہ اس صحرا میں انتہائی تیز رفتار طوفان تقریباً ہر وقت چلتے رہتے ہیں۔ اسی لئے تو اسے ناقابل عبور سمجھا جاتا ہے"...... راجہ گل نے کہا۔

"کیا تم اس جیپ کا انتظام کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ اگر چاہیں تو میں ہیلی کاپٹر کا بھی بندوبست کرا سکتا ہوں"۔ راجہ گل نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ہیلی کاپٹر کی وجہ سے دشمن فوراً متوجہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر جیپ کا بندوبست ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے آپ کو دو دن انتظار کرنا پڑے گا"...... راجہ گل نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اتنا وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔ ہم کل شام تک ہر صورت میں بانڈا پہنچنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو یہ ہیلی کاپٹر والا طریقہ ہی ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ ورنہ ایسا ممکن نہیں ہے"...... راجہ گل نے حتمی لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں نے کہا تو ہے کہ ہیلی کاپٹر سے ہم مارک ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آخری صورت یہی ہے عمران صاحب کہ آپ اسی جیپ کے ذریعے سڑک کے راستے سفر کریں۔ اس طرح آپ شام تک بانڈا پہنچ جائیں گے"...... راجہ گل نے جواب دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ سرحدی چوکی کے بعد کچھ آگے جا کر تم

وہاں کوئی دوسری جیپ پہنچا دو۔ ہم وہ جیپ لے لیں گے اور تمہارا
آدمی یہ جیپ واپس لے آئے"...... عمران نے کہا۔

"آپ صبح چوکی کراس کریں گے"...... راجہ گل نے کہا۔

"ہاں۔ کل صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے"...... عمران نے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا بندوبست۔ سرحدی چوکی سے دس
میل آگے ایک چھوٹا سا گاؤں ہے وہاں کا سردار بھابھو کام کا آدمی ہے۔
اس کے احاطے میں جیپ موجود ہو گی۔ آپ یہ جیپ وہاں چھوڑ دیں
گے اور دوسری جیپ لے لیں گے۔ اس میں فیول وغیرہ فل ہو گا"۔
راجہ گل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے
بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ہوٹل کے آپریٹر کی آواز سنائی
دی۔

"روم نمبر ساٹھ میں لنک کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ صالحہ کو ساتھ لے کر میرے کمرے
میں آجاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے

معلوم تھا کہ صالحہ جولیا کے کمرے میں ہی موجود ہو گی۔ تھوڑی دیر
بعد دروازہ کھلا اور جولیا اور صالحہ اندر داخل ہوئیں۔

"کیوں بلایا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ تمہارا یہ جذباتی پن ہم سب کو لے ڈوبے گا اس لئے اب
اگر تم نے جذباتی پن کا مظاہرہ کیا تو میں اپنے ہاتھوں بھی تمہیں گولی
مار سکتا ہوں۔ جہاں پاکیشیا کے مفاد کا تعلق ہو وہاں کوئی جذباتیت
رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ میں نے بانڈا تک پہنچنے کا بندوبست کر لیا ہے
لیکن بانڈا پہنچنے کے بعد تم نے کمان اپنے ہاتھ میں رکھنی ہے کہ مشن
جلد از جلد مکمل ہو جائے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ پاکیشیا کا مفاد صرف تمہیں ہی عزیز
ہے"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں بھی عزیز ہے تو پھر تم مایوس کیوں ہو جاتی ہو۔ اگر
ایک راستہ بند ہو جاتا ہے تو ایسے دوسرے راستے موجود ہوتے
ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ جس انداز میں کام کرتے ہیں اس انداز
میں جولیا تو ایک طرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر بھی کام
نہیں کر سکتا۔ آپ نے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے بے شمار
لوگوں سے رابطے رکھے ہوئے ہیں جبکہ ہمارے رابطے ہی نہیں اس
لئے ہم محدود ہو کر رہ جاتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"جب تم لوگ کام کرو گے تو رابطے خودبخود بن جایا کرتے

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا بندوبست کیا ہے تم نے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے راجہ گل سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"کیا یہ راجہ گل وہی ہے جس سے ہم نے جیپ لی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسے لوگوں کے رابطے بے حد وسیع ہوتے ہیں۔ انہیں اگر معقول معاوضہ دیا جائے تو یہ لوگ وہ کام کر لیتے ہیں جو بظاہر ناممکن نظر آتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گئی ہوں کہ کام کس انداز میں ہوتا ہے۔ تمہارا شکریہ۔ صبح کس وقت چلنا ہے"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جب تم کہو۔ بہرحال لیڈر ہو۔ اوہ سوری۔ لیڈرانی تو تم ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم صبح چھ بجے یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ تیار رہنا"۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

مادام ریکھا کمرے میں انتہائی بے چینی سے ٹہل رہی تھی جبکہ ایک طرف کرسی پر شنکر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام ریکھا تیزی سے مڑی اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ریکھا بول رہی ہوں"...... مادام ریکھا نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"جنرل بھوٹانی سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... مادام ریکھا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ جنرل بھوٹانی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں جنرل بھوٹانی۔ میرے کام کا کیا ہوا"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے میری بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے میرے سامنے صدر صاحب کو فون کر کے ان سے بات کی ہے۔ پہلے تو صدر صاحب اس بات پر رضامند ہی نہ ہو رہے تھے کہ سیکرٹ سروس کو اس مشن سے علیحدہ کر دیا جائے لیکن جب پرائم منسٹر صاحب نے اصرار کیا کہ اس بار صرف پاور ایجنسی کو موقع دیا جائے گا تو آخر کار صدر صاحب رضامند ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سیکرٹ سروس کو واپس کال کر لیں گے"...... جنرل بھوٹانی نے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو جنرل۔ آپ نے یہ کام کر کے مجھے خرید لیا ہے۔ آپ کا یہ احسان ہے مجھ پر"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مادام ریکھا۔ آپ بھی تو کئی بار مجھ پر احسانات کر چکی ہیں۔ اگر آپ کا یہ معمولی سا کام میں نے کر دیا ہے تو کیا ہوا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہرحال بے حد شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی"...... مادام ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب اس مشن کی تمام تر ذمہ داری ہم پر آ گئی ہے شنکر اور ہم نے اسے ہر قیمت پر کامیاب کرنا ہے"...... مادام ریکھا نے شنکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... شنکر نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"انہوں نے فوری طور پر کاٹری سے سرحد پار کرنے کا آئیڈیا شاید ڈراپ کر دیا ہے۔ البتہ کل صبح شاید وہ سرحد کراس کریں"۔ شنکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اچھا ہے۔ ہمیں اس دوران بانڈا پہنچنے کا وقت مل جائے گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ میرا خیال ہے کہ ہم کاٹری میں ہی ان پر ہاتھ ڈال دیں"...... شنکر نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کاٹری میں۔ وہ کیسے۔ وہ تو پاکیشیائی علاقہ ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ وہاں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ یہ لوگ وہاں مطمئن ہوں گے۔ اس ہوٹل کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے جہاں یہ لوگ رہائش پذیر ہیں۔ اس طرح یہ لوگ آسانی سے ختم ہو سکتے ہیں"۔ شنکر نے کہا۔

"کیا وہ مہندر سنگھ اور اس کے ساتھی یہ کام کر لیں گے۔ سوچ لو۔ اگر وہ لوگ ناکام ہو گئے یا وہاں عمران یا اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے تو پھر ہمارا سارا پلان ختم ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے اس راستے سے داخل نہیں ہونا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"میں مہندر سنگھ سے بات کر لیتا ہوں"...... شکر نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا تو شکر نے جیب سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شکر کالنگ۔ اوور"...... شکر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ مہندر سنگھ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ شکر نے کہا۔

"وہ ہوٹل کے کمروں میں موجود ہیں باس۔ البتہ سفر کے لئے جیپ ہوٹل میں موجود ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ وہ فوری طور پر سرحد پار کریں گے لیکن اب ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کل صبح تک پروگرام ملتوی کر دیا ہو۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ان کے خلاف کام کر سکتے ہو۔ اوور"...... شکر نے کہا۔

"کیا کام باس۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا دو۔ اسلحہ تو تمہیں وہاں سے مل ہی سکتا ہے۔ اوور"...... شکر نے کہا۔

"کیوں نہیں باس۔ یہ کام تو انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اوور"۔ مہندر سنگھ نے کہا۔

"سوچ لو۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ناکام ہو جاؤ اور الٹا ان کے ہاتھ لگ جاؤ۔ اوور"...... شکر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ آپ حکم تو دیں پھر دیکھیں ہم کیسے کام کرتے ہیں۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر آج رات تم یہ کام کر گزرو۔ اوور"...... شکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیسے ہی کام مکمل ہو تم نے مجھے کال کر کے رپورٹ دینی ہے۔ اوور"...... شکر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے مہندر سنگھ نے جواب دیا تو شکر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر مہندر سنگھ کامیاب رہا تو ٹھیک ورنہ ہم خود بانڈا میں ان سے نمٹ لیں گے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے مادام کہ مہندر سنگھ یہ کام آسانی سے کر لے گا۔ وہ سیکرٹ سروس میں کام کرتا رہا ہے۔ تجربہ کار آدمی ہے"...... شکر نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

شاگل رات کے وقت بھی اپنے آفس میں موجود تھا۔ اسے صدر صاحب نے کال کر کے اس مشن سے علیحدہ رہنے کے احکامات دے دیئے تھے اور شاگل کے پوچھنے پر صدر صاحب نے صرف اتنا کہا کہ ایسا پرائم منسٹر صاحب کے اصرار پر کیا جا رہا ہے۔ یہ مشن پاور ایجنسی اکیلے ہی نمٹائے گی اور پھر مجبوراً شاگل کو واپس آنا پڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر شعلے سے ناچ رہے تھے۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا اور پھر کھول دیتا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مادام ریکھا کی اپنے دونوں ہاتھوں سے گردن دبا دے۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اسے اچانک خیال آیا کہ وہ مہندر سنگھ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پوزیشن کے بارے میں معلوم کرے کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کی کال کے بعد یقیناً عمران اور اس کے

ساتھیوں نے کاٹری سے سرحد پار کرنے کا پروگرام تبدیل کر دیا ہوگا لیکن اس کے باوجود وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر پر مہندر سنگھ کی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔ چونکہ وہ پہلے مہندر سنگھ کو کال کر کے اس سے معلومات حاصل کر چکا تھا اس لئے اسے یہ فریکونسی یاد تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل چیف آف سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور"۔ شاگل نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس سر۔ مہندر سنگھ بول رہا ہوں سر۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد مہندر سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کیا وہ سرحد پار کر گئے ہیں یا نہیں۔ اوور"....... شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں سر۔ کسی وجہ سے انہوں نے اپنی فوری روانگی ملتوی کر دی ہے اور شاید ان کا خیال اب کل صبح کو سرحد کراس کرنے کا ہے لیکن یہ صبح اب ان کے لئے کبھی نہیں آئے گی سر۔ اوور"۔ دوسری طرف سے مہندر سنگھ نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیوں نہیں آئے گی۔ اوور"....... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا نے حکم دیا ہے کہ اس ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے جس ہوٹل میں یہ لوگ رہائش پذیر

ہیں اور ہم نے انتہائی طاقتور میزائل اور میزائل گنوں کا بندوبست کر لیا ہے۔ یہ میزائل اور میزائل گنیں قریبی بڑے شہر سراج پور سے منگوائی جا رہی ہیں۔ دو گھنٹے میں یہ پہنچ جائیں گی اور پھر پچھلی رات کو جب یہ لوگ اطمینان سے سوئے ہوئے ہوں گے اس پورے ہوٹل کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ بہت اچھا اور مناسب فیصلہ ہے۔ لازماً ایسا کرنا اور جب یہ لوگ ہلاک ہو جائیں تو مجھے کال کر کے ضرور اطلاع دینا۔ تمہیں نہ صرف خصوصی انعام دیا جائے گا بلکہ سیکرٹ سروس میں بڑا عہدہ بھی دیا جائے گا۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ سر۔ آپ واقعی قدر شناس واقع ہوئے ہیں۔ اوور"۔ مہندر سنگھ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک بات غور سے سن لو۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے کہیں پہلے جا کر ان کی کمروں میں موجودگی کو چیک کرنے کے چکر میں نہ پڑ جانا ورنہ یہ لوگ نہ صرف غائب ہو جائیں گے بلکہ الٹا تم بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ گے۔ اچانک وار کرنا پھر یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے بھی مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ اپنے کمروں میں ہی ہیں اور انہیں تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ ان پر کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے۔ اوور"...... مہندر سنگھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک۔ اوور"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"سکیم تو شاندار ہے لیکن کریڈٹ پاور ایجنسی کو چلا جائے گا اور کم از کم میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ میں نے انہیں چیلنج کیا ہوا ہے کہ ان کی موت میرے ہاتھوں مقدر ہے اس لئے انہیں میرے ہاتھوں ہی مرنا چاہئے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"نیم خوابیدہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ واقعی ایسا تھا جیسے وہ کچی نیند سے جاگا ہو۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے پھر تم کس طرح کسی دوسرے کے پھینکے ہوئے میزائل سے ہلاک ہو سکتے ہو۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا عمران کہ تمہاری موت واقعی میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... شاگل نے تیز تیز لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر

رابطہ ختم کر دیا۔

"اب یہ عمران خود ہی سمجھ جائے گا کہ کیا ہونے والا ہے اور اگر نہ سمجھ سکا تو پھر اس کی قسمت"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر ساتھ والے ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی زندہ بچ گئے تو وہ کل خود جا کر صدر صاحب سے اس بارے میں بات کرے گا اور اسے یقین تھا کہ جب صدر صاحب کو معلوم ہو گا کہ پاور ایجنسی اپنے پہلے اقدام میں ہی ناکام ہو گئی ہے تو پھر یقیناً وہ اسے ہٹا کر معاملات سیکرٹ سروس کے حوالے کر دیں گے۔

عمران بیڈ پر گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اس کے ذہن میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے نظریں اٹھا کر سامنے دیوار پر لگے کلاک پر ڈالیں۔

"اوہ۔ اس وقت کس نے کال کی ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"نیم خوابیدہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے پھر تم کس طرح کسی دوسرے کے پھینکے ہوئے میزائل سے ہلاک ہو سکتے ہو۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا عمران کہ تمہاری موت واقعی

میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جسم پر شب خوابی کا لباس تھا۔ اس نے جلدی سے لباس تبدیل کیا اور پھر باتھ روم سے باہر آ کر وہ تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر گیلری خالی پڑی ہوئی تھی اور ساتھ والا کمرہ ٹائیگر کا تھا جبکہ اس کے بعد کا کمرہ جولیا اور آخر میں صالحہ کا کمرہ تھا۔ عمران نے ٹائیگر کے کمرے کے بند دروازے پر زور زور سے دستک دینا شروع کر دی۔

"کون ہے"۔ اندر سے ٹائیگر کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولو"۔ عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔

"آپ اور اس انداز میں اس وقت"...... ٹائیگر نے دروازہ کھولتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسک میک اپ کر کے سامان باندھ لو اور میرے کمرے میں آ جاؤ۔ جلدی کرو۔ ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور آگے بڑھ گیا اور پھر اس نے جولیا کے دروازے پر زور زور سے دستک دینا شروع کر دی۔

"کون ہے"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"عمران۔ جلدی سے تیار ہو کر میرے کمرے میں آجاؤ۔ جلدی"۔

عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے صالحہ کے کمرے کے دروازے پر دستک دے کر صالحہ کے پوچھنے پر یہی جواب دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ واپس اپنے کمرے میں آگیا۔ اس نے ماسک میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس نے ہاتھ میں بیگ پکڑ رکھا تھا اور اس نے ماسک میک اپ کیا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے باس"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا اور صالحہ کو آلینے دو۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا اور صالحہ بھی اندر داخل ہوئیں۔

"کیا ہوا ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسک میک اپ کر لو۔ کسی بھی لمحے یہ ہوٹل میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وقت ضائع مت کرو جولیا۔ حملہ کسی بھی لمحے ہو سکتا ہے۔ جلدی کرو۔ ہم نے فائر ڈور سے باہر جانا ہے۔ سامنے کی سائیڈ سے نہیں۔ جلدی کرو"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا

اور صالحہ دونوں نے ٹائیگر سے ماسک لے کر اپنے چہروں اور سروں پر
چڑھائے اور پھر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئیں۔ چند لمحوں بعد جب
وہ باہر آئیں تو ان کے چہرے اور سر پر بالوں کا ڈیزائن اور کریکٹر
تبدیل ہو چکا تھا۔

"ایک ایک کر کے فائر ڈور سے باہر جاؤ۔ دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلے
پر ایک گلی ہے وہاں رک جانا۔ جلدی جاؤ۔ میں سب سے آخر میں
آؤں گا۔ جلدی کرو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ کمرے سے
باہر نکل گئیں۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی عمران کے اشارے پر باہر چلا
گیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد عمران کمرے سے باہر نکلا اور اس نے
دروازہ بند کر دیا۔ گلی اور سڑک سنسان پڑی ہوئی تھی لیکن گلی کے
کونے پر عمران کے ساتھی موجود تھے۔

"آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کچھ فاصلہ آگے بڑھنے
کے بعد وہ ایک اور چھوٹے سے ہوٹل کے گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ یہ
رین بو ہوٹل تھا اور نواب ہوٹل کے مقابلے یہ خاصا چھوٹا تھا۔
نواب ہوٹل گاؤں کا سب سے بڑا اور مہنگا ہوٹل تھا۔ نواب ہوٹل
چار منزلہ تھا جبکہ یہ دو منزلہ ہوٹل تھا۔ عمران اندر داخل ہوا اور پھر
انہیں دوسری منزل پر کمرے مل گئے اور وہ سب عمران کے کمرے میں
پہنچ گئے۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران نے شاگل کی
طرف سے آنے والی کال کی تفصیل بتا دی۔

"شاگل کو کافرستان میں بیٹھے بیٹھے کیسے علم ہو گیا کہ یہاں یہ کام
ہونے والا ہے اور پھر اس نے کیوں کال کی جبکہ پلان بھی اس کا
ہے۔ یہ سب کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گئی ہوں۔ یہ کارروائی پاور ایجنسی کی مادام ریکھا کی
طرف سے ہو رہی ہو گی اور شاگل نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے خاتمے کا کریڈٹ مادام ریکھا کو ملے اس لئے اس نے
عمران کو کال کر کے ہوشیار کر دیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم واقعی سمجھ دار ہوتی جا رہی ہو۔
ویری گڈ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ان لوگوں کو روکنا چاہئے۔ نواب ہوٹل
تو کافی بڑا ہوٹل ہے۔ اگر اسے تباہ کر دیا گیا تو بے شمار افراد ہلاک
ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ان لوگوں نے سڑک پر کھڑے ہو کر میزائل فائرنگ نہیں
کرنی۔ یہ یقیناً کسی عمارت میں چھپ کر وار کریں گے اور فوری طور
پر ہوٹل خالی بھی نہیں کرایا جا سکتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ابھی اس
کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ دور سے خوفناک دھماکوں کی مسلسل
آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ سب بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو
گئے۔ عمران نے دوڑ کر کھڑکی کھولی تو سامنے نواب ہوٹل کی چار
منزلہ بلڈنگ آگ اور دھوئیں کی لپیٹ میں نظر آ رہی تھی۔

"ویری سیڈ۔ یہ واقعی قتل عام ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ

بھینچتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا کیونکہ یہ خوفناک تباہی تھی۔ باہر اب انسانی چیخ و پکار کے ساتھ ساتھ دوڑنے بھاگنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

"بس چند منٹ کا وقفہ پڑا ہے ورنہ ہم واقعی گہری نیند ہی سوتے رہ جاتے"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آؤ باہر چلیں۔ ان دھماکوں کے بعد ہمارا باہر جانا ضروری ہے ورنہ یہاں پولیس ہمیں گھیر لے گی۔ ہم آئے بھی تو ابھی ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے گئے تو ہوٹل کی بلڈنگ پر افراتفری کا سا عالم تھا۔ رات کی ڈیوٹی پر موجود افراد باہر بھاگے جا رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب دھماکے ختم ہوئے اور ہر طرف دھواں پھیلا ہوا نظر آنے لگا تو عمران نے واپس چلنے کے لئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب دوبارہ کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

"اب ہمارا کاٹری سے جانا فضول ہے عمران۔ کافرستان کے نقطہ نظر سے ہم نواب ہوٹل کی تباہی کے ساتھ ہی ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اب ہم دارالحکومت سے فلائٹ کے ذریعے کافرستان جا سکتے ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہو گا کیونکہ شاگل کو یقین ہو گا کہ ہم بچ گئے ہوں گے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پریذیڈنٹ ہاؤس کے میٹنگ روم میں مادام ریکھا اور شاگل دونوں موجود تھے۔ مادام ریکھا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ شاگل کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی لیکن وہ دونوں ہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد میٹنگ روم کا خصوصی دروازہ کھلا اور کافرستان کے صدر اندر داخل ہوئے تو مادام ریکھا اور شاگل دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں صدر کو سلام کیا۔

"بیٹھیں"....... صدر نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے کرسی پر بیٹھتے ہی مادام ریکھا اور شاگل بھی دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مادام ریکھا آپ نے رپورٹ دی ہے کہ عمران اور اس کے تین ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے"....... صدر

نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انہیں اس بات پر خود بھی یقین نہ آ رہا ہو۔

"یس سر"...... مادام ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تفصیل بتائیں"...... صدر نے کہا تو مادام ریکھا نے کاٹری کے نواب ہوٹل میں ان کی موجودگی سے لے کر وہاں موجود پاور ایجنسی کے ایجنٹ مہندر سنگھ اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دینے کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"کیا آپ نے چیکنگ کرالی ہے۔ کیا واقعی یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ کسی صورت بھی وہ بچ نہیں سکتے تھے۔ میرے آدمیوں نے چیکنگ کر لی تھی کہ یہ لوگ اپنے اپنے کمروں میں گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ پھر ہوٹل مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ وہاں سے ایک بھی زندہ آدمی نہیں نکل سکا۔ ڈیڑھ دو سو افراد ہلاک ہوئے ہیں اور ان میں عمران اور اس کے تین ساتھی بھی شامل ہیں اس لئے یہ بات حتمی ہے کہ عمران ہلاک ہو چکا ہے"...... مادام ریکھا نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر شاگل۔ کیا آپ نے مادام ریکھا کی بات سن لی ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں"...... صدر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا جو اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"جناب۔ مادام ریکھا نے پہلے مجھے اس بارے میں اطلاع دی اور

ساری تفصیل بتائی اور مادام ریکھا نے جو کچھ کہا ہے اس کی تصدیق بھی کرائی گئی ہے۔ وہاں نواب ہوٹل کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے اور واقعی ہوٹل میں موجود کوئی آدمی بھی زندہ نہیں بچ سکا لیکن ابھی تک عمران یا اس کے ساتھیوں کی لاشیں دریافت نہیں ہو سکیں"...... شاگل نے جواب دیا۔

"وہاں کسی کی بھی سالم لاش نہیں مل سکی۔ ان کی کیا ملے گی۔ سب کچھ جل کر راکھ ہو چکا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"کیا پاکیشیا سے اس بات کی تصدیق نہیں کی جا سکتی کہ کیا واقعی یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں۔ خاص طور پر عمران"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ فوری طور پر تو تصدیق نہیں ہو سکتی لیکن بہر حال کچھ وقت گزرنے کے بعد اس کی تصدیق ہو جائے گی"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام ریکھا۔ آپ کا یقین بتا رہا ہے کہ واقعی ایسا ہی ہوا ہے اور اگر ایسا ہوا ہے تو میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ اس کی تصدیق ہونے کے بعد آپ کو ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"بہت شکریہ جناب"...... مادام ریکھا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب چونکہ عمران ختم ہو چکا ہے اس لئے اب اگر پاکیشیا سیکرٹ

سروس نے کوئی کارروائی کی بھی ہی تو وہ عمران کے بغیر کریں گے
اور ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے اس لئے اب لیبارٹری کی
خصوصی حفاظت کی تو ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سیکرٹ سروس وہاں
اس وقت تک رہے گی جب تک کہ لیبارٹری میں ہونے والا کام
مکمل نہیں ہو جاتا"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ آپ نے یہ مشن میری ایجنسی کے ذمے لگایا ہے"۔
مادام ریکھا نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"آپ اسے چھوڑیں۔ آپ اس عمران کی موت کی تصدیق کرائیں
تاکہ اس کے بارے میں حتمی بات معلوم ہو سکے۔ یہ اس مشن سے
زیادہ اہم مشن ہے"...... صدر نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"او کے۔ آپ تصدیق کر کے مجھے رپورٹ دیں گی۔ پھر آپ کو
ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ دینے کی سفارش کی جائے گی"...... صدر
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... مادام ریکھا نے کہا اور صدر صاحب سر ہلاتے
ہوئے واپس مڑے اور خصوصی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"میری طرف سے بھی مبارک باد قبول کرو مادام ریکھا۔ تم نے
واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... شاگل نے کہا تو مادام ریکھا نے
اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے
چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد شاگل واپس اپنے آفس پہنچ چکا تھا۔ اس نے
آفس پہنچتے ہی میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ٹرانسمیٹر نکال کر
اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر
دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ۔
اوور"...... شاگل نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ماتا رام اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ماتا رام۔ کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا۔ اوور"...... شاگل نے
بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ نواب ہوٹل کی تباہی
سے پہلے وہاں سے کچھ فاصلے پر واقع رین بو ہوٹل میں دو مرد اور دو
عورتوں نے آ کر کمرے لئے تھے۔ ان کے وہاں پہنچنے کے کچھ دیر بعد
ہی نواب ہوٹل تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد یہ لوگ صبح ہوتے ہی واپس
دارالحکومت چلے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک کا قدوقامت عمران جیسا
ہی تھا۔ اوور"...... ماتا رام نے جواب دیا۔

"کیا کسی نے انہیں نواب ہوٹل سے نکلتے ہوئے نہیں دیکھا۔
اوور"...... شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ایسا کوئی آدمی نہیں مل سکا۔ اوور"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔ شاگل

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد
دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔

"بانڈا میں کیپٹن چوپڑہ سے میری بات کراؤ"...... شاگل نے کہا
اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے
ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے کہا۔

"کیپٹن چوپڑہ لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے
سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ
سروس"۔ شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"کیپٹن چوپڑہ بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے
کیپٹن چوپڑہ کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا تم نے معلوم کر لیا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... شاگل
نے کہا۔

"یس سر۔ یہ لیبارٹری سیکر کے خوفناک صحرا کے اندر ایک جگہ
رشما کے مقام پر ہے۔ یہاں ایک پرانا مندر اور ایک چشمہ بھی موجود
ہے لیکن اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ لیبارٹری مکمل طور پر ریت
کے نیچے ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے۔ کیا تم وہاں گئے تھے"...... شاگل نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بانڈا میں ایک کلب ہے جس کا نام بھی بانڈا کلب ہے۔ اس کی
مالکہ ایک خوبصورت لڑکی ہے مایا دیوی۔ اس کلب سے لیبارٹری
میں کام کرنے والوں کو شراب سپلائی کی جاتی ہے۔ ہفتے میں ایک
روز ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر صحرا سے بانڈا آتا ہے اور یہ سپلائی اس
ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہوتی ہے"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم وہاں الرٹ رہنا۔ میں یہاں پاکیشیائی
ایجنٹوں کو ہلاک کرنے پر کام کروں گا۔ اگر یہ یہاں سے بچ کر وہاں
پہنچ گئے تو پھر میں خود بھی وہاں پہنچ جاؤں گا"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور
رکھ دیا۔ پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر
پریس کر دیئے۔

"کیپٹن راج کمار بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
ہیڈ کوارٹر انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"راج کمار۔ پوری سیکرٹ سروس کو ریڈ الرٹ کر دو۔ سمندر کے
راستے اور ایئرپورٹ پر انہوں نے سخت چیکنگ کرنی ہے۔ پاکیشیائی
ایجنٹ کسی بھی وقت کسی بھی روپ میں آ سکتے ہیں۔ ہم نے ان کا
خاتمہ کرنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"لیکن باس آپ نے پہلے بتایا تھا کہ وہ صحرا کے راستے سے سیکر

پہنچیں گے"...... راج کمار نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے ان کا یہی پروگرام تھا لیکن پھر وہ واپس دارالحکومت چلے گئے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب وہ پہلے یہاں دارالحکومت پہنچیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ ماتارام نے جو رپورٹ دی تھی اس سے شاگل سمجھ گیا تھا کہ اس کی کال کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے بروقت ہوٹل چھوڑ دیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ واپس کیوں آ گئے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سارا معاملہ ہی الٹ ہو گیا ہے۔ میں نے تو جولیا کو اس لئے سربراہ بنایا تھا کہ اس کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آئیں گی لیکن میں نے دیکھا کہ جولیا الٹا الجھ کر رہ گئی ہے۔ اصل میں یہ سارا سلسلہ اس لئے غلط ہو گیا ہے کہ طویل عرصے سے میں ہی مشن کو لیڈ کرتا رہا ہوں اس لئے میرے رابطے اور تعلقات ایسے ہیں کہ میں آگے بڑھنے کے راستے بنا لیتا ہوں لیکن جولیا ہو یا کوئی اور ان کو سرے سے ان

رابطوں کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اس لئے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا آپ نے مشن ترک کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ترک کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بتاؤ کہ جولیا نے تمہیں واپسی کی کیا رپورٹ دی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے دراز کھول کر اس میں سے ایک کاغذ نکالا اور عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے کاغذ اٹھایا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ واپس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری رپورٹ پڑھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اب تم لوگ عمران کی سربراہی کے عادی ہو چکے ہو اور اس کے ساتھ ساتھ چونکہ طویل عرصے سے عمران ہی سربراہ چلا آ رہا ہے اس لئے اس نے آگے بڑھنے کے لئے خصوصی رابطے قائم کر رکھے ہیں جبکہ تم پر چونکہ کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی اس لئے تم ایسے رابطوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اس لئے جب تم میں سے کسی کو سربراہ بنایا

جائے تو وہ دو قدم بھی نہیں اٹھا سکتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب آئندہ عمران کو ہی سربراہ بنایا جائے گا۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اب تک جو کچھ ہوا اس سے میں بھی اسی نتیجے پر پہنچی ہوں جس نتیجے پر آپ پہنچے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تو اب آئندہ کسی بھی مشن کی سربراہی پر آپ میں سے کوئی اصرار نہیں کرے گا۔ البتہ عمران کو وارننگ دے دی گئی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے بھرپور انداز میں کام لے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"موجودہ مشن بے حد اہم مشن ہے اور پہلے ہی اس میں کافی وقت ضائع ہو گیا ہے اس لئے عمران کو اس مشن کی فوری تکمیل کا حکم دے دیا گیا ہے لیکن اب ٹائیگر کی بجائے کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر تمہارے ساتھ جائیں گے۔ تم انہیں الرٹ کر دو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"عمران کی سربراہی میں سیکرٹ سروس سیکر میں واقع لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کرنے کافرستان پہنچ رہی ہے۔ تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ سیکر کے علاقے یا اس کے شہر بانڈا میں شاگل یا مادام ریکھا کا کیا سیٹ اپ ہے۔ عمران تم سے ٹرانسمیٹر پر خود ہی معلوم کر لے گا لیکن تم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کس راستے سے سیکر پہنچیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مادام ریکھا تو مطمئن ہو گی کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ شاگل کو یقین ہو گا کہ ہم اس ہوٹل کے تباہ ہونے سے پہلے وہاں سے نکل گئے ہوں گے اس لئے وہ ہر طرف سے پوری طرح چوکنا ہو گا۔ جہاں تک اس کاٹری کے راستے کا تعلق ہے تو میں نے اس سارے علاقے کو چیک کیا ہے۔ وہاں ہم پر حملے کرنے کے سکوپ بے شمار ہیں اور ایک بار ہم الجھ گئے تو پھر ہمیں سیکر پہنچنے تک بے شمار رکاوٹیں عبور کرنا پڑیں گی اور ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر طارق جس فارمولے پر کام کر رہا ہے وہ مکمل ہونے والا ہو اس لئے میں نے اس بار ایک ایسے

راستے کا انتخاب کیا ہے جس کے بارے میں شاگل کو تصور تک نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کون سا راستہ ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیا کا ایک سرحدی علاقہ ہے لوگل۔ وہاں سے اگر سرحد عبور کی جائے تو آگے ایک چھوٹا سا شہر آتا ہے جسے دھام نگر کہا جاتا ہے۔ یہاں سے ایک راستہ بانڈا کو جاتا ہے جس کے دونوں اطراف میں ریگستان ہے۔ اس راستے پر جیپیں وغیرہ چلتی رہتی ہیں اس لئے ہم اس راستے سے خاموشی سے بانڈا پہنچ جائیں گے۔ اس دوران ناٹران وہاں بانڈا میں شاگل یا مادام ریکھا کے سیٹ اپ کے بارے میں معلومات حاصل کر چکا ہو گا۔ اس طرح ہم فوری طور پر ان کے خلاف ایکشن لے کر ان کا خاتمہ کریں گے اور پھر لیبارٹری پر پہنچ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن شرط یہ ہے عمران صاحب کہ شاگل کے مخبروں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ اس راستے سے جا رہے ہیں۔ ورنہ یہ راستہ الٹا آپ کے لئے پھندہ بن جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو۔ میں ایسے انتظامات کروں گا کہ انہیں اس طرف کا خیال تک نہ آئے گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا اور عمران اسے اللہ حافظ کہہ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

مادام ریکھا اپنے آفس میں موجود تھی کہ دروازہ کھلا اور کاشی اندر داخل ہوئی تو مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ تم۔ تم واپس آ گئیں کاشی۔ بڑے دن لگا دیئے تم نے اس بار سیر و تفریح میں"...... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیر و تفریح کیا کرنا تھی والدہ ساتھ تھیں۔ وہ دوران سفر شدید بیمار ہو گئیں اس لئے مجھے بھی وہاں سورت میں رہ کر ان کا علاج کرانا پڑا۔ اب وہ اس قابل ہوئی ہیں کہ انہیں واپس لایا جاسکے تو ہم آ گئے ہیں۔ تم سناؤ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی خاص مشن"...... کاشی نے کہا۔

"مجھے کافرستان کا سب سے بڑا قومی ایوارڈ دیا جا رہا ہے"۔ مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاشی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے تم نے میری عدم موجودگی میں"...... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں مذاق نہیں کر رہی۔ صدر صاحب نے میٹنگ کے دوران کھلے عام اس کا اعلان کیا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"لیکن تم نے کیا کیا ہے۔ کچھ پتہ تو چلے"...... کاشی نے کہا۔

"پاکیشیا کے عمران کا خاتمہ"...... مادام ریکھا نے کہا تو کاشی بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیا اب خواب دیکھنے پر بھی قومی ایوارڈ ملنے لگ گئے ہیں"۔ کاشی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں یقین نہیں آیا۔ تمہیں کیا کسی کو بھی یقین نہیں آئے گا لیکن یہ کام ہو چکا ہے"...... مادام ریکھا نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو کاشی کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کس طرح۔ کیسے ہوا ہے"...... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیل دوہرا دی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں"۔ کاشی نے کہا۔

"مل ہی نہیں سکتیں۔ پورا ہوٹل جل کر راکھ ہو چکا تھا"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"پھر کنفرمیشن کیسے ہو گی"...... کاشی نے کہا۔

"ظاہر ہے پاکیشیا سے ہی ہو گی اور ہماری ایجنسی ایس ایس وہاں کام کر رہی ہے۔ اس کے ذمے لگا دیا گیا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا تو کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مہندر سنگھ واپس آ گیا ہو گا۔ اس سے تفصیل معلوم کرنا تھی"۔ کاشی نے کہا۔

"اس سے میں نے معلوم کر لیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر لیا گیا تھا۔ وہ اپنے کمروں میں سوئے ہوئے تھے کہ ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ایس ایس کا پاکیشیا میں کون انچارج ہے"...... کاشی نے کہا۔

"نریندر سنگھ"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا فون نمبر یا فریکونسی تو ہو گی تمہارے پاس"۔ کاشی نے کہا۔

"کیا کرو گی۔ اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ معلومات کر کے رپورٹ دے اور وہ رپورٹ دینے کا پابند ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ شاگل کا بڑا گہرا دوست ہے ریکھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ شاگل کے کہنے پر وہ اصل بات چھپا جائے اور کوئی فرضی رپورٹ دے دے جبکہ وہ میرا بھی دوست ہے۔ مجھ سے وہ کچھ نہیں چھپا سکتا اس لئے مجھے اس کا فون نمبر دو۔ میں خود معلوم کرتی ہوں"...... کاشی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا چھپائے گا وہ"...... مادام ریکھا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ رپورٹ کو چھپا سکتا ہے اور اس دوران شاگل کچھ بھی کر سکتا ہے۔ مثلاً وہ کوئی نقلی عمران سامنے لا کر معاملات کو مشکوک کر سکتا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... مادام ریکھا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نمبر تو بتاؤ"...... کاشی نے اصرار کرتے ہوئے کہا تو مادام ریکھا نے فریکونسی بتا دی۔ کاشی نے اٹھ کر الماری سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے مادام ریکھا کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کاشی کالنگ نریندر سنگھ۔ اوور"...... کاشی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ نریندر سنگھ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"نریندر سنگھ۔ کب آ رہے ہو کافرستان۔ میں تو تمہارے بغیر یہاں انتہائی بے چین ہو رہی ہوں۔ اوور"...... کاشی نے سامنے بیٹھی ہوئی مادام ریکھا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار مسکرا دی۔

"میں خود تمہارے بغیر یہاں سخت بے چین ہوں کاشی ڈیئر۔ لیکن

کیا کیا جائے سرکاری مجبوریاں ہیں۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آسکوں لیکن ابھی نہیں کیونکہ ایک اہم مشن درپیش ہے اور میں اس میں بے حد مصروف ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مشن۔ کیسا مشن۔ چھوڑو۔ مشن تو ساری عمر ہوتے ہی رہیں گے۔ اوور"...... کاشی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں ڈیئر۔ یہ انتہائی اہم مشن ہے۔ کافرستان کی ایک لیبارٹری کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل کرنے والی ہے اور میں نے اس بارے میں کام کرنا ہے۔ اوور"۔ نریندر سنگھ نے کہا۔

"کیا کام۔ اوور"...... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہے ناں ایک کام۔ چھوڑو اس بات کو۔ اوور"...... نریندر سنگھ نے بات ٹالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا میں غیر ہوں۔ کمال ہے۔ اب تم مجھ سے بھی چھپاؤ گے۔ اوور"...... کاشی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے نریندر سنگھ کسی صورت اس سے کچھ چھپا ہی نہیں سکتا۔

"تم مادام ریکھا کی ساتھی ہو اور تم نے اسے بتا دینا ہے جبکہ معاملات کو خصوصی طور پر ان سے چھپایا جا رہا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے نریندر سنگھ نے کہا تو کاشی کے ساتھ ساتھ مادام ریکھا بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ تم۔ تم میری عادت تو جانتے ہو۔ ایسا نہیں ہو گا۔ تم بتاؤ تو سہی۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"اصل بات یہ کہ شاگل نے مجھے کہا ہے کہ میں پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں تصدیق کراؤں کہ کیا وہ کاٹری میں ہوٹل تباہ ہونے سے ہلاک ہوا ہے یا نہیں۔ شاگل کو سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لازماً ہوٹل تباہ ہونے سے پہلے نکل گئے ہوں گے اور شاگل کے ایک آدمی نے وہاں جا کر جو تحقیقات کی ہیں اس کے مطابق نواب ہوٹل تباہ ہونے سے چند منٹ پہلے دو مرد اور دو خواتین نواب ہوٹل سے کچھ فاصلے پر موجود رین بو ہوٹل میں آئے تھے اور انہوں نے وہاں کمرے بک کرائے تھے۔ ان کے آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی نواب ہوٹل تباہ ہو گیا لیکن اس کے باوجود وہ کنفرم نہ تھا۔ تم جانتی ہو کہ وہ میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے اور میرا دوست بھی ہے اس لئے اس نے مجھے کہا تو میں نے یہاں پاکیشیائی دارالحکومت میں اپنے آدمیوں کو پھیلا دیا اور پھر مجھے رپورٹ مل گئی کہ عمران اپنے فلیٹ میں دیکھا گیا ہے۔ پھر میں نے خود اسے ایک کار میں بیٹھے ہوئے بھی دیکھا ہے اس لئے یہ بات کنفرم ہو چکی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کاٹری میں ہوٹل کی تباہی کے ساتھ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ وہ زندہ ہیں۔ میں نے جب یہ رپورٹ شاگل کو دی تو شاگل نے مجھے کہا کہ میں اس رپورٹ کو ابھی اوپن نہ کروں تاکہ مادام ریکھا کو معلوم نہ ہو سکے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ کافرستان کی

لیبارٹری پر حملہ کرنے والے ہیں اور شاگل ان کا خاتمہ وہیں کر دے گا۔ اس کے بعد معاملے کو اوپن کیا جائے گا اور کریڈٹ شاگل لے جائے گا۔ اوور"۔ نریندر سنگھ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تم نے شاگل کو رپورٹ دے دی ہے تو پھر اب کیا مسئلہ ہے۔ اب تم آجاؤ واپس۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کس راستے سے کافرستان میں داخل ہوں گے تاکہ میں شاگل کو اس راستے کے بارے میں رپورٹ دے سکوں۔ اس کے بعد میں فارغ ہو جاؤں گا۔ اوور"۔ نریندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کس طرح اس راستے کے بارے میں معلوم کرو گے۔ اوور"...... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ہر اس راستے پر جہاں سے کافرستان میں داخل ہوا جا سکتا ہے اپنے آدمی پہنچا دیئے ہیں اور آلات بھی۔ اس لئے وہ جس راستے کا بھی انتخاب کریں گے مجھے معلومات مل جائیں گی۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ کاشی۔ پھر بات ہو گی۔ کال آ رہی ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے اچانک چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کاشی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے سن لیا مادام ریکھا"...... کاشی نے مادام ریکھا کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب تک اس بات پر یقین نہیں آرہا کہ عمران زندہ ہو سکتا ہے۔ آخر اسے کس طرح یہ اطلاع مل سکتی ہے کہ ہوٹل پر میزائل فائرنگ ہونے والی ہے۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"جس طرح بھی اطلاع ملی اسے چھوڑو۔ بہرحال وہ بچ گیا ہے اور اب شاگل تمہیں اندھیرے میں رکھ کر خود اس کی موت کا کریڈٹ لینا چاہتا ہے۔ ارے۔ ارے۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ تم نے مہندر سنگھ کا نام لیا تھا ناں۔ جس نے کاٹری میں یہ ایکشن کیا تھا"۔ کاشی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یہ مہندر سنگھ پہلے سیکرٹ سروس میں تھا۔ یقیناً اس کا رابطہ شاگل سے ہو گا۔ تم اسے بلاؤ۔ ابھی بات سامنے آجائے گی"۔ کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے اپنے سیکرٹری کو حکم دیا کہ مہندر سنگھ جہاں بھی ہو اسے اس کے آفس بھیجا جائے اور پھر رسیور رکھ دیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ مہندر سنگھ تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام ریکھا اور کاشی کو سلام کیا۔

"مہندر سنگھ۔ تم نے کاٹری میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا مشن مکمل کیا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"یس مادام"...... مہندر سنگھ نے جواب دیا۔

"شاگل نے کس طرح تم سے رابطہ کیا تھا"...... کاشی نے اچانک کہا تو مہندر سنگھ بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ۔وہ۔مم۔مگر"...... مہندر سنگھ نے گڑبڑا کر کچھ کہنا چاہا لیکن شاید وہ اچانک اس بات کے سامنے آنے سے حواس باختہ سا ہو گیا تھا اس لئے اس سے فقرہ بھی مکمل نہ ہو سکا تھا۔

"جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ ہمارے پاس ٹیپ بھی موجود ہے"۔ کاشی نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔مم۔مادام۔اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔شاگل صاحب نے مجھ سے ٹرانسمیٹر پر خود بات کی تھی"...... آخر کار مہندر سنگھ نے بتا دیا۔

"کیا بات کی تھی"...... کاشی نے پوچھا۔

"انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس ہوٹل میں رہ رہے ہیں اور ان کے کمرہ نمبر کیا ہیں تو میں نے بتا دیا"۔ مہندر سنگھ نے جواب دیا۔

"کیا ایک بار بات ہوئی تھی یا بار بار"...... کاشی نے پوچھا۔

"دو بار۔دوسری بار اس وقت بات ہوئی تھی جب ہم ہوٹل کو تباہ کرنے کے لئے سراج پور سے میزائل گنوں کے آنے کے انتظار میں تھے۔میں نے انہیں بتا دیا کہ ہم ہوٹل تباہ کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم خیال رکھیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو

شک نہ پڑے"...... مہندر سنگھ نے کہا۔

"اس کال کے کتنی دیر بعد تم نے ہوٹل تباہ کیا تھا"...... کاشی نے پوچھا۔

"تقریباً پون گھنٹے بعد"...... مہندر سنگھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔تم جا سکتے ہو"...... کاشی نے کہا تو مہندر سنگھ سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"اب سمجھ آئی ہے تمہیں مادام ریکھا کہ کیا کھیل کھیلا گیا ہے"۔ کاشی نے کہا۔

"میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ سب کیا ہوتا رہا ہے"۔ مادام ریکھا نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ہونا کیا ہے۔شاگل کو جب معلوم ہوا کہ تم کریڈٹ لینے والی ہو تو اس نے یقیناً عمران کو کال کر کے اطلاع دے دی ہو گی اور وہ لوگ ہوٹل تباہ ہونے سے پہلے نکل گئے"...... کاشی نے کہا۔

"اگر اس بات کو ثابت کر دیا جائے تو اس نانسنس شاگل کا کورٹ مارشل ہو سکتا ہے"...... مادام ریکھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ثبوت تو ہوٹل کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ورنہ وہاں ہونے والی کالوں کا ریکارڈ معلوم کر لیا جاتا۔لیکن اب جو سازش تمہارے خلاف ہو رہی ہے تم اس کے بارے میں سوچو"...... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیسی سازش"....... مادام ریکھا نے چونک کر کہا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے ریکھا۔ کیا تمہارا ذہن ماؤف ہو گیا ہے۔ تم نے مہندر سنگھ کی بات نہیں سنی۔ تم یہ سوچ کر خاموش بیٹھی رہو گی کہ عمران ہلاک ہو گیا ہے جبکہ نریندر سنگھ عمران کے بارے میں اطلاع شاگل تک پہنچا دے گا اور پھر شاگل اسے وہاں لیبارٹری کے قریب حملہ کر کے ہلاک کر دے گا اور اس کی لاش جب وہ صدر صاحب کے سامنے پیش کرے گا تو پھر سوچو کہ کیا ہو گا۔ یہ سازش نہیں ہے تو اور کیا ہے"....... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ مجھے خود بھی محسوس ہو رہا ہے کہ میرا ذہن ماؤف ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ اب میں اس شاگل کو بتاؤں گی کہ کس طرح وہ کریڈٹ لیتا ہے۔ تم اس نریندر سنگھ سے بات کرو کہ جو اطلاع وہ شاگل کو دے وہ ہمیں بھی دے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ میں معلوم کرتی ہوں"....... کاشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کاشی کالنگ۔ اوور"....... کاشی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ نریندر سنگھ اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد نریندر سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"اچھا ہوا تم نے کال کر لیا۔ اب میں فارغ ہوں اور واپس آ رہا

ہوں۔ زیادہ سے زیادہ دو روز تک میں پہنچ جاؤں گا۔ تم بتاؤ کہاں ملاقات ہو سکتی ہے۔ اوور"....... نریندر سنگھ نے کہا۔

"اتنی جلدی کیسے فارغ ہو گئے۔ کیا وہ شاگل کا کام ہو گیا ہے۔ اوور"....... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ جب تم سے بات ہو رہی تھی تو کال آ گئی تھی۔ اسی کال سے اصل اطلاع مل گئی اور میں نے وہ اطلاع شاگل تک پہنچا دی ہے۔ اب میں فارغ ہوں۔ اوور"....... نریندر سنگھ نے کہا۔

"کیا اطلاع ہے۔ اوور"....... کاشی نے کہا۔

"چھوڑو اس بات کو۔ تم اپنی بات کرو۔ کہاں ملو گی۔ اوور"۔ نریندر سنگھ نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"تم مجھ سے پھر چھپا رہے ہو۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے۔ اوور"....... کاشی نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بتا دیتا ہوں لیکن خیال رکھنا مادام ریکھا تک یہ اطلاع نہیں پہنچنی چاہئے اوور"....... نریندر سنگھ نے کہا۔

"تمہیں بار بار کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں۔ اوور"۔ کاشی نے اسی طرح ناراض لہجے میں کہا۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت دو جیپوں پر سوار ہو کر لوگل نامی قصبے سے سرحد پار کر کے کافرستان میں داخل ہو چکا ہے اور چونکہ لوگل سے بھی اسمگلر کافرستان میں داخل ہوتے رہتے ہیں اس لئے

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

میں نے احتیاطاً وہاں بھی اپنے آدمی تعینات کر دیئے تھے اور پھر میرے آدمیوں کے پاس خصوصی کیمرے بھی موجود تھے اس لئے انہوں نے عمران کو چیک کر لیا حالانکہ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں تھے لیکن کیمرے کی وجہ سے وہ چیک ہو گئے۔ میں نے شاگل کو اطلاع دے دی ہے۔ اوور"...... نریندر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لوگل سے آگے وہ کہاں جائیں گے۔ اوور"...... کاشی نے کہا۔

"لوگل سے وہ کافرستانی شہر دھام نگر پہنچیں گے اور دھام نگر سے وہ سیدھے بانڈا پہنچیں گے جہاں سے سیکر کا ریگستان شروع ہو جاتا ہے۔ مجھے شاگل نے یہی بتایا ہے۔ ویسے شاگل کا آدمی کیپٹن چوپڑہ وہاں پہلے سے ہی موجود ہے۔ اب شاگل بھی وہاں پہنچ جائے گا۔ اوور"...... نریندر سنگھ نے کہا۔

"اوکے۔ تم جب کافرستان آ جاؤ گے تو پھر میں تم سے خود ہی ملاقات کر لوں گی۔ اوور اینڈ آل"...... کاشی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ویری بیڈ۔ اب ہمیں شاگل سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کھیلنا ہے۔ تم نقشہ لے آؤ تاکہ ہم ٹارگٹ مقرر کر لیں"...... مادام ریکھا نے بے چین سے لہجے میں کہا تو کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گئی۔

دھام نگر ایک چھوٹا سا قصبہ نما شہر تھا۔ اس شہر میں صرف ایک چھوٹا سا مقامی سطح کا ہوٹل تھا جہاں صرف مقامی کھانے فروخت کئے جاتے تھے۔ اس ہوٹل کے بڑے سے ہال نما کمرے میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور وہ سب ایک ہی میز کے گرد بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ وہ دو جیپوں میں سوار ہو کر لوگل پہنچے اور وہاں سے اسمگلروں کے ایک محفوظ راستے سے گزر کر کافرستان میں داخل ہوئے تھے اور پھر لوگل سے وہ سیدھے یہاں دھام نگر پہنچ گئے تھے۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے اور چونکہ اس راستے کو اسمگلنگ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اس لئے یہاں سڑک پر جیپوں کی خاصی آمد و رفت رہتی تھی اور شاید انہی اسمگلروں کی وجہ سے ہی یہ ہوٹل بھی چل رہا تھا ورنہ ظاہر ہے مقامی رہائشی افراد کو یہاں آ کر کھانا

کھانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق تو مادام ریکھا کو بھی معلوم ہو گا کہ آپ کاٹری میں ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے وہ تو اب مقابل نہیں آئے گی"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس تک بہر حال یہ اطلاع پہنچ چکی ہو گی یا پہنچ جائے گی کہ اس ہوٹل کی تباہی سے پہلے ہم وہاں سے نکل گئے تھے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیسے۔ چلو شاگل تو یہ بات سمجھ لے گا لیکن مادام ریکھا کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ ایک ایجنسی کی چیف ہے اور چیف ایسی مخلوق ہوتی ہے جسے بہر حال کہیں نہ کہیں سے اطلاع مل جاتی ہے۔ بہر حال ہمیں کسی بھی امکان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس خصوصی راستے سے آنے کا تو مطلب ہے کہ ہم چیک نہ ہو سکیں اور اس لیبارٹری تک پہنچ جائیں۔ کیا اس راستے کے بارے میں مادام ریکھا نہ سہی شاگل کو تو علم ہو جائے گا"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ دونوں کو ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کو ہی نہ ہو۔ ہمیں بہر حال محتاط رہنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم کیا احتیاط کر سکتے ہیں۔ سڑک ہر طرف سے کھلی ہے اور ہم پر کہیں سے بھی آسانی سے حملہ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہی بات کہنا چاہتا تھا۔ یہاں سے اب بانڈا تک سڑک کے دونوں اطراف ریگستان ہے اور ریگستان کے کسی بھی ٹیلے کے پیچھے سے ہم پر فائر کھولا جا سکتا ہے یا پھر کسی ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہم پر میزائل فائر ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم دونوں اطراف سے چوکنا رہیں گے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا لیبارٹری اس بانڈا میں موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سیکر کے ریگستان میں کہیں ہے۔ بہر حال بانڈا پہنچ کر اس بارے میں معلوم کیا جائے گا۔ پہلا مرحلہ بانڈا پہنچنے کا ہے"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے چائے پی اور پھر وہ بل ادا کر کے باہر کھڑی اپنی جیپوں کی طرف بڑھ گئے۔ اب ان کی منزل سیدھی بانڈا تھی۔ دھام نگر سے بانڈا کا فاصلہ تقریباً چار سو میل تھا۔ اس لئے جیپوں کے نہ صرف ٹینک فیول مکمل طور پر بھرے ہوئے تھے بلکہ فالتو کین بھی رکھے ہوئے تھے۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر صفدر موجود تھا اور عقبی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا۔ سائیڈ سیٹ پر صالحہ اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں جیپیں خاصی تیز

رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ جولیا اور عقبی سیٹ پر موجود صفدر دونوں کی نظریں مسلسل سائیڈ پر موجود ریگستان کے ٹیلوں کو چیک کرنے میں مصروف تھیں لیکن ہر طرف مکمل سکوت تھا۔

"عمران صاحب۔ جیپ روکیں"....... اچانک عقبی سیٹ سے صفدر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے یکلخت بریک لگا دیئے اور دوڑتی ہوئی جیپ ایک جھٹکا کھا کر رک گئی۔ عقبی جیپ بھی بالکل ان کے قریب آکر رک گئی۔ جیپ رکتے ہی صفدر اچھل کر جیپ سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا ریگستان میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا ہے اسے"....... عمران کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھیوں نے کہا۔ ان سب کی نظریں صفدر پر جمی ہوئی تھیں چند لمحوں بعد صفدر ایک اونچے ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس نمودار ہوا تو سب یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس پکڑا ہوا تھا۔ وہ دوڑتا ہوا واپس جیپوں کی طرف آرہا تھا۔ عمران تیزی سے نیچے اترا اور صفدر کی طرف دوڑ پڑا۔

"یہ ۔ یہ ۔ ایس ٹی ایس کیا مطلب"....... عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"مجھے اچانک ٹیلے کی سائیڈ سے ایسی چمک نظر آئی تھی جیسے نیلا شعلہ لپکتا ہے۔ اس لئے میں وہاں گیا تھا۔ وہاں یہ باکس موجود تھا۔

یہ پورا باکس ریت میں دبا ہوا تھا البتہ اس کے اوپر والا حصہ جس کا رخ سڑک کی طرف تھا نظر آرہا تھا"....... صفدر نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیٹلائٹ کے ذریعے ہماری باقاعدہ نگرانی کی جا رہی ہے یہ سیٹلائٹ چیکنگ آلہ ہے۔ اس میں سے نیلا شعلہ اس وقت نکلتا ہے جب اس پر سایہ پڑے ورنہ نہیں۔ یقیناً کوئی پرندہ اوپر سے گزرا ہو گا جس کی وجہ سے اس پر سایہ پڑا اور اس میں سے نیلا شعلہ نکلا جو تمہیں نظر آگیا"....... عمران نے اس آلے کو زور سے سڑک پر مارتے ہوئے کہا۔ سڑک پر گرتے ہی وہ باکس ٹوٹ گیا اور اس میں سے بہت سی تاریں اور پرزے نکل کر بکھر گئے۔

"انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے چیک کر لیا ہے"....... جولیا نے جو جیپ سے اتر آئی تھی بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح۔ یہاں جیپیں تو مسلسل آجا رہی ہیں۔ گو ان کی تعداد کم ہے لیکن ہیں تو سہی۔ انہیں کس طرح معلوم ہو گا کہ ہماری جیپیں مشکوک ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

"یقیناً انہوں نے ہماری خصوصی جیپوں کے بارے میں بھی چیکنگ کی ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہمارے اس راستے سے داخلے کی نہ صرف اطلاع مل چکی ہے بلکہ انہیں ہماری جیپوں کے بارے میں بھی علم ہے"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ یہ آلہ اسمگلنگ روکنے کے لئے

حکومت کی طرف سے یہاں نصب کیا گیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"بہر حال جو کچھ بھی ہے۔ آگے جا کر سامنے آجائے گا"...... عمران نے کہا اور واپس جیپ کی طرف مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس دھام نگر جانا چاہئے۔ وہاں سے ہم کرائے کی جیپیں بھی حاصل کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں اس چھوٹے سے قصبے میں کرائے کی جیپیں کون دے گا۔ چلو آگے بڑھو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میری جیپ اب آگے رہے گی۔ تم اپنی جیپ ہماری جیپ کے پیچھے رکھنا"...... اچانک تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ حملہ پہلے آنے والی جیپ پر ہو گا۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ تم تو بچ جاؤ گے اور تمہارا بچنا زیادہ ضروری ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اس خلوص کا شکریہ۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں۔ ہماری جیپوں پر وہ میزائل فائر نہیں کریں گے۔ زیادہ سے زیادہ گن فائرنگ ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔ پھر تقریباً بیس میل کا سفر طے کیا گیا۔ لیکن کچھ نہ ہوا لیکن پھر اچانک عمران نے جیپ روک دی۔ عقبی جیپ بھی ان کے پیچھے آ کر رک

گئی۔

"تم لوگ نیچے اترو۔ میں نے جیپ کی سائیڈ سیٹ کے نیچے باکس میں ایک آلہ نکالنا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اور دوسرے ساتھی نیچے اتر آئے۔ عمران نے سائیڈ سیٹ اونچی کی اور پھر اندر سے اس نے ایک بند باکس اٹھایا اور اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا باکس نما ڈبہ نکال کر اس نے باکس کو واپس رکھا اور سیٹ بند کر کے وہ بھی نیچے اتر آیا۔

"تم یہیں رکو۔ یہاں دوسرا ایس ٹی ایس موجود ہے۔ میں نے اسے چیک کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ریگستان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اونچے ٹیلے کی سائیڈ سے گھوم کر عقبی طرف آیا تو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ وہاں ریت میں دفن ویسا ہی باکس موجود تھا جیسا صفدر اٹھا لایا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کی سائیڈ میں لگے ہوئے بٹن کو پریس کیا اور پھر اس باکس کو اس نے ریت میں دبے ہوئے باکس کے اوپر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے اپنا باکس اٹھایا اور اس کا بٹن آف کر کے وہ مڑا اور تیزی سے سائیڈ میں ہو کر ٹیلے کے پیچھے سے نکلا اور واپس جیپوں کی طرف بڑھ آیا۔

"صفدر تمہارے پاس یہاں کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ وہ نکالو اور اسے یہاں سڑک پر بچھا دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر سڑک پر بچھا

دیا۔ عمران اکڑوں بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا باکس ساتھ
رکھا اور اس کی دوسری سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن پریس کر دیئے تو
باکس کی سطح روشن ہو گئی اور اس پر کئی رنگوں کے نمبر نظر آنے لگے
عمران نے جیب سے قلم نکالا اور پھر ان نمبروں کو دیکھ کر اس نے
نقشے پر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ان نشانات کے
درمیان لکیریں لگانا شروع کر دیں۔ کچھ دیر بعد جب اس نے ہاتھ روکا
تو بہت سی لکیریں ایک نقطے پر ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں۔
عمران نے اس جگہ دائرہ ڈال دیا۔

"مالنا گاؤں۔ اوہ۔ تو چیکنگ سنٹر مالنا گاؤں میں ہے"...... عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر
کھڑا ہو گیا۔

"لیکن وہ لوگ وہاں بیٹھ کر کیا چیک کر رہے ہیں"...... صفدر
نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے نقشہ اور باکس بھی اٹھا
لیا تھا۔

"مالنا گاؤں سے پہلے تین چیک سپاٹ آتے ہوں گے۔ اب میں
تمہیں بتاتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے۔ جو لوگ یہ ساری کارروائی کر
رہے ہیں انہوں نے انتہائی فول پروف انداز میں ہمیں گھیر کر مارنے
کا منصوبہ بنایا ہے اور انہیں ہماری جیپوں کے بارے میں تفصیلات
کا علم ہے۔ یہاں اسمگلنگ یا منشیات کو روکنے کے لئے باقاعدہ
چیکنگ سسٹم ایک خلائی سیارے کے ذریعے تیار کیا گیا ہے جس کا

سنٹر مالنا گاؤں ہے۔ جس جیپ یا گاڑی میں منشیات ہوتی ہے وہ جیپ
یا گاڑی جب اس چیک سپاٹ سے نکلنے والی ریز کو کراس کرتی ہے تو
اس کی نشاندہی وہاں سنٹر میں ہو جاتی ہے اور پھر انہیں کہیں بھی گھیر
کر پکڑ لیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس سسٹم سے فائدہ اٹھانے کی
کوشش کی ہے۔ ہماری جیپوں میں گو منشیات موجود نہیں ہے لیکن
یقیناً ہماری جیپوں کے بارے میں کوئی نہ کوئی ایسی تفصیل انہیں
مل چکی ہے کہ انہوں نے اسے چیک سپاٹ میں فیڈ کر دیا ہے۔ اس
کے تین سپاٹ ہیں۔ ایک سپاٹ کو صفدر نے چیک کیا۔ دوسرے
کو میں نے مخصوص فاصلے کی وجہ سے چیک کر لیا۔ دوسرے سپاٹ
سے بھی ہمیں وہاں چیک کیا گیا ہو گا۔ اب جب ہم تیسرے سپاٹ
سے گزریں گے تو ہماری چیکنگ فائنل ہو جائے گی۔ اس کے بعد
انہوں نے یقیناً کسی بھی جگہ ہمارے لئے کوئی ٹریپ تیار کر رکھا ہو
گا۔ کوئی ایسا ٹریپ کہ ہم معمولی سی حرکت یا جدوجہد کئے بغیر یا تو
ہلاک ہو جائیں گے یا کم از کم بے ہوش ہو جائیں اور مجھے یقین ہے
کہ یہ جگہ مالنا گاؤں کے آس پاس ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس قدر پیچیدہ کام کرنے کی انہیں کیا ضرورت
تھی۔ وہ کسی بھی جگہ ہم پر میزائل فائر کر سکتے تھے دو جیپیں ہی اڑانی
تھیں"...... صالحہ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لوگ اب شیطانوں کا ٹولہ کہنے لگے
ہیں۔ اس لئے وہ خوفزدہ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اور آپ اس شیطانوں کے ٹولے کے سربراہ ہیں۔ کیوں"۔ صالحہ نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کو پہلے سے اس سیٹلائٹ چیکنگ کے بارے میں علم تھا کہ آپ اسے چیک کرنے کا یہ باکس نما آلہ ساتھ لے آئے تھے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ آلہ میں لیبارٹری کو ٹریس کرنے کی غرض سے لے آیا تھا۔ البتہ یہ یہاں کام آگیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ یہاں کھڑے باتیں ہی کرتے رہیں گے یا کوئی کام بھی ہوگا"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس مالتاگاؤں کے عقب سے جانا چاہئے اور اس سنٹر پر قبضہ کر کے اصل حالات معلوم کریں کہ ان لوگوں نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے کیا سیٹنگ کر رکھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... سب نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر جیپیں تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگیں لیکن پھر جیسے ہی سڑک نے ہلکا سا موڑ کاٹا اچانک سڑک کی دونوں اطراف سے بیک وقت دو خوفناک دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے یکلخت اسے اٹھا کر فضا میں پھینک دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی یکلخت اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور پھر اندھیرا چھا گیا۔ اس کے تمام احساسات یکلخت اس اندھیرے

میں ڈوبتے چلے گئے لیکن پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن پر چھائی ہوئی گہری تاریکی میں روشنی کا ایک نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد جب اس کا شعور بیدار ہوا اور اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ ایک لکڑی کی کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ رسیاں نائیلون کی تھیں اور خاصی باریک تھیں۔ عمران نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی اس کے سارے ساتھی بھی اسی طرح کرسیوں پر نائیلون کی رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے۔ وہ سب ٹھیک تھے البتہ چند خراشیں سی ان کے بازوؤں اور چہروں پر نظر آ رہی تھیں اور ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں اور کیوں ہمیں اس انداز میں باندھا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور ناخنوں کے بلیڈ باہر آگئے۔ ان بلیڈوں کی مدد سے اس نے رسی کاٹنے کے عمل کا آغاز کر دیا۔ نائیلون کی رسی کو اس حد تک کٹنے میں کچھ وقت لگ گیا کہ اب عمران آسانی سے جھٹکا دے کر اسے توڑ سکتا تھا۔ ابھی تک اس کمرے میں کوئی نہیں آیا تھا اس لئے اس نے جھٹکا دے کر رسی توڑی اور پھر اطمینان سے اس نے باقی ڈھیلی پڑ جانے والی رسی ہٹائی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار

ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ باہر بے تحاشا گولیاں چلنے کی آوازیں دور سے سنائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دو مخالف پارٹیاں پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرا گئی ہوں۔ عمران چند لمحوں تک خاموش کھڑا رہا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر آہستہ سے دروازہ کھولا۔ دوسری طرف برآمدہ تھا جس کے بعد صحن اور چار دیواری نظر آ رہی تھی۔ اپنی ساخت کے لحاظ سے یہ کوئی دیہاتی سا مکان نظر آ رہا تھا۔ فائرنگ وہاں سے کچھ فاصلے پر ہو رہی تھی۔ عمران تیزی سے برآمدے میں آیا لیکن برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا جبکہ چار دیواری میں ایک پھاٹک تھا جو بند تھا۔ صحن میں بھی کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ فائرنگ کی آوازیں بھی اب بند ہو گئی تھیں۔ عمران واپس مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس عمارت کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن عمارت میں نہ ہی کوئی آدمی تھا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی اسلحہ وغیرہ البتہ مختلف کمروں میں صرف فرنیچر موجود تھا۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے کہ اس نے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں پھاٹک کی طرف آتی ہوئی سنیں۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چیکنگ کر لی تھی۔ اس کی جیبیں خالی تھیں۔ اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش اور بندھے ہوئے تھے اور آنے والے ظاہر ہے جو بھی تھے بہرحال مسلح تھے اس لئے وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے چوڑے ستون کے پیچھے چھپ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور یکے بعد دیگرے دو مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔

"چیک کرو۔ پاکیشائی اس عمارت میں کہیں موجود ہوں گے"۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا اور دوسرے نے سر ہلا دیا اور تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ آیا۔ جبکہ پہلا وہیں پھاٹک کے پاس ہی رک گیا تھا۔ اب عمران پھنس گیا تھا کہ اگر وہ برآمدے کی طرف آنے والے آدمی کو روکتا تو پھاٹک کے قریب موجود آدمی اس پر فائر کھول دیتا اور اگر نہ روکتا تو ظاہر ہے وہ دونوں اطراف سے پھنس جاتا۔ اس لئے اس نے بہرحال حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ جیسے ہی وہ آدمی برآمدے میں چڑھ کر اس ستون کے قریب سے گزرنے لگا جس ستون کے پیچھے عمران موجود تھا عمران حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا جبکہ اس کی مشین گن عمران کے ہاتھ میں آ گئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ نیچے گرنے والا آدمی اٹھتا یا پھاٹک کے قریب کھڑا دوسرا آدمی کچھ سمجھتا عمران کی مشین گن نے شعلے اگلنا شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد برآمدے میں گر کر اٹھنے والا اور پھاٹک کے سامنے کھڑا آدمی دونوں ختم ہو چکے تھے۔ عمران فائرنگ نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس عمارت سے باہر کون لوگ موجود ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں لیکن اس وقت نہ صرف اس کی اپنی بلکہ اس کے ساتھیوں کی زندگیاں چونکہ داؤ پر لگی ہوئی تھیں اس لئے مجبوراً اسے رسک لینا پڑا تھا۔ ٹریگر سے انگلی ہٹا کر وہ دوڑتا ہوا برآمدے سے نیچے اترا اور تیزی سے باہر آ گیا اور پھر جیسے ہی وہ آگے بڑھا بے اختیار اچھل

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

پڑا۔ کیونکہ دائیں ہاتھ پر اس عمارت سے تھوڑا ہٹ کر ایک بڑی
عمارت تھی جس کے باہر چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس عمارت کا
پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تو وہاں ان کی دونوں
جیپیں بھی موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی ایک اور جیپ بھی کھڑی
تھی۔ اس عمارت کے صحن اور برآمدے میں بھی دو لاشیں پڑی ہوئی
تھیں۔ عمران انہیں پھلانگتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی
دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
اس کمرے میں دو مشینیں دیوار کے ساتھ کھڑی تھیں لیکن یہ دونوں
ہی بند تھیں۔ عمران انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ سیٹلائٹ کے
ذریعے چیک کرنے کی مشینیں ہیں۔ انہی مشینوں سے ان کی جیپوں
کو چیک کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک خصوصی مشین تھی جس کے
ذریعے خصوصی ریز بھی پھیلائی جا سکتی تھیں اور ان ریز کی مدد سے ہر
قسم کا میک اپ چیک کیا جا سکتا تھا۔ اس کمرے میں بھی دو افراد کی
لاشیں پڑی ہوئی تھیں عمران واپس مڑا اور دوڑتا ہوا اس عمارت سے
نکل کر وہ اس عمارت میں داخل ہوا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے
لیکن پھاٹک سے آگے بڑھتے ہوئے وہ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا
کیونکہ پھاٹک کے ساتھ پڑے ہوئے آدمی کے جسم میں اس نے
حرکت کے تاثرات دیکھ لئے تھے حالانکہ وہ اسے اب تک مردہ ہی
سمجھ رہا تھا وہ تیزی سے اس کی طرف مڑا۔ اس کے پیٹ اور سینے میں
گولیاں لگی تھیں۔ خون بھی کافی مقدار میں بہہ نکلا تھا لیکن اس کے

باوجود اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات موجود تھے۔ عمران
نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر مخصوص انداز میں اس
نے اس کے دل کی مالش کرنا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی اس
آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ گو اس کے کراہنے سے
بھی شدید کمزوری کا اظہار ہو رہا تھا اور کافی مقدار میں خون نکل جانے
کی وجہ سے اس کی حالت بھی خستہ ہو رہی تھی لیکن بہرحال وہ زندہ
تھا اور اسے ہوش بھی آگیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور تم کس تنظیم سے متعلق ہو"...... عمران
نے اس کے سینے کی مالش کرتے ہوئے جھک کر انتہائی نرم لہجے میں
کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام لچھمن داس ہے۔ میرا تعلق سیکرٹ سروس
سے ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر انتہائی کمزور لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ساتھ والی عمارت میں کس کی لاشیں پڑی ہیں۔ تم یہاں
کیوں آئے ہو"...... عمران نے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ مسلسل مخصوص
انداز میں اس کے دل کی مالش بھی کرتا جا رہا تھا۔ یہ آدمی ابھی
غنودگی کے عالم میں تھا اس لئے عمران اس سے نرم لہجے میں پوچھ گچھ
کر رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نیم غنودگی کی وجہ سے وہ ہر چیز
بتائے جا رہا ہے ورنہ سیکرٹ سروس سے متعلق لوگ اتنی آسانی سے
زبان نہیں کھولتے۔

"پاور ایجنسی کے آدمیوں کی"...... اس آدمی نے رک رک کر اور کمزور سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہچکی لی اور ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ اس آدمی سے اس نے بہرحال بنیادی باتیں معلوم کر لی تھیں۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے تو اس کے ساتھیوں کی گردنیں ویسے ہی ڈھلکی ہوئی تھیں لیکن ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ ان پر ہونے والا مخصوص گیس اٹیک اب وقت گزر جانے کی وجہ سے کافی حد تک کمزور پڑ چکا ہے۔ اس لئے اس نے آگے بڑھ کر صفدر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور آگے بڑھ کر اس نے صفدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ پھر جب کیپٹن شکیل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔ اسی لمحے صفدر کی کراہ سنائی دی اور عمران اس کی طرف مڑ گیا۔ صفدر ہوش میں آ رہا تھا۔ گو اس کے ہوش میں آنے کی رفتار کافی سست تھی لیکن بہرحال عمران کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ مم۔ مم۔ مگر"...... صفدر نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے اپنی یہاں موجودگی پر حیرت ہو رہی ہو۔

"ہوش میں آؤ صفدر۔ ہم شدید خطرے میں ہیں۔ کسی بھی لمحے یہاں کوئی آ سکتا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر کے جسم نے بے اختیار جھٹکا سا کھایا اور اس کا جسم پوری طرح تن سا گیا۔ عمران نے اس کے عقب میں جا کر رسی کی گانٹھ کھول دی۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آگیا تو عمران نے آگے بڑھ کر کیپٹن شکیل کی رسیاں بھی کھول دیں۔

"یہ سب کیا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باقی ساتھیوں کے ناک اور منہ ہاتھوں سے بند کر کے انہیں ہوش میں لے آؤ۔ میں باہر جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی مشین گن اٹھا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ برآمدے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسے بائیں طرف سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ یہاں فون بھی ہو سکتا ہے۔ وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف مڑ گیا جو سائیڈ پر کھلتا تھا اور پھر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن کمرہ خالی تھا اور میز پر پڑے ہوئے وائرلیس فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر فون پیس اٹھا

کر اسے آن کیا اور پھر کان سے لگایا۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"کون بول رہے ہو"....... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی تو عمران پہچان گیا کہ یہ آواز مادام ریکھا کی ہے۔

"لچھمن داس بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"لچھمن داس۔ کون لچھمن داس۔ راجندر کہاں ہے"....... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں لچھمن داس ہوں۔ میرا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ سیکرٹ سروس۔ مگر۔ یہ۔ یہ کیا مطلب"....... دوسری طرف سے مادام ریکھا اس بری طرح بوکھلا گئی تھی کہ اس کے منہ سے فقرہ ہی نہ نکل رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ یکلخت ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی کمرے سے باہر آگئے۔ وہ سب ہوش میں آچکے تھے۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ لاشیں۔ ہم یہاں کیسے پہنچے اور ہم زخمی بھی نہیں ہوئے۔ کیا مطلب"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے قبل از وقت ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس ہمارے لئے آپس میں الجھ پڑی ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں ہمارے خلاف یہ کارروائی پاور ایجنسی نے کی ہے۔ اس نے اسمگلنگ کے خلاف یہاں موجود سیٹلائٹ سسٹم کو استعمال کیا ہے لیکن شاید وہ ہمارے جسموں کو صحیح سلامت رکھنا چاہتے تھے تاکہ اعلیٰ حکام کو ہماری موت کا ثبوت مہیا کر سکیں۔ انہوں نے ہماری جیپوں پر میزائل فائر کرنے کی بجائے سٹوم ریز فائر کر دی تھی جس سے ہم نہ صرف بے ہوش ہوئے تھے بلکہ جیپوں کے انجن بھی جام ہو گئے۔ اس سٹوم ریز کے اثرات ایسے ہوتے ہیں کہ انسان یوں سمجھتا ہے کہ جیسے وہ ہوا میں اڑتا چلا جا رہا ہو۔ بہرحال ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا اور پھر ہمیں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد شاید وہ مادام ریکھا کو اطلاع کرتے اور وہ خود یہاں آکر ہمیں ساتھ لے جاتی کہ شاگل کے آدمی یہاں پہنچ کر ان سے ٹکرا گئے۔ انہیں شاید اس بارے میں اطلاع مل چکی تھی اور وہ پہلے سے ہی اس موقع کے منتظر تھے۔ بہرحال انہوں نے مادام ریکھا کے آدمیوں پر فائر کھول دیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ پہلے سے ان کے ساتھ شامل ہوں اور اچانک انہوں نے فائر کھول دیا ہو۔ بہرحال مادام ریکھا کے آدمیوں کو ہلاک کر کے وہ یہاں آئے۔ اب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کا مقصد ہمیں فوری طور پر ہلاک کرنا ہو یا ہمیں یہاں سے زندہ لے جانا ہو۔

بہرحال وہ میرے ہوش میں آجانے اور باہر جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور اب ہم آزاد ہیں"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ مادام ریکھا کی کال تو آئی ہے لیکن شاگل کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... صفدر نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ اس لچھمن داس نے خود شاگل کو کال کرنا ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اس کی جیبوں کی تو میں نے تلاشی ہی نہیں لی۔ صفدر جا کر پھاٹک کے سامنے پڑے ہوئے آدمی کی تلاشی لو شاید اس کے پاس کوئی خصوصی ٹرانسمیٹر ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا برآمدے سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمارے اس راستے سے آنے کا اصل مقصد ناکام رہا۔ دونوں ۶ ایجنسیوں کو اس بارے میں معلوم تھا"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں اور اس سے یہ بات بھی سامنے آگئی کہ پاور ۶ ایجنسی کو بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہم کاٹری میں نواب ہوٹل کی تباہی میں ہلاک نہیں ہوئے اور اب انہیں ہماری جیپوں اور راستے کے بارے میں بھی معلومات تھیں۔ اسی لئے انہوں نے یہاں یہ سیٹ اپ کیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ اب بانڈا میں یقیناً ہمارا زبردست ٹکراؤ دونوں

۶ ایجنسیوں سے ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

" ہاں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔

" اس کے پاس کوئی ٹرانسمیٹر نہیں ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اوکے۔ آؤ اب یہاں سے چلیں۔ ہم نے بہرحال آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ دوسری عمارت میں موجود ان کی جیپیں نہ صرف درست حالت میں تھیں بلکہ شاید ان کے انجنوں پر ہونے والے سٹوم ریز کے اثرات بھی وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو گئے تھے کیونکہ جیسے ہی انہوں نے جیپیں سٹارٹ کیں تو دونوں جیپیں سٹارٹ ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک بار پھر سڑک پر آگے پیچھے دوڑتی ہوئی بانڈا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ وہ سب پہلے والی ترتیب کے مطابق ہی جیپوں میں سوار ہوئے تھے۔

" عمران صاحب۔ ہمیں اس انداز میں وہاں نہیں جانا چاہئے۔ ورنہ اس بار معاملات صرف بے ہوش کرنے تک محدود نہیں رہیں گے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

" بے فکر رہو۔ میرے ذہن میں پہلے سے یہ بات موجود ہے۔ تھوڑا سا اور آگے جانے کے بعد ہم یہ سڑک چھوڑ دیں گے۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تقریباً دو تین

...یں کے سفر کے بعد عمران نے جیپ کو دائیں ہاتھ پر مڑنے والی ایک چھوٹی سی سڑک پر موڑ دیا۔ یہ سڑک ریگستان کے اندر بل کھاتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر ریت کافی مقدار میں موجود تھی لیکن اس کے باوجود بہرحال صحرا کی نسبت یہاں پر گاڑی چلانا زیادہ آسان تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک گھوم کر ٹیلوں کے پیچھے سے ہوتی ہوئی ایک پرانے سے قلعے تک پہنچ کر ختم ہو گئی۔ یہ کوئی بہت پرانا قلعہ تھا جو اب انتہائی حد تک منہدم ہو چکا تھا۔ البتہ ایک بڑا سا بورڈ محکمہ آثار قدیمہ کی طرف سے نصب تھا جس پر اس قلعے کی تاریخ تفصیل سے درج تھی۔ قلعے کا پھاٹک سرے سے تھا ہی نہیں اور دیواریں بھی ٹوٹ پھوٹ چکی تھیں لیکن بہرحال اس میں سے گزرنے کا اتنا راستہ موجود تھا کہ عمران جیپ اندر لے گیا اور پھر اس نے سائیڈ پر کر کے جیپ روک دی اور نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے دوسری جیپ بھی اندر آ کر رک گئی اور اس جیپ میں سوار افراد بھی نیچے اتر آئے۔

"یہاں کیوں رک گئے ہیں آپ"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان جیپوں کو اب یہاں سے آگے چیک کر لیا جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ جو واردات مالتا گاؤں میں ہوئی ہے اس کے نتیجے کے طور پر پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس دونوں کے ہیلی کاپٹر وہاں پہنچیں گے اور ہم نے ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ کیا ہم واپس پیدل جائیں گے"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب ہیلی کاپٹروں پر سوار افراد کو وہاں اپنے ساتھیوں کی لاشیں ملیں گی اور ہم غائب ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری جیپیں بھی موجود نہ ہوں گی تو وہ لوگ ہمیں ادھر ادھر تلاش کریں گے اور یہاں جیپوں کو دیکھ کر وہ یہاں سے قریب ہی اترنے پر مجبور ہوں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں دور آسمان پر ایک گن شپ ہیلی کاپٹر تیزی سے مالتا کی طرف جاتا دکھائی دیا۔ وہ چونکہ کافی فاصلے پر سڑک کے اوپر پرواز کر رہا تھا اس لئے یہ سب اطمینان سے کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"ہمیں باہر بکھر کر ٹیلوں کی اوٹ میں چھپنا ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے گیٹ سے باہر آئے اور پھر وہ سب بکھر کر ٹیلوں کی اوٹ میں اس انداز میں چھپ گئے کہ اگر ہیلی کاپٹر فضا سے انہیں چیک کرے تو وہ چیک نہ ہو سکیں۔ عمران اور جولیا ایک ٹیلے کے پیچھے موجود تھے۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ ہیلی کاپٹر ادھر آئے گا اور پھر یہاں اترے گا بھی"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ضروری تو کوئی چیز نہیں ہوتی۔ بہرحال امکانات پر کام کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

"نہیں۔ انہیں کیا ضرورت ہے یہاں اترنے کی۔ وہ زیادہ سے زیادہ جیپیں تباہ کر کے نکل جائیں گے اور ہم یہاں بے بس ہو کر رہ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ کیا تمہارے ذہن میں اور کوئی راستہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"بڑا سیدھا سادا سا طریقہ ہے کہ ہم راستے سے گزرنے والی کوئی جیپ جبراً حاصل کر لیں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ جیپیں زیادہ تر اسمگلروں کی ہوتی ہیں اور ان کا نیٹ ورک بے حد مضبوط ہوتا ہے۔ بانڈا پہنچنے سے پہلے پہلے ہمیں گھیر لیا جائے گا اور ہم نئے چکر میں الجھ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہم پیدل چل کر وہاں پہنچ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ابھی تقریباً دو سو میل کا فاصلہ بقایا ہے اور اتنا فاصلہ پیدل طے نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ان دونوں کے کانوں میں دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز پڑی اور انہوں نے چونک کر اس طرف دیکھا جدھر سے آواز آ رہی تھی۔ گن شپ ہیلی کاپٹر سیدھا اس قلعے کی طرف ہی آ رہا تھا۔ عمران اور جولیا ٹیلے کی اوٹ میں خاموش بیٹھے ہوئے اس ہیلی

کاپٹر کو دیکھ رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر ان کے اوپر سے گزر کر آگے نکل گیا اور پھر اس نے ایک راؤنڈ لگایا اور ایک بار پھر واپس آنے لگا۔ اس بار وہ قلعے کے عین اوپر سے گذرا۔ دوسرے لمحے عمران اور جولیا نے دو میزائل گرتے دیکھے اور پلک جھپکنے میں قلعے کے اندر خوفناک دھماکے ہوئے اور یہ دونوں ہی سمجھ گئے کہ ان کی جیپوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ہیلی کاپٹر آگے نکل گیا تھا۔ اس نے دوسرا راؤنڈ لگایا اور پھر اس کی مشین گنوں نے ریت کے ٹیلوں کا نشانہ لیا۔ قلعے کے چاروں طرف مسلسل مشین گنوں کی فائرنگ ہو رہی تھی اور پھر ایک راؤنڈ لگانے کے بعد اس نے دو چار جگہوں پر میزائل بھی فائر کئے اور اس کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نہ صرف ان کی نظروں سے غائب ہو گیا بلکہ اس کی آواز بھی سنائی دینا ختم ہو گئی تو عمران اٹھا اور ٹیلے سے باہر آ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے باہر آ گئی اور پھر عمران کے ستے ہوئے چہرے پر اس وقت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جب اس کے سارے ساتھی صحیح سلامت مختلف ٹیلوں کی اوٹ سے باہر آ گئے تھے۔

"اب کیا ہو گا۔ یہ ہیلی کاپٹر تو نیچے اترا ہی نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ لازماً آئے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس لئے ہمیں ڈاج دے رہے ہوں کہ ہم جہاں چھپے ہوئے ہوں وہاں سے باہر آ جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں دوبارہ ٹیلوں کی اوٹ میں ہو جانا چاہئے۔ ورنہ یہ اچانک بھی آسکتے ہیں"....... صفدر نے کہا اور سب نے اس کی تجویز کی تائید کر دی اور ایک بار پھر وہ ٹیلوں کی اوٹ میں ہو گئے جب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا اور ہیلی کاپٹر واپس نہ آیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر ٹیلے کی اوٹ سے باہر آگیا۔

"آجاؤ۔ ہیلی کاپٹر واپس نہیں آئے گا"....... عمران نے کہا تو ٹیلوں کی اوٹ سے اس کے ساتھی ایک ایک کر کے سب باہر آگئے

"یہ لوگ بغیر چیکنگ کے کیوں واپس چلے گئے ہیں"....... صالحہ نے کہا۔

"معلوم نہیں ان کے ذہن میں کیا آیا ہے"....... عمران نے بھی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بتاتی ہوں کہ کیا ہوا ہے"....... جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"انہوں نے جیپیں تباہ کر دی ہیں۔ اب اگر ہم زندہ بھی ہوں گے تو ظاہر ہے پیدل ہی بانڈا پہنچیں گے یا اسمگلروں کی جیپ پر قبضہ کریں گے اور وہ ان دونوں صورتوں کے خلاف ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں گے اور اس وسیع و عریض صحرا میں ظاہر ہے وہ ہمیں آسانی سے ٹریس نہیں کر سکتے۔ انہیں بہرحال ہم سے خوف ہے کہ اگر انہوں نے ہیلی کاپٹر نیچے اتارا تو ہم لوگ اس پر قبضہ کر سکتے ہیں"....... جولیا نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ جولیا۔ تم نے واقعی بہترین تجزیہ کیا ہے"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"اب مس جولیا نے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے"....... صفدر نے کہا اور جولیا اس بار کھل کر مسکرا دی۔

"لیکن اب ہم صرف تجزیہ ہی کرتے رہیں گے۔ عجیب مشن ہے یہ"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم واقعی اسمگلروں کی جیپوں پر قبضہ کر لیں۔ ورنہ ہم ڈیڑھ دو سو میل پیدل ریگستان میں چلنے سے رہے۔ اس طرح تو بانڈا پہنچتے پہنچتے ہی بوڑھے ہو جائیں گے اور پھر کسی نکاح خواں نے بوڑھوں کا نکاح بھی نہیں پڑھانا"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"نہیں۔ میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے۔ یہاں سے مالتا گاؤں دو اڑھائی میل ہے۔ ہم واپس وہاں جا سکتے ہیں۔ وہاں ایک جیپ موجود ہے۔ بہرحال ہم پیدل چلنے سے بچ جائیں گے"....... جولیا نے کہا اور اس بار سب نے اس بات کی تائید کر دی۔

"سب کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دو آدمی چلے جائیں گے اور جیپ لے آئیں۔ چلو صفدر میرے ساتھ۔ باقی ساتھی یہیں رہیں گے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں اور صفدر جائیں گے۔ تم لوگ یہیں رہو"۔ تنویر

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

نے کہا اور جب صفدر نے بھی عمران کے وہیں رہنے کی بات کر دی تو عمران نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور وہ دونوں تیزی سے مڑے اور اس سڑک کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ مین روڈ پر اور پھر وہاں سے مالتا گاؤں تک پہنچ سکتے تھے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی وہیں ریت پر ہی بیٹھ گئے کیونکہ ان کی واپسی کئی گھنٹوں بعد ہی ممکن تھی۔

مادام ریکھا کاشی کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے اور وہ دونوں ہی خاموش بیٹھی ہوئی تھیں۔

"مجھے لگتا ہے کہ ہمارا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے لیکن یہ منصوبہ شاگل کی وجہ سے ناکام ہوا ہے۔ اس کے آدمی وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے بنے بنائے ٹاسک پر قبضہ کر لیا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"لیکن شاگل کو کسی نے مخبری کی ہو گی ورنہ شاگل کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم نے کیا منصوبہ بنایا ہے اور کس وقت اس پر عمل ہو گا"...... ریکھا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارے آدمیوں میں شاگل کے آدمی شروع

سے ہی شامل ہیں اور انہوں نے عین وقت پر معاملے کو ہائی جیک کر لیا"...... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے منصوبہ بھی تو غلط بنایا تھا کاشی۔ ان جیپوں پر میزائل فائر کئے جاتے تو یہ نوبت ہی نہ آتی"...... ریکھا نے کہا۔

"تو پھر ہم ثبوت کہاں سے لاتے۔ ان کی تو لاشیں بھی جل کر راکھ ہو جاتیں۔ اور پھر وہ میک اپ میں تھے"...... کاشی نے کہا اور ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر تقریباً دو گھنٹے تک وہ اسی طرح باتوں میں مصروف رہیں کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا تو وہ دونوں چونک کر سیدھی ہو گئیں۔

"تم آ گئے گوپال۔ کیا رزلٹ ہے"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام وہاں ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ ہمارے تمام آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور چار اجنبی آدمیوں کی لاشیں بھی وہاں موجود ہیں جن میں سے دو ایک علیحدہ کوٹھی میں تھیں جبکہ دو اس سیٹلائٹ سنٹر کے گیٹ پر پڑی تھیں البتہ دونوں عمارتوں کو خصوصی انداز میں چیک کیا گیا ہے اور پاکیشیائی بھی وہاں موجود نہیں تھے اور جیپیں بھی وہاں موجود نہیں تھیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جیپیں لے کر نکل گئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے ہیلی کاپٹر پر دور دور تک چیکنگ کی تو ایک قدیم اور خستہ حالت کے قلعے کے اندر موجود وہ دونوں جیپیں ہم نے چیک کر لیں۔ میں نے انہیں میزائل فائر کر

کے تباہ کر دیا اور اس قلعے کے باہر بھی ہم نے میزائل فائر کئے اور مشین گن فائرنگ بھی کی لیکن کوئی آدمی ہمیں کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ بہر حال میں آپ کی ہدایت کے مطابق وہاں چیکنگ کے لئے نیچے نہیں اترا اور ہم واپس آ گئے"...... گوپال نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا کہ تم نیچے نہیں اترے ورنہ اس وقت تمہاری بجائے وہ لوگ یہاں بانڈا پہنچ چکے ہوتے۔ تم جا سکتے ہو"...... ریکھا نے کہا تو گوپال سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بہر حال بچ گئے۔ ہمارے آدمیوں پر یقیناً سیکرٹ سروس کے آدمیوں نے اچانک حملہ کر دیا اور وہ ان لوگوں کے ہاتھوں مارے گئے ہوں گے"...... ریکھا نے کہا۔

"لیکن جب تم نے کال کی تھا تو چھمن داس نے کیسے فون اٹنڈ کر لیا تھا"...... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ یقیناً عمران خود ہو گا۔ اس کے لئے کسی کی آواز اور لہجے کی نقل کر لینا مشکل نہیں ہے اور ویسے بھی میں چھمن داس کی آواز تو پہچانتی نہیں۔ اس لئے اگر وہ نہ بھی بول رہا ہوتا تو مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ اب یہ سوچو کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ شاگل بھی یہاں موجود ہے اور ہم بھی۔ اور شاگل کے مخبر ہمارے آدمیوں میں موجود ہیں۔ اس لئے اب کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے کہ شاگل تک معاملات کی بھنک بھی نہ پہنچے اور ہم کامیاب ہو جائیں"...... ریکھا نے کہا۔

"ریکھا میرا خیال ہے کہ ہمارے سامنے اب دو صورتیں رہ گئی ہیں"...... کاشی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سی"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

"ایک تو یہ کہ ہم شاگل کو ہلاک کر دیں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کاشی۔ کیا کہہ رہی ہو"۔ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں کیونکہ شاگل نے باز نہیں آنا اور ہم آپس میں لڑتے رہ جائیں گے اور پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری تباہ کر کے واپس پاکیشیا بھی پہنچ جائیں گے"...... کاشی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ریکھا کے چہرے پر سنجیدگی کی تہہ چڑھتی چلی گئی۔

"لیکن اس کے باوجود یہ سوچنا کہ شاگل کو ہلاک کر دیا جائے حماقت ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"تو پھر دوسری صورت سامنے آتی ہے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"دوسری صورت کیا"...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

"لیبارٹری سیکر صحرا کے اندر رشما کے مقام پر ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ شاگل لاکھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کی کوشش کرے لیکن عمران اور اس کے ساتھی بہرحال رشما پہنچ ہی جائیں گے اور ہم وہاں چونکہ پہلے سے تیار ہوں گے اس لئے ہم آسانی

سے ان کا شکار کھیل لیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم وہاں ریگستان میں خیمے لگا کر رہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"ہم لیبارٹری کے اندر سیکورٹی چیکنگ کے لئے رہ سکتے ہیں"۔ کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ صدر صاحب نے یہ مشن شاگل کے ذمے لگایا ہے۔ ہم تو اپنے طور پر علیحدہ کام کر رہے ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"تو پھر آخری صورت یہی ہے کہ وہاں سے کچھ فاصلے پر واقعی خیمے لگا کر رہا جائے"...... کاشی نے کہا۔

"پانی کہاں سے حاصل کریں گے۔ نہیں کاشی۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہمیں بہرحال بانڈا میں رہ کر سب کچھ کرنا پڑے گا"۔ ریکھا نے کہا۔

"تو پھر سمجھ لو کہ سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی دونوں ناکام رہیں گی اور پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری تباہ کر دیں گے"...... کاشی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ پھر کیوں نہ صدر صاحب سے بات کی جائے۔ شاید وہ اجازت دے دیں"...... ریکھا نے کہا۔

"تم نے پہلے بھی پرائم منسٹر سے بات کر کے مشن حاصل کیا تھا۔ اب بھی ان سے بات کرو۔ ویسے وہ خود بھی اجازت دے سکتے ہیں"...... کاشی نے کہا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ واقعی یہ بہترین منصوبہ ہے"۔ ریکھا نے مسرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کون سا منصوبہ"...... کاشی نے چونک کر پوچھا۔

"سیکر صحرا کے ایک طرف بانڈا ہے جبکہ دوسرے کنارے پر شہر سیرام ہے اور سیرام سے رشما کا فاصلہ نسبتاً بانڈا سے کم ہے۔ اگر ہم سیرام میں اپنا اڈہ بنا لیں اور بار کس ریز کی مدد سے رشما کو چیک کرتے رہیں تو جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں ہم گن شپ ہیلی کاپٹروں کی مدد سے ان پر اچانک حملہ کر دیں۔ اس طرح ہم آسانی سے اس صحرا میں ان کا شکار کھیل سکیں گے"۔ ریکھا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ بار کس ریز چونکہ بالائی فضا میں رہتی ہیں اس لئے یہ لوگ انہیں چیک بھی نہ کر سکیں گے ویری گڈ۔ یہ واقعی بے حد شاندار منصوبہ ہے"...... کاشی نے کہا۔

"بس ایک خامی ہے اس میں کہ ہم شاگل کو فری ہینڈ دے دیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بانڈا میں ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے اور ہم بیٹھے ان کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں"۔ ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو بہرحال ہمیں برداشت کرنا پڑے گی اور مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی طرح بھی شاگل کے بس کا روگ نہیں ہیں اس لئے وہ لازماً رشما پہنچ جائیں گے"...... کاشی نے

کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم گوپال کو شاگل کے کیمپ میں بھجوا دیں۔ وہ وہاں سے اپنے مطلب کے کسی بھی آدمی کو ختم کر کے اس کے میک اپ میں وہاں رہ سکتا ہے۔ اس طرح ہمیں ساتھ ساتھ اصل صورت حال کا علم ہوتا رہے گا"...... ریکھا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے ریکھا۔ کیپٹن چوپڑہ جو یہاں کا انچارج ہے۔ وہ ہمارا مخبر ہو سکتا ہے اگر ہم چاہیں تو"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا چوپڑہ تمہیں پسند کرتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"پسند کا لفظ اس کے لئے چھوٹا ہے۔ وہ میرے اشارے پر آنکھیں بند کر کے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے چھلانگ لگا سکتا ہے۔ یہ تو میں اسے لفٹ نہیں کراتی"...... کاشی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہاری اس سے ملاقات کہاں ہوتی ہے۔ مجھے تو آج تک علم ہی نہیں ہوا"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میرا ہمسایہ ہے"...... کاشی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اس سے بہتر آدمی بھلا اور کیسے مل سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم بے فکر ہو جاؤ۔ میں سیرام میں تمام انتظامات کے ساتھ ساتھ کیپٹن چوپڑہ کو بھی سیٹ کر لوں گی"۔ کاشی نے کہا اور ریکھا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

بانڈا کے ایک مکان کے کمرے میں شاگل بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا نظر آرہا تھا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا اور پھر چند لمحے رک کر دوبارہ ٹہلنے لگ جاتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاید تھک کر میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن بے چینی اس کے انگ انگ سے ظاہر ہو رہی تھی۔ اس کی نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھ رہی تھیں اور پھر اچانک دروازہ کھلا اور کیپٹن چوپڑہ اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ جلدی بتاؤ۔ اتنی دیر کیوں لگا دی تم نے نانسنس"۔ شاگل نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ حتمی رپورٹ جب تک نہ مل جاتی میں کیسے آپ کو بتا سکتا تھا"...... کیپٹن چوپڑہ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا جلدی بتاؤ۔ کیا ہے حتمی رپورٹ۔ مر گئے ہیں وہ شیطان یا

نہیں"...... شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ بچ گئے ہیں اور اب غائب ہیں"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا تو شاگل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے پہلے ہی معلوم تھا۔ اگر یہ شیطان اتنی آسانی سے مر سکتے۔ تو نجانے اب تک کتنی بار مر چکے ہوتے۔ بہرحال تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے"...... شاگل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کیپٹن چوپڑہ کی بات سن کر اسے بے حد اطمینان ہو گیا ہو اور اس کی تمام بے چینی ختم ہو گئی ہو۔

"جناب۔ جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق پاور ایجنسی کے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا اور انہیں ایک عمارت میں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دیا۔ ان کا پروگرام تھا کہ وہ مادام ریکھا کو اطلاع دیتے اور مادام ریکھا وہاں پہنچ کر انہیں ہلاک کر دیتی اور پھر وہیں سے وہ صدر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کو ان کی ہلاکت کی اطلاع دیتی لیکن منصوبے کے مطابق ہمارے آدمیوں نے لچھمن داس کی سرکردگی میں اپنا کام شروع کر دیا اور انہوں نے اچانک پاور ایجنسی کے آدمیوں پر فائر کھول دیا اور وہ سب مارے گئے لیکن ہمارے بھی دو آدمی ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد لچھمن داس اور اس کا ساتھی اس عمارت میں گئے جہاں یہ لوگ بے ہوش اور بندھے ہوئے تھے۔ لچھمن داس نے مجھے سپیشل فون پر رپورٹ دے دی تھی لیکن اس کے بعد لچھمن داس کی طرف

سے کوئی کال نہ آئی۔ ہم وہاں جا نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے پاور ایجنسی میں اپنے خاص آدمی گوپال سے رابطہ کیا تو گوپال نے بتایا کہ مادم ریکھا نے وہاں کال کیا تو وہاں سے ہمارے آدمی لچھمن داس نے کال اٹنڈ کی اور اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کے متعلق بتایا جس پر مادام ریکھا سمجھ گئی کہ ہم نے اس کے شکار پر قبضہ کر لیا ہے چنانچہ انہوں نے گوپال کو گن شپ ہیلی کاپٹر پر وہاں بھیجا۔ گوپال ہمارا آدمی تھا اس نے مجھے یہ بات بتائی تو میں نے اسے ہدایات دے دیں کہ اگر تو عمران اور اس کے ساتھی وہاں زندہ یا مردہ موجود ہوں تو وہ مجھے اطلاع دے اور اگر غائب ہوں تو وہاں انہیں تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر کے واپس آئے لیکن پہلے مجھے اطلاع دے بعد میں ریکھا کو۔ اور اس نے ابھی اطلاع دی ہے کہ وہاں لچھمن داس اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں اور پاکیشیائی ایجنٹ غائب تھے۔ ان کی جیپیں بھی غائب تھیں اور پاور ایجنسی کے بھی سب آدمی مارے گئے ہیں جس پر اس نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کی اور پھر ایک پرانے قلعے میں اسے ان ایجنٹوں کی دونوں جیپیں کھڑی نظر آ گئیں۔ اس نے دونوں جیپیں میزائل فائر کر کے تباہ کر دیں اور پھر قلعے کے ارد گرد مشین گنوں کی فائرنگ اور میزائل فائر کر کے وہ واپس آ گیا ہے یہ لوگ اسے کہیں نظر نہیں آئے"...... کیپٹن چوپڑہ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہوا کہ وہ اسے نظر نہیں آئے ورنہ کریڈٹ پھر بھی پاور ایجنسی کو ہی جاتا۔ اب ہم خود ان کا شکار کھیلیں گے اور سنو۔ اب ہم نے خود آگے بڑھ کر ان کا شکار کھیلنا ہے۔ میں یہاں چوہے کی طرف بل میں گھس کر بیٹھنے کے لئے نہیں آیا۔ سمجھے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ وہ لوگ یہاں پہنچیں گے تب ہی ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ وہاں صحرا میں تو انہیں تلاش کیا جانا مشکل ہے"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"نانسنس۔ کیا وہ یہاں آ کر تمہیں اپنی آمد کی باقاعدہ اطلاع دیں گے۔ ہمیں انہیں تلاش کرنا ہو گا۔ وہ انسان نہیں شیطان ہیں ورنہ ہم یہاں بیٹھے رہ جائیں گے اور وہ لیبارٹری تباہ کر کے واپس پاکیشیا بھی پہنچ جائیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ وہ بانڈا میں جس انداز میں بھی داخل ہوں ہم سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ بانڈا میں داخلے کے دو راستے ہیں اور دونوں راستوں پر میں نے چیکنگ کا معقول انتظام کر رکھا ہے"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"اور اگر وہ بانڈا میں داخل ہونے کی بجائے براہ راست سیکر میں داخل ہو گئے پھر"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ ان کی جیپیں تباہ ہو چکی ہیں۔ اب یا تو وہ پیدل آئیں گے یا پھر کسی اسمگلر کی جیپ چھین کر آئیں گے اور میں نے یہاں

ایسے انتظام کر رکھے ہیں کہ جیسے ہی وہ کسی کی جیپ چھینیں گے مجھے
اطلاع مل جائے گی اور پھر اس جیپ کو آسانی سے نشانہ بنایا جا سکے
گا"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔
"مجھے کچھ نہیں معلوم۔ مجھے ان کی لاشیں چاہئیں اور سنو۔ انہوں
نے یقیناً بانڈا میں اپنی رہائش کا کوئی نہ کوئی انتظام پہلے سے کر رکھا
ہو گا۔ اس رہائش گاہ کا اگر سراغ لگ جائے تو ہم آسانی سے ان پر
ہاتھ ڈال سکتے ہیں"...... شاگل نے اچانک آگے کی طرف جھکتے ہوئے
کہا۔
"بانڈا شہر میں دو گروپ ایسے ہیں جو انہیں رہائش گاہیں اور اسلحہ
دے سکتے ہیں اور ان دونوں گروپس کے چیفس سے میری بات ہو
چکی ہے۔ وہ مجھے اطلاع کر دیں گے"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا اور
ابھی اس نے بات ختم ہی کی تھی کہ اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی
آواز سنائی دی تو شاگل اور کیپٹن چوپڑہ دونوں بے اختیار چونک
پڑے۔ کیپٹن چوپڑہ نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا
سا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی
نکل رہی تھی۔ کیپٹن چوپڑہ نے اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ گنپت کالنگ۔ اوور"...... ایک سخت سی مردانہ
آواز سنائی دی۔
"چوپڑہ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کیپٹن چوپڑہ نے جواب دیا۔
"مسٹر چوپڑہ۔ دارالحکومت سے ایک پارٹی نے یہاں بانڈا میں

ایک رہائش گاہ بک کرائی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے صحرا میں چلنے
والی دو جیپیں اور خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی طلب کیا ہے۔ آپ سے
چونکہ معاہدہ ہو چکا ہے اس لئے میں نے آپ کو اطلاع دے دی ہے۔
اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ٹھیک ہے۔ رہائش گاہ کا پتہ بتا دو بس۔ اوور"...... چوپڑہ نے
کہا تو دوسری طرف سے پتہ بتا دیا گیا۔
"تمہارا معاوضہ تمہیں مل جائے گا گنپت۔ بے فکر رہو۔
اوور اینڈ آل"...... چوپڑہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بکنگ ہوئی ہو گی۔
تم وہاں پہلے ہی خفیہ آلات لگا دو"...... شاگل نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔
"باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں وہاں انتہائی خفیہ طور پر مکمل
بلاسٹنگ سسٹم بھی نصب کر دوں گا۔ اس طرح ہم دور سے صرف
ایک بٹن پریس کر کے اس پوری بلڈنگ کو ہی بلاسٹ کر دیں
گے"۔ چوپڑہ نے جواب دیا۔
"ویری گڈ۔ اب باقی کسی جگہ انہیں روکنے کی ضرورت نہیں۔
اس رہائش گاہ پر ہی ساری توجہ دو"...... شاگل نے کہا۔
"یس باس"...... چوپڑہ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"سنو۔ اس ریکھا کے سلسلے میں کیا رپورٹ ہے"...... شاگل نے

کہا۔

"ابھی تک وہ یہاں بانڈا میں ہی ہیں۔ میں نے گوپال کے ذمے لگا رکھا ہے کہ کوئی بھی خاص بات ہوتے ہی مجھے اطلاع مل جائے گی"...... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"اس ریکھا تک کسی بھی صورت اس رہائش گاہ کے بارے میں اطلاع نہیں پہنچنی چاہئے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھتا ہوں۔آپ بے فکر رہیں"...... چوپڑہ نے کہا اور پھر شاگل کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ کمرے سے باہر چلا گیا اور شاگل نے بے اختیار اطمینان بھرے انداز میں اپنی پشت کرسی کی ٹیک سے لگا دی۔ اس رہائش گاہ والا آئیڈیا اسے پسند آیا تھا اور اسے یقین تھا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے بانڈا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں سمٹ کر اکٹھی بیٹھی تھیں جبکہ عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں سمٹ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ جیپ صفدر اور تنویر اس مکان سے لے آئے تھے جہاں سیٹلائٹ سنٹر تھا۔

"عمران صاحب۔ بانڈا تو چھوٹا سا شہر ہے۔ وہاں رہائش گاہ کیسے حاصل کی جائے گی۔ وہاں شاگل اور ریکھا دونوں پہلے سے موجود ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"صرف رہائش گاہ سے ہی کام نہیں چلے گا۔ ہمیں سیکر صحرا میں جانے کے لئے خصوصی جیپیں، دیگر سامان اور پھر لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی اسلحہ بھی چاہئے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر اس کا آپ نے کیا بندوبست کیا ہے"۔...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کام تمہارے چیف کے ذمے ہے۔ اس نے یقیناً فارن ایجنٹ ناٹران کے ذمے لگا دیا ہو گا اور ہم اس سے معلوم کر لیں گے۔ اس جیپ میں ٹرانسمیٹر نصب ہے"۔...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر جب مسلسل سفر کرتے کرتے وہ بانڈا شہر کے قریب پہنچ گئے تو عمران نے جیپ کا رخ موڑا اور اسے ریگستان میں لے جا کر ایک ٹیلے کی اوٹ میں روک دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ میں نصب ٹرانسمیٹر کو آن کیا اور اس پر ناٹران کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہماری کال کیچ نہ ہو جائے"۔...... صفدر نے کہا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ جیپ ہماری نہیں ہے اور ناٹران کی فریکونسی چیک نہیں ہو سکتی"۔...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ناٹران کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بی کالنگ اوور"۔...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن اس نے لہجہ بدل لیا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ مخصوص فریکونسی کی وجہ سے کال چیک نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔

"یس۔ این اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔...... چند لمحوں بعد ناٹران کی آواز سنائی دی۔ اور اس نے بھی لہجہ بدل لیا تھا لیکن عمران اس کی آواز پہچان گیا تھا۔

"ہم میزبان گھرانے کے قریب پہنچ گئے ہیں لیکن ہمارے استقبال کے لئے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ اس کی وجہ۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے استقبال اور دعوت کے تمام انتظامات کنگز نے سنبھال لئے ہیں۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ وہ جلد ہی آپ تک پہنچ جائیں گے۔ اوور"۔...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"۔...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عجیب عجیب کوڈ بناتے رہتے ہو۔ بہرحال اب ہم نے کہاں جانا ہے"۔...... جولیا نے کہا۔

"جیپ ہمیں پہلے ہی چھوڑنی ہو گی۔ کیونکہ شاگل کے آدمی ہمارے استقبال کے لئے موجود ہیں اور ہم نے چکر کاٹ کر شمال کی طرف سے بانڈا میں داخل ہونا ہے۔ شمال کی طرف ایک مکان ہے جس پر تاج بنا ہوا ہے ہماری رہائش وہی ہو گی اور وہاں اسلحہ اور دوسری چیزیں بھی موجود ہیں"۔...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کوڈ میں ناٹران نے یہ سب بتا دیا ہے۔ حیرت ہے"۔

جولیانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بڑا آسان سا کوڈ ہے۔ استقبال کا مطلب شاگل اور دعوت کا مطلب تمام سہولیات کی فراہمی اور کنگز کا مطلب ایسی جگہ جس کا تعلق کنگ سے ہے"....... عمران نے جیپ کو آگے بڑھا کر دوبارہ سڑک پر لے آتے ہوئے کہا اور جواب میں سب صرف مسکرا دیئے کیونکہ ظاہر ہے یہ کوڈ عمران کے لئے تو آسان ہو سکتے تھے لیکن ان کے لئے نہیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے جیپ کو سڑک سے ہٹا کر ایک بار پھر ریگستان کی طرف موڑ دیا اور پھر ایک اونچے ٹیلے کے پیچھے لے جا کر اس نے جیپ روک دی۔

" آؤ۔ اب یہاں سے آگے پیدل جانا ہو گا اور وہ بھی ریگستان میں چل کر"....... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ کو وہیں چھوڑ کر پیدل آگے بڑھتے چلے گئے۔ سڑک اب انہیں نظر نہیں آ رہی تھی لیکن ان کی رہنمائی عمران کر رہا تھا اور عمران کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا آلہ تھا جس میں موجود سوئی شاید اس کی رہنمائی کر رہی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ریگستان میں پیدل چلنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھ مڑے اور پھر دوسری سمت میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور آبادی کے آثار دکھائی دینے لگے لیکن آبادی ریگستان کے قریب کافی کم تھی۔ مکانات کے درمیان کافی فاصلہ تھا اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے اس مکان کو بھی تلاش کر لیا جس پر ڈیزائن کے طور پر

تاج بنایا گیا تھا۔ مکان کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے اس پر دستک دی تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

" مہمان"....... عمران نے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ آپ۔ آیئے"....... اس نے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا۔ یہ خاصا کھلا اور وسیع مکان تھا اور اس کے اندر ایک بڑی سی ریت میں چلنے والی خصوصی جیپ موجود تھی۔ پھاٹک کھولنے والا ان کے بعد اندر داخل ہوا اور اس نے پھاٹک بند کر دیا۔

" آیئے میرے ساتھ"....... اس نوجوان نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک تہہ خانے میں لے آیا۔ یہ خاصا بڑا تہہ خانہ تھا۔

" میرا نام عبدالجبار ہے جناب"....... اس نوجوان نے تہہ خانے میں پہنچتے ہی کہا۔

" ناٹران کی طرف سے کوئی پیغام"....... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ میں ٹیپ لے آتا ہوں"....... عبدالجبار نے کہا اور سائیڈ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈ نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"کافی کا بندوبست ہے یہاں"...... عمران نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... عبدالجبار نے جواب دیا۔

"کافی بنا لاؤ"...... عمران نے کہا تو عبدالجبار سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور باہر چلا گیا۔

"کیا ہم یہاں پوری طرح محفوظ ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ کافی پی لیں۔ پھر نگرانی کا پروگرام بنائیں گے۔ یہاں دو ایجنسیاں موجود ہیں اور یہ چھوٹا سا شہر ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ ٹیپ سے ناٹران کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ٹیپ سنتے رہے۔ کافی دیر بعد جب ٹیپ ختم ہو گئی تو عمران نے ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"ناٹران نے ان دونوں ایجنسیوں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا حالانکہ اسے ان کے بارے میں وضاحت کرنی چاہئے تھی"...... جولیا نے کہا۔

"وہ سمجھتا ہے کہ ہمارا ٹارگٹ دونوں ایجنسیاں نہیں ہیں بلکہ لیبارٹری ہے۔ اس لئے اس نے لیبارٹری کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے کے ساتھ ساتھ مخصوص اسلحہ اور دیگر ضروری سامان کے بارے میں تفصیل بتائی ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے عبدالجبار اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھا رکھی تھی جس میں کافی کی پیالیاں

موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی ان سب کے سامنے رکھ دی۔

"آپ نے باس کا پیغام سن لیا ہے۔ باس کا حکم تھا کہ اس کے علاوہ آپ جو پوچھنا چاہیں وہ مجھ سے پوچھ سکتے ہیں"...... عبدالجبار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم یہیں کے رہنے والے ہو"...... عمران نے اسے ایک خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہ میرا آبائی وطن ہے۔ ویسے اب کافی عرصہ سے میں دارالحکومت شفٹ ہو چکا ہوں"...... عبدالجبار نے جواب دیا۔

"یہاں کافرستان سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے موجود ہیں۔ کیا تمہارے باس نے تمہیں اس بارے میں بریف کیا ہے"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں نے اس سلسلے میں کافی کام کیا ہے۔ میں سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی دونوں کے آدمیوں کو نہ صرف اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ دارالحکومت میں بھی باس نے دونوں ایجنسیوں میں میرے ذریعے سیٹ اپ رکھا ہوا ہے۔ اس لئے باس نے یہ ٹاسک بھی میرے ذمے لگایا تھا"...... عبدالجبار نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ پاور ایجنسی میں میرا مخبر موجود ہے اس نے خصوصی

ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ یہاں سے جا رہے ہیں"۔ عبدالجبار نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر کہاں چلے گئے ہیں یہ لوگ"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ پاور ٦ ایجنسی سیکر صحرا کے دوسرے کنارے پر واقع شہر سیرام شفٹ ہو گئی ہے۔ وہ وہاں سے سیٹلائٹ کے ذریعے سیکر میں واقع علاقہ رشما کی نگرانی کریں گے کیونکہ لیبارٹری رشما کے علاقے میں موجود ہے اور جب آپ وہاں پہنچیں گے تو وہ اچانک آپ پر حملہ کر دیں گے"...... عبدالجبار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنا فاصلہ ہو گا سیرام کا رشما سے"...... عمران نے کہا۔

"تقریباً پچاس کلو میٹر ہو گا جبکہ بانڈا سے رشما کا فاصلہ سو کلو میٹر سے کم نہیں ہو گا"...... عبدالجبار نے کہا۔

"کیا تم نے رشما کا علاقہ دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں پیدا وہیں گاؤں میں ہی ہوا تھا۔ پھر گاؤں ختم کر دیا گیا اور ہم لوگ بانڈا شفٹ ہو گئے تھے"...... عبدالجبار نے جواب دیا۔

"گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ کیپٹن چوہڑہ کے پاس کتنے آدمی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ تعداد کے بارے میں تو نہیں بتا سکتا البتہ وہاں موجود میرے آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بھی یہاں پہنچ چکا ہے اور انہیں اس مکان کے بارے میں اطلاع مل چکی تھی جو پہلے باس نے بک کرایا تھا اور انہوں نے اس کے اندر فوری طور پر چیکنگ آلات اور بلاسٹنگ سسٹم بھی نصب کر دیا تھا تاکہ جیسے ہی آپ لوگ وہاں پہنچیں وہ اس مکان کو ہی بلاسٹ کر دیں۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں نے باس کو آگاہ کر دیا تو باس نے انہیں ڈاج میں رکھنے کے لئے اس مکان کی بکنگ کینسل نہیں کرائی اور میرے ذریعے یہ مکان حاصل کر لیا تھا اور آپ کو یہاں کے بارے میں اطلاع دے دی گئی جبکہ شاگل اور اس کے ساتھی اس مکان میں آپ کے پہنچنے کا انتظار کر رہے ہوں گے"...... عبدالجبار نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اب اگر ہم ان سے ٹکرائے بغیر رشما جانا چاہیں تو ہمیں کونسا راستہ اختیار کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں۔ میں آپ کی جیپ کو ایسے راستے سے لے جاؤں گا کہ سیکرٹ سروس کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ لمبا چکر کاٹنا پڑے گا لیکن ہم ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے"...... عبدالجبار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر ہم رشما جانے کی بجائے سیرام جانا چاہیں تب"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے تو آپ کو سیکر کا پورا صحرا کراس کرنا ہو گا"۔ عبدالجبار نے کہا۔

"کوئی متبادل راستہ"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ متبادل راستہ بھی ہے۔ وہ صحرا کی سائیڈ سے ہو کر اس کے گرد چکر کاٹ کر سیرام جاتا ہے اور یہ اس قدر طویل ہے کہ اگر آپ مسلسل بھی جیپ پر سفر کریں تب بھی ایک ہفتے سے پہلے سیرام نہیں پہنچ سکتے"...... عبدالجبار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس سیٹلاٹ کے بارے میں کوئی اطلاع مل سکتی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس میں نصب مشینری کے بارے میں تفصیلات"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میرے پاس تو ایسا کوئی انتظام نہیں ہے"۔ عبدالجبار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور کھانا وغیرہ تیار کراؤ۔ ہم اس بارے میں بعد میں فیصلہ کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو عبدالجبار سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔

"عبدالجبار نے انتہائی تفصیلی معلومات مہیا کی ہیں۔ اس سے گفتگو کے بعد جو نقشہ بنتا ہے۔ اس کے مطابق سیکر کے تقریباً درمیان میں رشما کا علاقہ ہے جہاں ریت کے نیچے خفیہ لیبارٹری ہے۔ سیکر صحرا کے دونوں کناروں پر دو شہر ہیں۔ اس طرف بانڈا ہے جہاں ہم موجود ہیں اور دوسری طرف سیرام ہے جہاں پاور ۶ ایجنسی موجود ہے اور پاور ۶ ایجنسی سیٹلائٹ کے ذریعے نگرانی کرا رہی ہے اور

یقیناً سیکرٹ سروس نے بھی ایسا ہی کوئی انتظام کر رکھا ہوگا شاگل بذات خود یہاں موجود ہے اور شاگل کو معلوم ہے کہ ہم بانڈا میں رہنے کے لئے نہیں آئیں گے بلکہ ہم جلد از جلد رشما پہنچنے کی کوشش کریں گے اور رشما پہنچنے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو جیپ کے ذریعے اور دوسرا ہیلی کاپٹر کے ذریعے۔ ہیلی کاپٹر یہاں موجود نہیں ہے۔ جیپ کے ذریعے ہمیں سو کلو میٹر کا فاصلہ ریگستان میں طے کرنا پڑے گا اور سیٹلائٹ کے ذریعے اس جیپ کو انتہائی آسانی سے مارک کیا جا سکتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ اس کی تباہی کا بھی کوئی انتظام کر لیا گیا ہو اور اگر ہم رشما پہنچ بھی جائیں تو سیرام سے ہماری چیکنگ ہو رہی ہو گی اور جس طرح پہلے پاور ۶ ایجنسی نے مالتا گاؤں میں اسمگلروں کو چیک کرنے کے سیٹلائٹ، سیٹ اپ کو استعمال کر کے ہم پر حملہ کیا تھا اسی طرح اب بھی ہو سکتا ہے اور لیبارٹری کی تباہی کے لئے بہرحال ہمیں وہاں کچھ وقت گزارنا ہوگا۔ اب اس نقشے کو سامنے رکھ کر تم سوچو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے" عمران نے کہا۔

"بڑا آسان طریقہ ہے۔ اس میں سوچنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے اور شاگل کی عادت میں جانتا ہوں۔ وہ ہیلی کاپٹر کے علاوہ طویل سفر کرنے کا عادی نہیں ہے۔ اس لئے ہم فوری طور پر سیکرٹ سروس کو گھیر لیں۔ ان کا خاتمہ کر کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے سیدھے سیرام پہنچ جائیں۔ وہاں پاور ۶ ایجنسی کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔ اس

کے بعد اطمینان سے رشما میں کام ہو سکتا ہے"...... تنویر نے فوراً ہی اپنی رائے دیتے ہوئے کہا۔

"تجویز اچھی ہے"۔ صفدر نے فوراً ہی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہیں ہے"...... جولیا نے بھی تائید کر دی تو تنویر کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔ پھر صالحہ اور کیپٹن شکیل نے بھی چند لمحوں بعد اس تجویز کی کھل کر تائید کر دی لیکن عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"تم کیوں خاموش ہو۔ کیا تمہیں تجویز پسند نہیں آئی"...... جولیا نے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے لیکن اس میں تین باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو یہ آئیڈیا کہ شاگل کے اڈے پر ہیلی کاپٹر موجود ہونا۔ دوسرا یہ کہ شاگل کے اڈے کو جب تباہ کیا جائے گا تو سیکرٹ سروس کے سارے افراد وہاں اکٹھے ہوں اور تیسری بات یہ کہ وہ لوگ آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اب یہاں بیٹھے رہنے سے تو مشن مکمل نہیں ہو سکتا"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کی بات سن کر میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ کیا"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"ہم سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کی بجائے خاموشی سے سیرم پہنچ

کر پاور ایجنسی کا خاتمہ کر دیں اور پھر رشما پر حملہ کر دیں۔ سیکرٹ سروس یہاں یقیناً ہماری راہ تکتی رہ جائے گی اور ویسے بھی اصل خطرہ پاور ایجنسی سے ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"سیرام پہنچنے میں ہمیں ڈیڑھ ہفتہ لگ جائے گا اور اتنا وقت ہمارے پاس نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تم بتاؤ۔ تمہارے ذہن میں کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم یہاں کسی سے الجھے بغیر رشما جائیں گے اور پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہمارا اصل ٹارگٹ لیبارٹری ہے نہ ہمارا مشن سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے اور نہ ہی ہمارا مشن پاور ایجنسی سے ٹکرانا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں ہمارے تحفظ کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا محافظ ہے۔ ہم خود کیا کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب نے عمران کی تجویز کی تائید کر دی حتیٰ کہ تنویر نے بھی اس کی تائید کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد عبدالجبار نے کھانا لگا دیا اور ان سب نے کھانا کھایا اور اس کے بعد کوٹھی میں موجود اسلحہ اور دیگر سامان اٹھا کر انہوں نے جیپ میں رکھا اور عبدالجبار کو ساتھ لے کر وہ اس جیپ میں سوار ہو کر اس کوٹھی سے باہر نکلے اور سیکر صحرا کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عبدالجبار خود ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا اور اس کا اعتماد بتا رہا تھا کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو سیکرٹ سروس کی نظروں میں آئے بغیر رشما پہنچا دے گا۔

شاگل کی نظریں کمرے کے دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی بانڈا میں داخل ہو چکے ہیں کیونکہ ایک خالی جیپ اس کے آدمیوں کو ہیلی کاپٹر کے سروے کے دوران ریگستان میں ایک ٹیلے کی اوٹ میں کھڑی مل گئی تھی اور پھر شہر کے شمال کی طرف رہنے والے ایک آدمی نے یہ اطلاع بھی دی تھی کہ ریگستان سے دو عورتوں اور چار مردوں کو ریگستان سے نکل کر شہر میں داخل ہوتے اس نے دیکھا ہے اور شاگل فوراً سمجھ گیا تھا کہ یہی عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ لیکن جو مکان انہوں نے بک کرایا تھا اور جہاں کیپٹن چوپڑہ نے شاگل کی ہدایت پر چیکنگ آلات اور بلاسٹنگ نظام نصب کر دیا تھا وہ ابھی تک خالی تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں نہیں پہنچے تھے اس لئے اس کے آدمی اب انہیں ٹریس کرنے میں لگے ہوئے تھے لیکن کافی دیر

گزر گئی تھی اور کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی۔ پاور ایجنسی کے بارے میں بھی اس کے مخبر نے اطلاع پہنچا دی تھی کہ مادام ریکھا اور کاشی اپنے آدمیوں سمیت بانڈا چھوڑ کر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سیرام شفٹ ہو گئی ہے اور وہ اس وقت عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کریں گے جب وہ لیبارٹری تباہ کرنے رشما پہنچیں گے لیکن شاگل نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار یہاں بانڈا میں ہی کھیلے گا اور کسی قیمت پر انہیں رشما نہیں پہنچنے دے گا۔ اس نے دارالحکومت سے خصوصی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اپنے مزید آدمی منگوا لئے تھے اور نہ صرف آدمی بلکہ اس نے سیکر کی سرحد پر موجود ایک اونچے مکان کی چھت پر ایسے آلات بھی نصب کرا دیئے تھے کہ ریگستان میں داخل ہونے والا کوئی فرد یا جیپ نظروں سے اوجھل نہ ہو سکے لیکن کسی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی۔ اس لئے شاگل بے چین ہو رہا تھا لیکن ظاہر ہے اسے بہرحال کسی نہ کسی اطلاع کی ضرورت تھی۔ اس کے بغیر وہ حرکت میں نہ آ سکتا تھا۔

"یہ لوگ آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سامنے پڑے ہوئے خصوصی وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ

سروس"۔ شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مان سنگھ بول رہا ہوں باس۔ پوائنٹ ون سے۔ ایک جیپ سیکر میں داخل ہوئی ہے۔ اس کا رخ شمال کی طرف ہے"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس جیپ میں کون سوار ہیں"...... شاگل نے چیخ کر کہا۔

"باس۔ اس میں دو عورتیں اور پانچ مرد سوار ہیں لیکن یہ جیپ جس جگہ سے صحرا میں داخل ہوئی ہے وہ ہماری گن رینج سے باہر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اسے نظروں میں رکھو۔ میں ہیلی کاپٹر پر خود آ رہا ہوں"۔ شاگل نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھا اور دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ہیلی کاپٹر میں سوار فضا میں موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ اور اس کے علاوہ دور مار میزائل گنوں سے مسلح دو افراد موجود تھے۔ شاگل سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر اس نے آن کر رکھا تھا جس کا رابطہ مان سنگھ سے ہو گیا تھا اور اب مان سنگھ کی نشاندہی پر ہیلی کاپٹر صحرا کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا تاکہ اس جیپ کو مارک کر سکے۔ اس نے ایک طاقتور دوربین آنکھوں سے لگا رکھی تھی البتہ اس کی ہدایت پر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کی بلندی اتنی رکھی تھی کہ نیچے سے ان پر فائرنگ نہ ہو سکے اور پھر تھوڑی دیر بعد شاگل کو دور صحرا میں

دوڑتی ہوئی ایک بڑی سی جیپ کسی کھلونے کی طرح نظر آنے لگی۔ جیپ چونکہ خصوصی طور پر ریت پر چلنے کے لئے تیار کی گئی تھی اس لئے وہ ریت میں خاصی تیز رفتاری سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔

"ہونہہ۔ اب آئے ہیں قابو"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نظر آ رہی ہے جیپ"...... شاگل نے مڑ کر عقب میں بیٹھے ہوئے دور مار میزائل گن برداروں سے کہا۔

"یس سر"...... دونوں نے جواب دیا۔

"سنو۔ اپنی گنیں تیار کر لو۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر کو غوطہ دے گا۔ جیسے ہی یہ جیپ رینج میں آئے تم نے فائر کھول دینا ہے۔ سمجھے"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... دونوں نے جواب دیا۔

"پائلٹ۔ تم نے خیال رکھنا ہے کہ نیچے سے ہیلی کاپٹر پر کوئی فائرنگ نہ ہو سکے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بس آج ان شیطانوں کا اس ریگستان میں خاتمہ کر دو"۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوربین ایک بار پھر آنکھوں سے لگا لی۔ دوسرے لمحے پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے غوطہ دیا اور ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک عقبی طرف بیٹھے ہوئے دونوں آدمیوں نے نیچے دوڑتی ہوئی جیپ پر دونوں اطراف سے فائر کھول دیئے اور دوسرے لمحے میزائل

سیدھے اس دوڑتی ہوئی جیپ سے ٹکرائے اور اس کے ساتھ جیپ
کے پرخچے اڑ گئے۔ ہر طرف ریت اور دھواں سا پھیل گیا جبکہ پائلٹ
نے تیزی سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھا لیا تھا۔
"وہ مارا۔ اب یہ نہیں بچ سکتے"...... شاگل نے انتہائی مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"اب ہیلی کاپٹر نیچے اتارنا ہے باس"...... پائلٹ نے کافی بلندی
پر لے جا کر ہیلی کاپٹر کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ لیکن جیپ سے کافی فاصلے پر اتارنا۔ ان لوگوں کا کوئی پتہ
نہیں کہ یہ مرے بھی ہیں یا نہیں"...... شاگل نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی اور اس کی
نظریں اب اس جگہ پر جمی ہوئی تھیں جہاں ہر طرف ریت پر جیپ
کے پرزے بکھرے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے لیکن کہیں
کوئی لاش یا اس کا کوئی حصہ نظر نہ آ رہا تھا۔
"یہ کیسے ممکن ہے کہ دوڑتی ہوئی جیپ تباہ ہوئی ہو اور اس کا
کوئی سوار مرا نہ ہو"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اس
سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا پائلٹ نے کافی فاصلے پر ہیلی کاپٹر
ریت پر اتار دیا۔
"جاؤ اور جا کر چیک کر کے آؤ"...... شاگل نے ہیلی کاپٹر سے نیچے
اترتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر سوائے پائلٹ کے دونوں
افراد تیزی سے دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں جیپ کے

پرزے بکھرے ہوئے تھے۔ شاگل ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔
البتہ کبھی کبھی وہ اس طرح گھبرا کر ادھر ادھر نگاہیں دوڑا لیتا جیسے
اسے خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے کہیں سے اس پر حملہ ہو سکتا ہے لیکن
ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گن بردار ریت
پر دوڑتے ہوئے واپس آئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے
تاثرات نمایاں تھے۔
"جناب۔ وہاں کوئی لاش نہیں ہے۔ یہ تو لگتا ہے کہ خالی جیپ
ریت پر دوڑ رہی تھی"...... ان میں سے ایک آدمی نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"چلو میرے ساتھ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... شاگل نے کہا اور پھر
وہ پائلٹ کو وہیں رکنے کا کہہ کر تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور پھر واقعی
اس کے چہرے پر یہ دیکھ کر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے کہ دور
دور تک نہ کوئی لاش تھی اور نہ ہی کوئی لاش کا ٹکڑا۔
"ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ گیم کھیلی گئی ہے"۔
شاگل نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
"چلو واپس چلو"...... شاگل نے اچھل کر ہیلی کاپٹر پر بیٹھتے ہوئے
کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو چکا تھا۔ شاگل نے
ٹرانسمیٹر پر مان سنگھ سے رابطہ کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن
دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔
"یہ سب کیا ہو رہا ہے آخر۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ پوائنٹ ون پر

چلو پائلٹ۔ یہ مان سنگھ کیوں کال اٹنڈ نہیں کر رہا"۔ شاگل نے کہا۔

"یس باس"...... پائلٹ نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس مکان کے قریب ایک کھلی جگہ پر اتار دیا گیا جس مکان کی چھت پر چیکنگ آلات نصب تھے اور اسے پوائنٹ ون کا نام دیا گیا تھا۔ شاگل دو ساتھیوں سمیت جب اوپر چھت پر پہنچا تو بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ چھت پر موجود چیکنگ کرنے والے تمام آلات تباہ کر دیئے گئے تھے اور مان سنگھ کی لاش وہاں پڑی تھی۔ اس کی گردن توڑی گئی تھی۔

"لیکن انہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہاں پوائنٹ ہے۔ یہ یقیناً کوئی سازش ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر کیپٹن چوپڑہ کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں اور بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیپٹن چوپڑہ اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کیپٹن چوپرہ کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"پوائنٹ ٹو پر باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان کی تلاش جاری ہے جناب۔ ہم ایک ایک گھر کو چیک کر رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن چوپڑہ کی آواز سنائی دی۔

"تم فوراً پوائنٹ ون پر پہنچو۔ میں یہاں موجود ہوں۔ فوراً پہنچو۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس پر ایک بار پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ نئی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ایک بار پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے ایک بار پھر کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سندھو اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"پوائنٹ تھری پر باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم پہلے پوائنٹ ٹو پر تھے یا شروع سے ہی پوائنٹ تھری پر ہو۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"میں پہلے پوائنٹ ٹو پر تھا باس۔ پھر کیپٹن چوپڑہ نے خود پوائنٹ ٹو سنبھال لیا اور مجھے پوائنٹ تھری پر بھجوا دیا۔ اوور"۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا پوائنٹ ٹو پر یا تھری پر ریت پر چلنے والی خصوصی جیپیں موجود ہیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ دو جیپیں پوائنٹ ٹو پر موجود ہیں۔ کیپٹن چوپڑہ نے خصوصی طور پر دارالحکومت سے منگوائی تھیں۔ اوور"...... سندھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر سیڑھیاں اترتا ہوا وہ مکان کے نچلے حصے میں پہنچ کر باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک جیپ دوڑتی ہوئی وہاں پہنچی۔ یہ عام جیپ تھی اور جیپ رکتے ہی اس میں سے کیپٹن چوپڑہ نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر شاگل کو سلام کیا۔

"کیپٹن چوپڑہ۔ اوپر جا کر چیکنگ کرو کہ یہ سب کیسے ہوا ہے اور کس نے کیا ہے"...... شاگل نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے باس"...... کیپٹن چوپڑہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوپر جا کر دیکھو"...... شاگل نے کہا اور کیپٹن چوپڑہ سر ہلاتا ہوا مکان میں داخل ہو گیا تو شاگل نے جیب سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ماتھر اٹنڈنگ یو باس فرام پوائنٹ ٹو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پوائنٹ ٹو پر ریت پر چلنے والی خصوصی جیپیں موجود ہیں۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"ایک جیپ موجود ہے باس۔ دوسری جیپ کیپٹن چوپڑہ کے حکم پر صحرا کے کنارے بھجوا دی گئی تھی تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں فوراً اسے استعمال میں لایا جا سکے۔ اوور"...... ماتھر نے جواب دیا۔

"کس وقت یہ جیپ وہاں پہنچائی گئی ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"اب سے ایک گھنٹہ پہلے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیپٹن چوپڑہ نے پہنچائی تھی یا تمہارے کسی اور آدمی نے۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"کیپٹن چوپڑہ نے جناب۔ وہ اسے وہاں چھوڑ کر پھر اپنی جیپ پر واپس آگئے تھے۔ پہلے ان کا ڈرائیور خالی جیپ ساتھ لے گیا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن چوپڑہ مکان سے نکل کر باہر آگیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے باس۔ کس نے ایسا کیا ہے"...... کیپٹن چوپڑہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ تم یہاں کے انچارج ہو۔ تم بتاؤ گے۔ وہاں صحرا میں ایک جیپ کو دوڑتے ہوئے ہم نے نشانہ بنایا۔ اس کے پرزے ریت پر بکھر گئے لیکن جب چیکنگ کی گئی تو وہاں کسی لاش کا کوئی نشان تک موجود نہ تھا اور جب ہم واپس آئے تو یہاں یہ مشینری تباہ ہوئی پڑی تھی اور مان سنگھ کو ہلاک کر دیا گیا تھا"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ یقیناً پاکیشائی ایجنٹوں کی حرکت ہے"....... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"ہونہہ۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ تم مقامی ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ اب ہمیں نئے سرے سے پلاننگ کرنا پڑے گی"....... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اتر گیا۔ شاگل نیچے اتر کر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں دو آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ شاگل کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"سنو۔ ابھی کیپٹن چوپڑہ آ رہا ہے۔ اس نے غداری کی ہے۔ تم نے اسے اچانک بے ہوش کر کے تہہ خانے میں کرسی پر جکڑ دینا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے۔ میں اس سے خود پوچھ گچھ کروں گا"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر"....... دونوں نے کہا اور شاگل سر جھٹکتا ہوا مڑا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے وہ آفس کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ وہ

ساری کہانی سمجھ گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ سارا ڈرامہ کیپٹن چوپڑہ نے اس لئے کھیلا ہے کہ میں مطمئن ہو کر واپس چلا جاؤں اور ریکھا کریڈٹ لے جائے۔ اسے یقین آگیا تھا کہ کیپٹن چوپڑہ اندرونی طور پر ریکھا سے ملا ہوا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے باہر جیپ کے رکنے کی آواز سنی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور اس کمرے میں موجود دو نوجوانوں میں سے ایک اندر داخل ہوا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے جناب"....... اس نوجوان نے کہا تو شاگل ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے میں پہنچا تو دوسرا آدمی بھی وہاں موجود تھا۔

"سٹھار۔ الماری سے کوڑا نکال لو تاکہ اس غدار کی زبان کھلوائی جا سکے"....... شاگل نے تہہ خانے میں موجود آدمی سے کہا اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم اس کو ہوش میں لے آؤ کاگر"....... شاگل نے اپنے ساتھ آنے والے نوجوان سے کہا۔

"یس باس"....... کاگر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کرسی پر رسیوں سے بندھے ہوئے کیپٹن چوپڑہ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر کیپٹن چوپڑہ کراہتے ہوئے ہوش میں آگیا تو کاگر پیچھے ہٹ گیا جبکہ اس دوران سٹھار الماری سے ایک کوڑا نکال کر شاگل کی کرسی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیا مطلب"....... کیپٹن چوپڑہ نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں غداروں کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دیا کرتا ہوں کیپٹن چوپڑہ۔ تم نے شاید مجھے احمق سمجھ رکھا تھا کہ ایسا احمقانہ منصوبہ بنا لیا۔ بولو کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ بولو۔ ورنہ تمہاری کھال ادھیڑ دی جائے گی"....... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پاکیشائی ایجنٹ تو ہمیں مل ہی نہیں رہے"....... کیپٹن چوپڑہ نے کہا۔

"ستھار اس وقت تک اس پر کوڑے برساتے رہو۔ جب تک یہ زبان نہ کھول دے لیکن بہرحال اسے زندہ رہنا چاہئے"....... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"....... ستھار نے کہا اور کوڑے کو ہوا میں چٹخاتا ہوا وہ کیپٹن چوپڑہ کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی تہہ خانہ کیپٹن چوپڑہ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیکن ستھار کا ہاتھ مسلسل حرکت میں تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں سب بتا دوں گا"۔ کیپٹن چوپڑہ نے رک رک کر کہا تو شاگل کے ہاتھ کے اشارے پر ستھار پیچھے ہٹ گیا۔

"اب بھی وقت ہے۔ سب کچھ سچ بتا دو۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ ورنہ"....... شاگل نے کہا۔

"میں سچ بتا دوں گا۔ سب کچھ سچ"....... کیپٹن چوپڑہ نے ڈوبتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ ورنہ"۔ شاگل نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے مادام ریکھا کی ساتھی عورت کاشی کی طرف سے شادی کا وعدہ کر لینے پر گیم کھیلی تھی۔ مم۔ مم مجھے پانی پلاؤ"۔ کیپٹن چوپڑہ نے رک رک کر کہا تو شاگل کے اشارے پر کاگر نے مڑ کر الماری میں سے پانی کی ایک بوتل نکالی اور اسے لا کر کیپٹن چوپڑے کے منہ سے لگا دیا۔ آدھی بوتل جب اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو شاگل کے اشارے پر کاگر نے بوتل ہٹا لی۔

"ہاں اب بتاؤ کہاں ہیں وہ ایجنٹ۔ پاکیشیائی ایجنٹ"۔ شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اب تک رشما پہنچ چکے ہوں گے۔ میں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ کاشی نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں اس کا کام کر دوں تو وہ مجھ سے شادی کر لے گی چنانچہ میں تیار ہو گیا۔ کاشی نے مجھ سے کہا کہ پاور ایجنسی نے اپنا اڈہ سیرام میں بنایا ہے اور وہاں ایسا انتظام کر لیا گیا ہے کہ رشما کی نگرانی سیٹلائٹ سے کی جائے گی اور جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں گے وہ گن شپ ہیلی کاپٹروں سے انہیں گھیر کر ہلاک کر دیں گے۔ ریگستان میں ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو گی لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ انہوں نے پہلے یہاں بانڈا آنا تھا اور یہاں میں موجود تھا اور مادام ریکھا کو خطرہ تھا کہ کہیں ہم انہیں گھیر کر یہاں ہلاک نہ کر دیں۔ اس طرح کریڈٹ سیکرٹ سروس کو مل

جائے گا۔ چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ میں ایسا انتظام کر دوں کہ
پاکیشائی ایجنٹ رشما پہنچ جائیں اور آپ مطمئن ہو کر واپس چلے
جائیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے پوائنٹ ون پر مان سنگھ کے ذریعے
صحرا کو چیک کرنے کے لئے آلات نصب کرائے ہوئے ہیں اور مان
سنگھ کا رابطہ براہ راست آپ سے ہے۔ اس لئے میں نے منصوبہ
بندی کی اور ایک خالی خصوصی جیپ کو صحرا کے کنارے پہنچا دیا اور
پھر میں نے اسے سٹارٹ کیا اور ایک ربڑ اور سرنگ کو مخصوص انداز
میں کلپ کر کے میں جیپ سے نیچے اترا اور جیپ آگے صحرا میں دوڑتی
چلی گئی۔ چونکہ یہ صحرا تھا اس لئے مجھے اس کی کوئی فکر نہ تھی کہ
جیپ کس طرح دوڑتی ہے۔ بہرحال اتنا مجھے معلوم تھا کہ وہ آگے
بڑھتی چلی جائے گی۔ اس کے بعد میں پوائنٹ ون پر پہنچا اور وہاں مان
سنگھ نے مجھے بتایا کہ جیپ کو چیک کر لیا گیا ہے اور آپ ہیلی کاپٹر پر
سوار ہو کر اسے نشانہ بنانے صحرا میں جا رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے
مان سنگھ کو ہلاک کر دیا اور مشینری کو تباہ کر دیا تاکہ یہ کارروائی
کسی اور کی معلوم ہو۔ مجھے یقین تھا کہ آپ خالی جیپ کو تباہ کر کے
لازماً اسے چیک کریں گے اور اسے خالی پا کر واپس مان سنگھ کے
پاس آئیں گے اور اس طرح آپ کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا
ہے۔ بہرحال اس دوران وہ پاکیشائی ایجنٹ اطمینان سے رشما پہنچ
جائیں گے کیونکہ مجھے اطلاع مل چکی تھی کہ ایک اور خصوصی جیپ
کو سیکر کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے لیکن وہ ابھی سیکر میں داخل نہ

ہوئی تھی لیکن نجانے آپ کو کس طرح مجھ پر شک پڑ گیا"۔ کیپٹن
چوپڑہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ بچوں والی کہانی مجھے مت سناؤ۔ پاکیشیائی
ایجنٹ تمہاری تحویل میں ہیں اور تم انہیں سیرام پہنچا کر کریڈٹ
ریکھا کو دلانا چاہتے ہو۔ مجھے وہ پاکیشیائی ایجنٹ چاہئیں۔ زندہ یا
مردہ"....... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جو سچ تھا میں نے بتا دیا ہے"....... کیپٹن چوپڑہ نے ایسے لہجے
میں کہا کہ حقیقتاً شاگل کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے بجلی
کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے
کیپٹن چوپڑہ کے سینے میں پورا برسٹ اتار دیا۔

"غدار۔ نانسنس۔ صرف اس احمق لڑکی سے شادی کے لئے
سیکرٹ سروس سے غداری کر بیٹھا۔ نانسنس"....... شاگل نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

"سنو۔ اس کی لاش لے جا کر کہیں ریت میں دفن کر دو اور ادھر
پوائنٹ ون سے مان سنگھ کی لاش اٹھوا کر اسے بھی دفن کرا دو تاکہ
ان کی لاشیں سامنے نہ آ سکیں اور سٹھار۔ تم پوائنٹ ٹو سے ماتھر کو
کال کرو۔ اب ہمیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنا ہو گا"۔
شاگل نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"....... دونوں نوجوانوں نے کہا اور شاگل سر ہلاتا اور
تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

جیپ تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی دور دور تک پھیلے ہوئے صحرا میں داخل ہو گئی۔ چونکہ یہ جیپ خصوصی طور پر ریت پر چلنے کے لئے بنائی گئی تھی اس لئے اس کے پھیلے ہوئے مخصوص انداز کے ٹائر ریت پر بھی اس تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے جیسے پختہ سڑک پر۔ اس لئے اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔

"کہیں شاگل نے صحرا کو چیک کرنے کا کوئی انتظام نہ کر رکھا ہو"...... عقبی سیٹ پر موجود صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے اس نے کیا ہو گا لیکن اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ البتہ وہ سب بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔ عمران کی نظریں نہ صرف صحرا میں ادھر ادھر گھوم کر اس کا جائزہ لے رہی تھیں بلکہ بار بار وہ آسمان کی طرف بھی دیکھتا لیکن ہر طرف خاموشی تھی۔ جیپ

تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک ایک ٹیلے کے پیچھے سے گھوم کر جیپ جیسے ہی آگے بڑھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عبدالجبار نے پوری قوت سے بریک لگائے اور جیپ ایک جھٹکے سے رک گئی۔

"اوہ۔ یہاں کسی جیپ پر میزائل فائر ہوئے ہیں"...... عمران نے سامنے ریت پر ہر طرف بکھرے ہوئے جیپ کے پرزوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور اچھل کر نیچے اتر آیا۔ باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر وہ سب اس طرف کو بڑھ گئے جدھر تباہ شدہ جیپ کے پرزے اور حصے بکھرے ہوئے تھے۔

"یہاں نہ کوئی لاش ہے اور نہ ہی کسی لاش کا کوئی ٹکڑا"۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ جیپ بغیر ڈرائیور کے چل رہی تھی"۔ اچانک صفدر نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص آلہ تھا۔ یہ بیلٹ کی صورت میں تھا جس کے ایک سرے پر ایک ہک نما آلہ لگا ہوا تھا اور دوسرے سرے پر ایک باکس سا تھا۔ گو دونوں حصے ٹوٹ پھوٹ گئے تھے لیکن اسے دیکھتے ہی سب سمجھ گئے کہ یہ آٹو ڈرائیونگ آلہ ہے۔ اسے اگر کسی بھی گاڑی کے ایکسیلیٹر اور سٹیئرنگ کے ساتھ لگا دیا جائے تو باکس نما حصے میں موجود مخصوص آلہ ایکسیلیٹر پر دباؤ ڈالے رکھتا ہے جبکہ ہک نما آلہ سٹیئرنگ کو سیدھا رکھتا ہے اور چلتی ہوئی گاڑی میں اسے فٹ کر کے

آسانی سے نیچے چھلانگ لگائی جا سکتی ہے۔

"یہ سب کیا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔

"یہ مجھے تو کوئی ڈرامہ لگتا ہے عمران۔ شاید ہمیں دھوکہ دینے کے لئے ایسا کیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ادھر ادھر پھیل کر دیکھو۔ شاید ریت پر کسی ہیلی کاپٹر کے اترنے کے نشانات ابھی تک موجود ہوں"...... عمران نے کہا تو سب تیزی سے ادھر ادھر پھیل گئے اور پھر صالحہ نے کافی فاصلے پر وہ نشانات تلاش کر لئے اور سب وہاں اکٹھے ہو گئے۔

"یہ واقعی ہیلی کاپٹر کے نشانات ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کارروائی کافرستان سیکرٹ سروس کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا کارروائی۔ کیوں انہوں نے پہلے خالی جیپ کو دوڑایا اور پھر اس پر میزائل فائر کئے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کارروائی شاگل کی مرضی کے بغیر ہوئی ہے۔ شاید شاگل کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے"...... صفدر نے کہا۔

"بس۔ میرا خیال ہے لیکن میں اس کی وضاحت نہیں کر سکتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونہہ۔ بات کسی حد تک سمجھ تو آتی ہے لیکن"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ سوچنے کے ساتھ ساتھ بول رہا ہو۔

"کیا سمجھ میں آئی ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریکھا کالنگ جناب شاگل۔ اوور"...... عمران نے ریکھا کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دینا شروع کر دی تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد شاگل کی کرخت آواز سنائی دی۔

"جناب شاگل۔ آپ کو یقیناً اطلاع مل چکی ہو گی کہ میں اپنے آدمیوں سمیت بانڈا چھوڑ کر سیرام چلی گئی ہوں تاکہ آپ اطمینان سے پاکیشیائی ایجنٹوں کا شکار کھیل سکیں اور اگر اس کے باوجود وہ بچ جائیں تو پھر میں اپنی ایجنسی سمیت حرکت میں آؤں گی کیونکہ بہرحال ہم دونوں کو ہی کافرستان کا مفاد عزیز ہے اور مجھے یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بانڈا پہنچ چکے ہیں۔ کیا پوزیشن ہے ان کی۔ ختم ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اوور"...... عمران نے ریکھا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیپٹن چوپڑہ کے ذریعے مجھے ڈاج دینے کے لئے جو ڈرامہ کھیلا ہے ریکھا میں اس کی رپورٹ صدر مملکت کو خاص طور پر دوں

گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈرامہ۔ کیسا ڈرامہ۔ اوور"...... عمران نے ریکھا کے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"تمہاری وہ ساتھی عورت کاشی نے کیپٹن چوپڑہ سے شادی کا وعدہ کر کے اسے مجھ سے غداری پر آمادہ کر لیا اور اس نے ایک خالی جیپ کو سیکر صحرا میں چلا دیا۔ میں نے ایک چیکنگ سپاٹ بنایا ہوا تھا۔ وہاں سے مجھے اس جیپ کی اطلاع مل گئی۔ میں ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچا اور اس جیپ پر میزائل فائر کر دیئے لیکن جیپ خالی تھی۔ میں واپس چیکنگ سپاٹ پر گیا تو وہاں پہلے ہی کیپٹن چوپڑہ نے کارروائی کر رکھی تھی۔ میرے آدمی کو بھی ہلاک کر دیا اور تمام مشینری بھی تباہ کر دی۔ اس کا مقصد تھا کہ اگر میں چیک کر لیتا کہ جیپ خالی تھی تو میں اسے پاکیشیائی ایجنٹوں کی شرارت سمجھتا اور انہیں تلاش کرتا رہتا اور اگر چیک نہ کرتا تو پھر یہی سمجھتا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ان کی لاشیں کیپٹن چوپڑہ سیرام پہنچا دیتا اور تم اسے اپنا کریڈٹ بنا لیتی۔ لیکن شاگل اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم نے اور تمہارے اس چوپڑہ نے سمجھ لیا ہے۔ اس لئے میں نے چوپڑہ کو پکڑ کر اس سے اصل بات اگلوا لی۔ البتہ یہ بات بتانے سے پہلے ہی وہ ہلاک ہو گیا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو کہاں رکھا ہوا ہے۔ میں بہرحال انہیں تلاش کر لوں گا اور یہ کریڈٹ بہرحال مجھے ہی ملے گا۔

اوور"...... شاگل نے عادت کے مطابق جذباتی ہو کر ساری تفصیل خود ہی بتا دی۔

"میرے علم میں یہ بات نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس چوپڑہ نے ملک سے غداری کی ہو اور وہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے مل گیا ہو۔ بہرحال تم کوشش کر لو۔ جب تم ناکام ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ پھر میں حرکت میں آؤں گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"عجیب ڈرامہ ہے یہ"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کیپٹن چوپڑہ نے واقعی خوبصورت ڈرامہ کیا ہے۔ وہ دراصل ہمیں رشما تک پہنچنے کا موقع دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ شاگل نے صحرا کو چیک کرنے کا مشینی انتظام کیا ہوا ہے اس لئے اس نے یہ ڈرامہ کھیلا تھا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہاں پہنچتے ہی ادھر سیرام سے ریکھا کی فورس وہاں پہنچ جائے گی اور ادھر سے شاگل بھی اپنے آدمی لے کر پہنچ جائے گا اور وہاں ہمارے پاس چھپنے کی بھی جگہ نہیں ہو گی"۔ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ لیکن بہرحال ہمیں مشن تو مکمل کرنا ہے"۔ عمران نے کہا اور واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"عبدالجبار۔ کیا وہاں رشما کے ارد گرد کوئی چھپنے کی جگہ ہے"۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران نے جیپ کے آگے بڑھتے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود عبدالجبار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جناب۔ وہاں ہر طرف ریت ہی ریت ہے۔ البتہ ایک قدیم معبد وہاں موجود ہے۔ وہاں پہلے ہمارا گاؤں تھا لیکن اس گاؤں کو ملیامیٹ کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں چند درخت اور ایک قدرتی چشمہ موجود ہے جو اب باہر سے خشک ہو چکا ہے کیونکہ اس چشمے کا پانی اندر سے ہی موڑ کر اسے لیبارٹری میں لے جایا گیا ہے"...... عبدالجبار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لیبارٹری کا دہانہ کہاں ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں مجھے علم نہیں۔ کیونکہ میں لیبارٹری بننے کے دوران یا بعد میں کبھی وہاں نہیں گیا"...... عبدالجبار نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ ان حالات میں ہمیں پہلے سیرام جانا پڑے گا تاکہ پاور ایجنسی کے کانٹے کو پہلے نکال دیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ سیرام دور ہے۔ وہاں تک اس صحرا کے راستے تو نہیں جا سکتے کیونکہ جیپ میں بہرحال اتنا فیول موجود نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار منہ بنا لئے۔

"ریکھا گن شپ ہیلی کاپٹروں پر ہی وہاں پہنچے گی اور ہمارے پاس میزائل گنیں بھی موجود نہیں ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ خواہ مخواہ کی سوچیں فضول ہیں"...... تنویر نے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے تنویر کی بات سے اتفاق ہو۔ جیپ خاصی تیز رفتاری سے صحرا میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"یہ تو اچھا ہے کہ شاگل کو اس بات کا یقین ہے کہ ہم وہیں بانڈا میں ہیں اور وہ ہمیں وہاں تلاش کر رہا ہو گا ورنہ وہ اب تک ہمارے سروں پر پہنچ چکا ہوتا"...... عمران نے کہا اور سب نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر مسلسل اور طویل سفر کرنے کے بعد انہیں دور درختوں کی چوٹیاں نظر آنے لگیں تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ کیونکہ ان چوٹیوں کے نظر آنے کا مطلب تھا کہ وہ اب رشما پہنچنے والے ہیں جہاں لیبارٹری موجود ہے اور پھر آہستہ آہستہ درخت واضح ہونے لگ گئے لیکن ابھی وہ وہاں سے کافی فاصلے پر تھے کہ عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جیپ ٹیلے کے پیچھے روکو۔ سامنے سے ہیلی کاپٹر آ رہا ہے اور یہ یقیناً ریکھا کا ہو گا"...... عمران نے کہا تو عبدالجبار نے بجلی کی سی تیزی سے جیپ کو موڑا اور ایک اونچے ٹیلے کے پیچھے روک دیا۔

"سامان اٹھا لو۔ جلدی کرو۔ ہمیں اس سے دور جانا ہو گا۔ جلدی کرو"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب واقعی بجلی کی سی تیزی سے اس ٹیلے سے ہٹ کر کافی فاصلے پر مختلف ٹیلوں کی اوٹ میں چھپ گئے۔ ہیلی کاپٹر ابھی کافی فاصلے پر تھا لیکن اس کی رفتار شاید کافی تیز تھی کہ جلد ہی وہ واضح طور پر نظر آنے لگ گیا اور

تھوڑی دیر بعد ان کے سروں کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا لیکن کچھ فاصلے پر جا کر وہ گھوما تو سب سمجھ گئے کہ وہ چکر کاٹ کر واپس آئے گا اس لئے وہ سب تیزی سے دوڑ کر ٹیلے کی دوسری طرف ہو گئے تاکہ واپس آتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد انہیں چیک نہ کر سکیں۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر تھا۔ وہ چکر کاٹ کر واپس مڑا اور ایک بار پھر ان کے سروں سے گزرتا ہوا واپس اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر سے وہ آیا تھا۔ عمران ٹیلے کی اوٹ سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ واپس آئے گا کیونکہ لازماً اس نے واپس مڑتے ہوئے جیپ کو چیک کر لیا ہو گا لیکن ہیلی کاپٹر چھوٹا ہوتے ہوتے ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران ٹیلے کی اوٹ سے باہر آ گیا۔

"کیا مطلب۔ کیا اسے جیپ نظر نہیں آئی"...... جولیا نے بھی ٹیلے کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی باہر آ گئے تھے۔

"یقیناً انہوں نے جیپ کو دیکھ لیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ صرف چیکنگ کرنے آئے ہوں اور اب وہ مادام ریکھا کو اطلاع دیں اور پھر اکٹھے دس بارہ ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"سامان اٹھاؤ اور چلو۔ جیپ کو یہیں رہنے دو۔ ہم نے اب پیدل جانا ہے لیکن چشمے کی طرف نہیں بلکہ اس کی مخالف سمت میں۔ ہم اس وقت تک خاموش رہیں گے جب تک یہ لوگ ہر طرف سے فائرنگ کر کے ہمیں چیک کرنے نیچے نہ اتر آئیں۔ پھر ایک ہیلی کاپٹر

کے سوا باقی ہیلی کاپٹروں کا ہم شکار کھیلیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن لیبارٹری کا کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"لیبارٹری کہیں بھاگی نہیں جا رہی۔ پہلے ان خطرات سے تو نمٹ لیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

ریت کے نیچے کافی گہرائی میں لیبارٹری بنی ہوئی تھی جس کی چھت اس قدر مضبوط تھی کہ اس پر سینکڑوں ٹن ریت کا بوجھ بھی کوئی اثر نہ ڈال سکتا تھا۔ ویسے بھی یہ اس قدر مضبوط تھی کہ اس پر ایٹم بم بھی اثر نہ کر سکتا تھا۔ اس لیبارٹری کے ایک کمرے میں ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی ایک مشین موجود تھی جس کی سکرین نہ صرف روشن تھی بلکہ وہ واضح طور پر چار حصوں میں تقسیم شدہ تھی اور ہر حصے پر بیرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ ایک حصے میں درخت تھے جبکہ باقی تینوں حصوں میں ریت اور ریت کے ٹیلے ہی نظر آ رہے تھے۔ نوجوان خاموش بیٹھا ہوا سکرین کو دیکھ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور نوجوان چونک پڑا۔ اس نے سائیڈ پر گردن موڑی اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کمرے میں

داخل ہونے والی ایک نوجوان اور سمارٹ لڑکی تھی۔

"اوہ۔ سیوتی تم"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ تم اس مشین سے چمٹ کر بیٹھے ہوئے ہو۔ میں اپنے کمرے میں تمہارا انتظار کر کر کے بور ہو کر ادھر آئی ہوں"...... سیوتی نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا انتظار کر رہا ہوں"...... اس نوجوان نے کہا تو سیوتی بے اختیار چونک پڑی۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ یہاں کہاں آئیں گے"...... سیوتی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں نہیں معلوم کہ اس وقت ہماری لیبارٹری شدید خطرے میں ہے۔ کسی بھی لمحے اس پر حملہ ہو سکتا ہے"...... نوجوان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سیوتی کوئی جواب دیتی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو نوجوان نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس راگھوش بول رہا ہوں"...... نوجوان نے کہا۔

"ڈاکٹر ناتھ بول رہا ہوں راگھوش۔ تم آؤٹ چیکنگ کر رہے ہو یا نہیں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ مسلسل کر رہا ہوں"...... راگھوش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن تم نے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ ہمیں اعلیٰ حکام کی طرف سے یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم کسی صورت بھی مداخلت نہیں کریں

گے"۔ ڈاکٹر ناتھ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ نے پہلے بھی حکم دیا تھا سر"...... راگھوش نے جواب دیا۔

"میں نے اس لئے دوبارہ اپنا حکم دوہرایا ہے کہ کہیں تم انہیں دیکھ کر جذباتی نہ ہو جاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں جناب۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... راگھوش نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو راگھوش نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہے۔ کون ہیں یہ پاکیشیائی ایجنٹ اور کیوں یہاں آ رہے ہیں۔ یہ سب کیا ہے"...... سیوتی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس پاکیشیائی ڈاکٹر طارق کی خدمت سے فرصت ملے تو تمہیں پتہ بھی ہو کہ یہاں کیا ہو رہا ہے"...... راگھوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی بات چھوڑو مجھے تفصیل بتاؤ تو سہی"...... سیوتی نے کہا۔

"ڈاکٹر طارق کارمن سے کوئی فارمولا لے آیا ہے اور یہاں اس کی سرکردگی میں کام ہو رہا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور اس ڈاکٹر کو بھی ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتے ہیں"...... راگھوش نے مختصر انداز میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے کہ وہ یہاں پہنچ جائیں گے"...... سیوتی نے چونک کر کہا۔

"کافرستان کی دو ایجنسیاں یہاں موجود ہیں۔ کافرستان سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی اور دونوں ان کے خلاف کام کر رہی ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے"۔ راگھوش نے کہا تو سیوتی کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر بھی پہنچ جائیں گے۔ کیا مطلب"...... سیوتی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ان کا لیڈر عمران ہے اور تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہاں سیکورٹی چیف بننے سے پہلے میں ایک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہوں جس کا سربراہ کرنل فریدی تھا اور کرنل فریدی اور عمران دونوں ایک دوسرے کی ٹکر کے ایجنٹ ہیں۔ بعد میں کرنل فریدی کافرستان سے چلا گیا اور ہماری ایجنسی کو بھی کچھ عرصے بعد توڑ دیا گیا۔ مجھے لیبارٹری سیکورٹی سیکشن میں لے لیا گیا اور مختلف لیبارٹریوں سے ہوتا ہوا اب کچھ عرصہ سے میں یہاں چیف سیکورٹی آفیسر ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ پاور ایجنسی اور کافرستان سیکرٹ سروس کچھ بھی کر لے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت بھی نہیں

روکا جا سکتا کیونکہ یہ ہر حالت میں اس لیبارٹری کو تباہ کر کے چھوڑیں گے"۔۔۔۔۔۔ راگھوش نے کہا تو سیوتی کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو ہم بھی ساتھ ہی مارے جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ سیوتی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ خود ان ایجنٹوں کا خاتمہ کر دوں۔ اگر میں ان کا خاتمہ کر دوں تو یقین کرو سیوتی کافرستان کا سب سے بڑا ایوارڈ مجھے مل جائے گا اور میں پورے کافرستان کا ہیرو ہوں گا اور پھر مجھے اعلیٰ ترین عہدہ بھی دیا جائے گا اور سہولیات بھی اور اگر تم میرا ساتھ دو تو میں تم سے شادی کر لوں گا۔ پھر تم بھی شہزادیوں کی طرح زندگی بسر کرو گی"۔۔۔۔۔۔ راگھوش نے کہا تو سیوتی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ کیا واقعی تم مجھ سے شادی کر لو گے"۔ سیوتی نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اس لئے ضرور تم سے شادی کروں گا"۔۔۔۔۔۔ راگھوش نے کہا۔

"لیکن تم کیسے انہیں ہلاک کرو گے۔ کیا یہاں بیٹھے بیٹھے ایسا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ سیوتی نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں پوری پلاننگ کرنا ہو گی۔ ہمیں ان ایجنٹوں کو بے ہوش کر

کے اندر لے آنا ہو گا اور پھر انہیں ہلاک کرنا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ راگھوش نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ڈاکٹر ناتھ نے تو مداخلت سے منع کر دیا ہے۔ پھر کیسے تم انہیں اندر لے آؤ گے"۔۔۔۔۔۔ سیوتی نے کہا۔

"اس لئے تو تمہاری مدد حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ سنو۔ ڈاکٹر ناتھ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس لئے اگر ہم نے انہیں ہلاک نہ کیا تو یہ لیبارٹری تباہ کر دیں گے اور ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ڈاکٹر ناتھ بھی"۔۔۔۔۔۔ راگھوش نے کہا۔

"لیکن تم یہ سب کیسے کرو گے۔ مجھے بتاؤ"۔۔۔۔۔۔ سیوتی نے کہا۔

"سپیشل وے کھولنے والی مشین پاکیشیائی ڈاکٹر طارق کے ساتھ والے کمرے میں ہے اور اس پورشن میں سوائے ڈاکٹر طارق اور تمہارے کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ میں اور میرے ساتھی بھی نہیں اس لئے اگر تم سپیشل وے کھول دو تو ہم آسانی سے باہر جا کر بے ہوش پڑے ہوئے ان ایجنٹوں کو اٹھا کر بڑے تہہ خانے میں پہنچا دیں گے۔ وہ چونکہ بے ہوش ہوں گے اس لئے ہم آسانی سے انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد میں اعلیٰ حکام کو خود اس کی اطلاع دوں گا۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ اعلیٰ حکام ہم دونوں کو سر آنکھوں پر بٹھائیں گے"۔۔۔۔۔۔ راگھوش نے کہا۔

"کوئی خطرہ تو نہیں ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ یہاں پہنچ کر کوئی خطرناک کام کریں"۔۔۔۔۔۔ سیوتی نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو بے ہوش ہوں گے اور اسی بے ہوشی کے عالم میں انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ پھر کیسا خطرہ"...... راگھوش نے کہا۔

"لیکن یہ کام باہر بھی تو ہو سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ انہیں اندر لا کر ہی ہلاک کیا جائے"...... سیوتی نے کہا۔

"باہر اگر انہیں ہلاک کیا گیا تو کریڈٹ پاور ایجنسی اور کافرستان سیکرٹ سروس لے جائے گی اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں گے"۔ راگھوش نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... سیوتی نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ سپیشل وے کھولنے والی مشین کے نچلے حصے میں ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن ہے اسے پریس کر کے واپس آجاؤ۔ اس بٹن کے پریس ہونے کے بعد اس کا کنٹرول یہاں میرے پاس آ جائے گا اور پھر میں یہاں اس مشین کی مدد سے سپیشل وے کھول بھی سکوں گا اور بند بھی کر سکوں گا"...... راگھوش نے کہا۔

"لیکن تم انہیں باہر کیسے بے ہوش کرو گے"...... سیوتی نے کہا۔

"اس کا خصوصی سسٹم موجود ہے تاکہ باہر موجود خطرناک عناصر کو لیبارٹری میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ ایک مخصوص گیس ہوا میں پھیلا دی جاتی ہے اور اس رینج کے اندر موجود تمام جاندار بے ہوش ہو جاتے ہیں"...... راگھوش نے جواب دیا۔

"لیکن یہ لوگ کب یہاں پہنچیں گے"...... سیوتی نے کہا۔

"کسی بھی وقت۔ ظاہر ہے ان کی آمد کا کوئی وقت تو مقرر نہیں ہے۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم سپیشل وے کھولنے والی مشین کا بٹن پریس کر دو تاکہ جب بھی وہ یہاں پہنچیں میں اپنا کام مکمل کر سکوں"...... راگھوش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پہلے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کرو کہ تم مجھ سے شادی کرو گے"...... سیوتی نے کہا تو راگھوش نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر وعدہ کرنا شروع کر دیا تو سیوتی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتمانے لگا تھا۔ وہ جلدی سے اٹھی اور مڑ کر تقریباً دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی اور راگھوش کی نظریں دوبارہ سکرین پر جم گئیں۔ آدھے گھنٹے بعد سیوتی واپس آگئی۔

"کیا ہوا۔ بٹن پریس کر دیا۔ کسی نے دیکھا تو نہیں"۔ راگھوش نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ سب اپنے کاموں میں مشغول تھے"...... سیوتی نے کہا تو راگھوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آپریٹ کرنا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب مشین کی سائیڈ پر ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا تو راگھوش کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے دوبارہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر بلب بجھ گیا تو راگھوش نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تم نے واقعی بٹن پریس کر دیا ہے سیوتی۔ اب سپیشل دے کا کنٹرول میرے ہاتھ میں ہے"...... راگھوش نے کہا۔

"لیکن پہلے اسے کیوں تم سے علیحدہ رکھا گیا تھا۔ کیا اعلیٰ حکام کو تم پر اعتماد نہیں ہے"...... سیوتی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ایسا صرف حفاظتی اقدام کے تحت کیا گیا تھا"...... راگھوش نے کہا تو سیوتی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ آپس میں آئندہ آنے والے وقت کے بارے میں باتیں کرتے رہے کہ اچانک راگھوش چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جیپ۔ اوہ۔ وہ لوگ آ رہے ہیں"...... راگھوش نے کہا تو سیوتی بھی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کی نظریں بھی سکرین پر جم سی گئیں جہاں ایک جیپ ریت پر دوڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"اوہ۔ تمہارا اندازہ درست نکلا"...... سیوتی نے کہا۔

"ہاں"...... راگھوش نے کہا اور پھر انہوں نے جیپ کو ایک ٹیلے کی اوٹ میں رکتے دیکھا اور پھر اس میں سے دو عورتیں اور پانچ مرد نیچے اتر آئے اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے ادھر ادھر ٹیلوں کے پیچھے چھپنے لگے۔

"کیا ہوا ہے انہیں"...... سیوتی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھتی جاؤ"...... راگھوش نے کہا اور چند لمحوں بعد جب انہوں نے ایک سکرین پر ہیلی کاپٹر کو دیکھا تو ایک بار پھر وہ دونوں اچھل

پڑے۔

"یہ یقیناً پاور ایجنسی کا ہیلی کاپٹر ہے۔ یہ سیرام کی طرف سے آ رہا ہے اور پاور ایجنسی نے وہاں اڈا بنایا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ چیکنگ کر رہے ہیں"...... راگھوش نے کمنٹری کرنے کے سے انداز میں کہا جبکہ سیوتی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔ ہیلی کاپٹر اس ٹیلے کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گیا جس ٹیلے کی اوٹ میں جیپ موجود تھی اور پھر کافی آگے جا کر وہ چکر کاٹ کر مڑا اور ایک بار پھر واپس اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر سے آیا تھا اور کچھ دیر بعد وہ سکرین سے آؤٹ ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ یہ تو واپس چلا گیا ہے"...... سیوتی نے کہا۔

"یہ صرف چیکنگ کرنے آیا تھا۔ اب وہ لوگ پوری طاقت سے واپس آئیں گے اور اس سے پہلے ہم نے انہیں بے ہوش کر کے اندر لے آنا ہے"...... راگھوش نے کہا جبکہ اس دوران جیپ سے اترنے والے افراد مختلف ٹیلوں کی اوٹ سے نکل کر اکٹھے ہو رہے تھے۔

"کاش۔ یہ گیس رینج میں آ جائیں"...... راگھوش نے کہا۔

"لیکن ان کی تعداد تو کافی ہے۔ تم ان کو کیسے اندر لے آؤ گے"۔ سیوتی نے کہا۔

"میں نہیں سکورٹی کے لوگ انہیں اندر لے آئیں گے"۔ راگھوش نے کہا۔

"اس طرح تو ڈاکٹر ناتھ کو معلوم ہو جائے گا"...... سیوتی نے

چونک کر کہا۔

" وہ میرے ماتحت ہیں ڈاکٹر ناتھ کے نہیں ہیں۔ پھر ان کا کوئی رابطہ ڈاکٹر ناتھ سے نہیں ہے"...... راگھوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ ریج میں آرہے ہیں۔ ریج میں آرہے ہیں۔ ویری گڈ۔ ہماری قسمت کا ستارہ عروج پر ہے"...... راگھوش نے کہا کیونکہ جیپ سے اترنے والے ایک طرف کو تیزی سے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" یہ ادھر کیوں جا رہے ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... سیوتی نے کہا۔

" نہیں۔ شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ چشمے اور درختوں کی طرف لیبارٹری ہے۔ یہ اس کی مخالف سمت میں جا رہے ہیں تاکہ پاور ایجنسی والوں کو دھوکہ دے سکیں جبکہ انہیں معلوم نہیں ہے کہ لیبارٹری واقعی اس طرف ہی ہے جدھر وہ جا رہے ہیں"...... راگھوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر کے ایک ناب کو تیزی سے گھما دیا۔ چند لمحوں بعد ریت پر حرکت کرتے ہوئے سب افراد یکلخت جھٹکا کھا کر نیچے گرے اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

" یہ بے ہوش ہو گئے ہیں"...... راگھوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" یس۔ پریتم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" راگھوش بول رہا ہوں پریتم"...... راگھوش نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" میں سپیشل وے کھول رہا ہوں۔ باہر سات افراد جو کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جن میں دو عورتیں اور پانچ مرد ہیں۔ تم سب ساتھیوں کو لے کر باہر جاؤ اور ان سب کو اٹھا کر اندر لے آؤ اور انہیں زیرو روم میں ڈال دینا۔ میں خود وہاں جا کر ان کا خاتمہ کروں گا"...... راگھوش نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راگھوش نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تاکہ سپیشل وے کھول سکے۔

" کیا یہ تمہارے ساتھی باہر جا کر بے ہوش نہ ہو جائیں گے"۔ سیوتی نے کہا۔

" ارے نہیں۔ فضا میں پھیلنے والی گیس کے اثرات جلد زائل ہو

جاتے ہیں"...... راگھوش نے کہا اور ہاتھ واپس ہٹا لیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ریت کے ایک ٹیلے کے قریب سے ایک ایک کر کے آدمی باہر نکلنے لگے جہاں ریت پر سات افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پھر ایک آدمی نے دونوں عورتوں کو اٹھا کر دونوں کاندھوں پر ڈالا جبکہ باقی نے ایک ایک آدمی کو اٹھایا اور واپس مڑ کر اسی طرح ریت میں غائب ہوتے چلے گئے جس طرح وہ ریت سے باہر نکلے تھے اور جب آخری آدمی بھی غائب ہو گیا تو راگھوش نے اطمینان کا سانس لیا اور ایک بار پھر مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اب تم جا کر وہ بٹن دوبارہ آف کر آؤ تا کہ ڈاکٹر ناتھ کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ سپیشل وے کھولا گیا ہے"...... راگھوش نے سیوتی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں۔ پھر ان ایجنٹوں کا کیا کرو گے"...... سیوتی نے چونک کر پوچھا۔

"میں انہیں اس وقت تک خفیہ رکھوں گا سیوتی جب تک پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس اپنی شکست کا اعلان نہیں کر دیں گی۔ اس کے بعد میں ان کی لاشیں سامنے لاؤں گا۔ ورنہ تو ہمیں اس بنا پر بھی گولی مار دی جائے گی کہ میں نے حکم کی خلاف ورزی کی ہے"۔ راگھوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنے دنوں میں تو یہ لاشیں گل سڑ جائیں گی اور ان کی بدبو ہر طرف پھیل جائے گی"...... سیوتی نے کہا۔

"میں انہیں بے ہوش ہی رکھوں گا۔ زیادہ نہیں صرف ایک دو روز تک"...... راگھوش نے کہا تو سیوتی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی تا کہ مشین کا بٹن دوبارہ آف کر سکے۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کا کریڈٹ صرف راگھوش کو ہی ملے گا۔ صرف راگھوش کو"...... راگھوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو راگھوش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راگھوش نے کہا۔

"پریتم بول رہا ہوں باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے لیکن یہ کون لوگ ہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بعد میں بتاؤں گا اور یقین کرو کہ اس کارنامے کے بعد ہم سب کی زندگیاں سنور جائیں گی۔ تم ایسا کرو کہ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دو اور ان کی نگرانی کرتے رہنا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور ابھی ایک دو روز تک ہم نے انہیں خفیہ رکھنا ہے اور بے ہوش بھی"...... راگھوش نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راگھوش نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

ریکھا اور کاشی کے چہرے بگڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہ دونوں اس وقت سیکر صحرا میں رشما علاقے میں موجود تھیں۔ چار گن شپ ہیلی کاپٹر ادھر ادھر ریت پر کھڑے صاف نظر آ رہے تھے جبکہ بارہ افراد ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے۔ ریکھا سیرام میں موجود تھی کہ اسے اطلاع ملی کہ ایک جیپ رشما کے علاقے کی طرف آتی دکھائی دے رہی ہے جس پر ریکھا نے ایک ہیلی کاپٹر کو حکم دیا تھا کہ وہ جا کر چیکنگ کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس جیپ میں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں یا سیکرٹ سروس کے افراد اور پھر ہیلی کاپٹر میں سوار آدمیوں نے واپس آ کر اطلاع دی کہ وہاں صرف جیپ موجود ہے لیکن افراد کہیں نظر نہیں آئے تو وہ سمجھ گئی کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے کیونکہ سیکرٹ سروس کے افراد کو اس طرح چھپنے کی ضرورت نہیں تھی۔ چنانچہ وہ اپنے پلان کے مطابق چار گن شپ ہیلی کاپٹروں کو لے کر

وہاں پہنچی لیکن یہاں ایک لحاظ سے انہوں نے پورا صحرا چھان مارا تھا لیکن سوائے جیپ کے اور کچھ نہیں انہیں ملا تھا۔ وہاں کوئی آدمی سرے سے موجود ہی نہ تھا اور پھر انہوں نے گن شپ ہیلی کاپٹر نیچے اتار دیئے اور خود ادھر ادھر دوڑ دوڑ کر چیکنگ شروع کر دی لیکن بے سود۔ بس خالی جیپ ایک ٹیلے کے پیچھے موجود تھی اور کچھ نہ تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے کاشی۔ یہ لوگ کہاں گئے۔ کیا یہ جن بھوت ہیں کہ غائب ہو گئے"...... ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور خیال آ رہا ہے کہ کہیں یہ لوگ لیبارٹری میں داخل نہ ہو گئے ہوں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیسے۔ نہیں کاشی۔ لیبارٹری میں وہ کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔ لیبارٹری کے بارے میں مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق لیبارٹری کا سپیشل وے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم ڈاکٹر ناتھ کے پاس ہے اور اس کی مرضی کے بغیر اسے کھولا نہیں جا سکتا اور اگر یہ لوگ زبردستی اندر گئے ہوتے تب بھی اس کے آثار تو یہاں نظر آ ہی جاتے"...... ریکھا نے کہا۔

"تم ڈاکٹر ناتھ سے بات تو کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ واقعی کسی بھی طرح اندر پہنچ گئے ہوں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک ٹرانسمیٹر

نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف پاور ایجنسی مادام ریکھا کالنگ ڈاکٹر ناتھ اوور"...... ریکھا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ڈاکٹر ناتھ اٹنڈنگ یو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر ناتھ۔ پاکیشیائی ایجنٹ رشما کے علاقے میں پہنچ کر اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہوں ان کی جیپ موجود ہے لیکن وہ لوگ غائب ہیں۔ کیا یہ لیبارٹری کے اندر تو نہیں پہنچ گئے۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیبارٹری کے اندر۔ وہ کیسے۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ وہ کیسے لیبارٹری کے اندر پہنچ سکتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ناتھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ چیک تو کریں۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

" مجھے چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیبارٹری کا سپیشل وے میرے کنٹرول میں ہے اور جب تک میں اسے نہ کھولوں وہ کھل نہیں سکتا اور جب تک سپیشل وے نہ کھولا جائے کوئی آدمی بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اوور"...... ڈاکٹر ناتھ نے کہا۔

" یہ بات تو آپ نے مجھے پہلے ہی بتائی تھی لیکن پھر آخر یہ لوگ

کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اوور"...... ریکھا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ آپ خود جانیں۔ بہرحال لیبارٹری میں وہ داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

" اب کیا کریں۔ کہاں تلاش کریں انہیں"...... ریکھا نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کہیں وہ شاگل تو نہیں لے گیا انہیں"...... کاشی نے کہا۔

" شاگل۔۔ وہ کیسے۔ ابھی تو ان لوگوں کی جیپ یہاں پہنچی ہے اور گن شپ ہیلی کاپٹروں نے ان کی چیکنگ کی ہے اور پھر ہم یہاں آ گئے اتنی دیر میں شاگل یہاں کیسے پہنچ سکتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے واپس لے جا سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

" کچھ بھی ہو سکتا ہے ریکھا۔ تم شاگل سے بات کرو"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" دو ہیلی کاپٹر آ رہے ہیں بانڈا کی طرف سے"...... اچانک ان کے ایک ساتھی نے چیخ کر کہا تو ریکھا نے چونک کر ادھر دیکھا جدھر اس کا آدمی اشارہ کر رہا تھا اور ٹرانسمیٹر اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"کہیں یہ ہم پر ہی فائر نہ کھول دیں"...... کاشی نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ پہلے چیک کریں گے اور پھر چار گن شپ ہیلی کاپٹر انہیں نظر آ رہے ہوں گے"...... ریکھا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ کر فضا میں معلق ہو گئے۔ ریکھا نے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں دوستانہ انداز میں لہرایا تو تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر یکے بعد دیگرے نیچے اتر آئے اور ایک ہیلی کاپٹر میں سے شاگل نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ریکھا اور کاشی کی طرف بڑھنے لگا۔

"کہاں ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ۔ تم نے جو دھوکہ دیا ہے مجھے۔ میں اسے کبھی بھول نہیں سکتا"...... شاگل نے قریب آ کر کہا۔

"کیسا دھوکہ"...... ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

"کیپٹن چوپڑہ کو غداری پر آمادہ کر کے۔ اب میں سمجھا ہوں تمہارا مقصد کہ تم چاہتی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ بانڈا سے صحیح سلامت نکل کر یہاں پہنچ جائیں اور تم انہیں ہلاک کر کے کریڈٹ حاصل کر لو۔ کہاں ہیں وہ لوگ"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم خود انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ ان کی خالی جیپ یہاں موجود ہے لیکن وہ خود غائب ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم مجھے بچہ سمجھتی ہو"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر شاگل۔ اگر تم انہیں تلاش کر سکتے ہو تو تلاش کر لو۔ ہم تو تلاش کر کر کے تھک گئے ہیں"۔ ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آخر تم کہنا کیا چاہتی ہو"...... شاگل نے کہا تو ریکھا نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اگر وہ یہاں پہنچ گئے ہیں تو یقیناً وہ لیبارٹری میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ وہ جن بھوت نہیں ہیں کہ ویسے ہی غائب ہو جائیں"۔ شاگل نے کہا۔

"ابھی تمہارے آنے سے چند لمحے پہلے میں ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر ناتھ سے بات کر چکی ہوں۔ لیبارٹری میں کوئی داخل نہیں ہوا"۔ ریکھا نے کہا تو شاگل کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ ضرور کوئی چکر ہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اب ہم تو واپس جا رہے ہیں۔ تم انہیں تلاش کر سکتے ہو تو کر لو"...... ریکھا نے کہا اور پھر اس نے واپسی کا اعلان کر دیا جبکہ شاگل وہیں کھڑا رہا اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ریکھا، کاشی اور اس کے آدمی چار گن شپ ہیلی کاپٹروں پر سوار ہو کر سرام کی طرف واپس چلے گئے جبکہ شاگل اور اس کے ساتھی اور ان کے دونوں گن شپ

ہیلی کاپٹر وہاں موجود تھے۔

"آخر یہ کہاں جا سکتے ہیں"...... شاگل نے کہا اور پھر ایک خیال کے آتے ہی وہ چونک پڑا۔

"ماتھر ادھر آؤ"...... اس نے چیخ کر کہا تو ہیلی کاپٹر کے قریب موجود چار افراد میں سے ایک آدمی دوڑتا ہوا اس کے قریب آگیا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ کر غائب ہو گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ لیبارٹری میں داخل ہو چکے ہیں لیکن ہمارا کوئی رابطہ لیبارٹری سے نہیں ہے۔ پھر انہیں کیسے تلاش کیا جائے"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ ایک ذریعہ ہے"...... ماتھر نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سا"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"ہمارے پاس ایس ٹی ریز ڈیٹکٹو ہے۔ ہم اسے آن کر کے فضا میں لے جاتے ہیں۔ اس طرح اس کی رینج وسیع ہو جائے گی اور یہاں موجود کوئی بھی جاندار چاہے وہ ریت کے اندر ہی کیوں نہ چھپا ہوا ہو واضح طور پر نظر آجائے گا"...... ماتھر نے کہا۔

"کیا لیبارٹری کے اندر موجود افراد بھی چیک ہو سکیں گے"۔ شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب۔ لیبارٹری کے اندر نہیں۔ صرف ریت کے اندر۔

ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی ریت کے ٹیلے کے اندر چھپے ہوئے ہوں"...... ماتھر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کرو چیکنگ"...... شاگل نے کہا تو ماتھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا اور کافی بلندی پر جا کر وہ فضا میں معلق ہو گیا اور کافی دیر تک معلق رہا پھر آہستہ آہستہ واپس نیچے اتر آیا اور اس میں سے ماتھر نکل کر شاگل کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا"...... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ یہاں دس میل کی رینج میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... ماتھر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ریکھا پھر ڈرامہ کر رہی تھی۔ یہ یقیناً ہمارے آنے سے پہلے انہیں بے ہوش کر کے اپنے اڈے پر پہنچا چکی ہو گی اور اب ہمیں چکر دے رہی ہے کہ وہ یہاں آکر غائب ہو گئے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔ اگر ایسا ہے تو وہاں ہمارا آدمی گوپال موجود ہے۔ اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے"...... ماتھر نے کہا۔

"ہاں۔ اس سے معلوم کرو ورنہ ہمیں ریکھا کے اڈے پر ریڈ کرنا پڑے گا"...... شاگل نے کہا تو ماتھر نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ ماتھر نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ماتھر کالنگ۔ اوور"...... ماتھر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ گوپال اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گوپال۔ کیا مادام ریکھا سیکر صحرا سے واپس اڈے پر پہنچ چکی ہے۔ اوور"...... ماتھر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ تو فل فورس کے ساتھ رشما گئی ہوئی ہیں۔ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ اوور"...... گوپال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ کیا پاکیشیائی ایجنٹوں کو پہلے ہی تمہارے اڈے پر نہیں پہنچایا گیا۔ اوور"...... ماتھر نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کو۔ یہاں اڈے پر۔ نہیں جناب۔ ان کا خاتمہ کرنے تو مادام گئی ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ سنو۔ اگر یہ پاکیشیائی ایجنٹ اڈے پر پہنچیں تو تم نے مجھے فوراً کال کرنا ہے۔ اوور"...... ماتھر نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماتھر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عجیب اسرار ہے۔ بہرحال اب چلیں واپس۔ اور کیا کریں"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ لوگ لیبارٹری میں تو کسی صورت داخل ہو ہی نہیں

سکتے اس لئے ظاہر ہے وہ واپس بانڈا ہی پہنچیں گے اور وہاں ہم ان کو کور کر لیں گے"...... ماتھر نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں"...... شاگل نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا تم نے سیوتی۔ پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس دونوں میرے مقابلے پر ناکام ہو گئی ہیں۔ اب میں فاتح ہوں"۔ راگھوش نے انتہائی فاتحانہ انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں سکرین پر مادام ریکھا اور سیکرٹ سروس کے لوگوں کو نہ صرف دیکھ رہے تھے بلکہ وہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن رہے تھے۔ انہوں نے وہ کال بھی سن لی تھی جو ریکھا نے ڈاکٹر ناتھ کو کی تھی۔

"تم واقعی کسی ایجنسی کے سربراہ سے بھی زیادہ ذہین ہو راگھوش۔ مجھے یقین ہے کہ اب تمہیں ہی ان کا سربراہ بنایا جائے گا۔ اب تم اعلیٰ حکام کو اطلاع کر دو"....... سیوتی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن پہلے مجھے ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ آؤ"۔ راگھوش نے اٹھتے ہوئے کہا تو سیوتی بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر راگھوش نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے ایک مشین پسٹل نکال کر اس نے اپنی جیب میں ڈالا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک آدمی موجود تھا۔ اس نے راگھوش کو سلام کیا۔

"کیا پوزیشن ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کی"....... راگھوش نے کہا۔

"وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں باس"....... اس آدمی نے کہا تو راگھوش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں پانچ مرد اور دو عورتیں فرش پر بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھیں۔

"پریتم۔ دو آدمیوں کو بلاؤ اور ان سب کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے ہتھکڑیاں ڈال دو اور پھر انہیں دیوار کے ساتھ بٹھا دو اور پھر انہیں ہوش میں لے آؤ"....... راگھوش نے اس آدمی سے کہا جو باہر دروازے پر کھڑا تھا اور اب ان کے پیچھے اندر آ گیا تھا۔

"یس باس"....... پریتم نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ راگھوش وہاں موجود کئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا تم انہیں ہوش میں لانا چاہتے ہو۔ کیوں۔ پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولی مار کر ہلاک کر دو

گے"....... سیوتی نے راگھوش کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا انجام راگھوش کے ہاتھوں ہو رہا ہے"....... راگھوش نے کہا۔

"سوچ لو۔ خود ہی کہہ رہے تھے کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔ سیوتی نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ان کے ہاتھ جکڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر یہ کیا کر سکیں گے۔ ویسے بھی ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے اور میرے پاس مشین پسٹل ہے"....... راگھوش نے کہا اور تھوڑی دیر بعد پریتم اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے دو اور آدمی اندر داخل ہوئے جن کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ ان تینوں نے باری باری سب کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے ہتھکڑیاں ڈال دیں اور پھر انہیں اٹھا کر دیوار کے ساتھ ان کی پشت لگا کر بٹھا دیا۔ پریتم نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے باری باری ان سب کی ناک سے لگائی۔ آخری آدمی کی ناک سے بوتل لگا کر اس نے بوتل ہٹائی اور پھر اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے بوتل جیب میں ڈال لی۔

"تمہارے پاس اسلحہ ہے"....... راگھوش نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ مشین پسٹل ہیں"....... پریتم نے جواب دیا۔

"پریتم تم یہیں رکو گے اور اگر یہ لوگ کوئی غلط حرکت کریں تو

بے شک گولیوں سے اڑا دینا لیکن اگر یہ کوئی غلط حرکت نہ کریں تو تم نے خاموش رہنا ہے۔ میں انہیں خود اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا"....... راگھوش نے کہا۔

"یس باس"....... پریتم نے کہا اور وہ ان دونوں کی کرسیوں کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا جبکہ باقی دونوں افراد واپس چلے گئے۔ کچھ دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آ گئے۔

"میں تمہارا قد وقامت پہچانتا ہوں عمران۔ تم بھی مجھے یقیناً پہچان گئے ہو گے۔ اس کے باوجود میں اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام راگھوش ہے اور میں کرنل فریدی کی زیرو فورس میں بھی کافی عرصہ رہا ہوں"....... راگھوش نے ایک آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں پہچان گیا ہوں راگھوش۔ لیکن ہم کہاں ہیں"۔ اس آدمی نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم لیبارٹری کے اندر موجود ہو"....... راگھوش نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیبارٹری کے اندر۔ مگر ہم تو باہر ریت پر تھے۔ پھر اندر کیسے آ گئے"....... عمران کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی تو راگوش نے پوری تفصیل سے ساری بات دوہرا دی۔ اس نے ریکھا اور شاگل کے آنے اور پھر واپس جانے کی تفصیل بھی بتا دی تھی۔

"تم نے تو کمال کر دیا راگھوش۔ اس قدر عقلمند آدمی ہو تم۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا"....... عمران نے کہا تو راگھوش بے اختیار

ہنس پڑا۔

"اس تعریف کا شکریہ عمران۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کے باوجود تمہیں میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے تمہیں ہوش بھی اسی لئے دلایا ہے کہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا خاتمہ کس کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ اب تم چھٹی کرو"...... راگھوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران۔ اب تمہیں کوئی مہلت نہیں مل سکتی"۔ راگھوش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

"میں مہلت نہیں مانگ رہا مسٹر راگھوش۔ میں تو تمہاری ذہانت پر تمہیں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ مگر"...... راگھوش نے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کے عقب میں موجود بازو حرکت میں آئے اور راگھوش کے سینے پر کلپ ہتھکڑی ایک خوفناک دھماکے سے لگی اور راگھوش کو یوں محسوس ہوا جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ وہ چیختا ہوا کرسی سمیت اچھل کر پیچھے گرا ہی تھا کہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں سیوتی اور پریتم کے چیخنے کی آوازیں پڑیں اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کے جسم میں کئی گرم گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں اور اس کا

سانس اس کے حلق میں ہی اٹک گیا ہو۔ اس نے بے اختیار سانس کو حلق سے نکالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن اور احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

ریکھا اور کاشی دونوں ہی سیرام میں اپنے اڈے کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے چہروں پر عجیب سے تاثرات تھے۔ حیرت اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات۔

"آخر یہ کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ابھی تک ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی"...... ریکھا نے کہا۔

"میں خود حیران ہوں ریکھا۔ مجھے تو یہ سب خواب لگتا ہے"۔ کاشی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فقرہ ختم ہوتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"مادام۔ مادام۔ انہیں چیک کر لیا گیا ہے"...... آنے والے نے تیز تیز لہجے میں کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئیں۔

"کیا مطلب۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں"...... ریکھا نے بے چین

سے لہجے میں کہا۔

"وہ اس طرح ایک ایک کر کے ریت سے باہر آئے ہیں جیسے ریت کے اندر کسی گہرے کنوئیں سے نکل رہے ہوں"...... اس نوجوان نے کہا۔

"اوہ۔ آؤ میں دیکھتی ہوں"...... ریکھا نے کہا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوئی۔ وہاں ایک الماری نما مشین دیوار کے ساتھ کھڑی تھی جس کی سکرین پر صحرا کا منظر نظر آ رہا تھا۔

"مادام۔ یہ لوگ جیپ میں بیٹھ کر واپس جا رہے ہیں"۔ مشین کے سامنے کھڑے ہوئے آدمی نے کہا تو ریکھا نے دیکھا کہ واقعی دو عورتیں اور پانچ مرد جیپ میں موجود تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہم نے اس جیپ کو بھی تباہ نہیں کیا۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ چلو۔ گن شپ ہیلی کاپٹر لے چلو۔ انہیں کسی صورت بھی زندہ نہیں جانا چاہئے"...... ریکھا نے چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ دوڑتے ہوئے انداز میں دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کاشی اس کے پیچھے تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد چار گن شپ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر انتہائی تیز رفتاری سے صحرا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سب سے آگے والے ہیلی کاپٹر میں ریکھا اور کاشی دونوں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کی آنکھوں سے طاقتور دوربینیں لگی ہوئی تھیں۔

"انہیں بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا۔

" اب یہ بچ کر کہاں جائیں گے۔ اب تو یہ لازماً ہلاک ہوں گے" ...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی تیز ترین پرواز کے بعد وہ رشما کے علاقے میں پہنچ گئے۔

" بلندی کافی رکھو پائلٹ اور اس جیپ کو تلاش کرو" ...... ریکھا نے کہا تو پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو مزید اونچا کرنا شروع کر دیا لیکن اسی لمحے انہیں نیچے سے انتہائی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور دوسرے لمحے اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا جیسے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو اور پھر واقعی نیچے سے آگ، شعلوں اور ریت کا ایک بادل سا اوپر کو اٹھتا دکھائی دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ اوہ"۔ مادام ریکھا اور کاشی دونوں نے ہی یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" انہیں زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ کسی صورت میں بھی نہیں جانا چاہئے" ...... کاشی نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" پائلٹ انہیں تلاش کرو۔ یہ لوگ ابھی صحرا سے باہر نہیں گئے ہوں گے۔ رفتار تیز کرو۔ اب اس لیبارٹری کی تباہی کا یہی مداوا ہو سکتا ہے کہ انہیں بھی ہلاک کر دیا جائے" ...... مادام ریکھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رفتار تیز کر دی۔ مادام ریکھا اور کاشی دونوں کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

چہروں پر بیک وقت افسوس اور پچھتاوے کے تاثرات نمایاں تھے۔ ظاہر ہے وہ دونوں ہی سمجھ گئی تھیں کہ جس وقت وہ لیبارٹری سے باہر موجود تھیں اس وقت پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کے اندر اسے تباہ کرنے پر کام کر رہے تھے لیکن انہیں اس کا علم تک نہ ہو سکا تھا۔

" وہ۔ وہ دیکھو جیپ۔ وہ ٹیلے کے ساتھ کھڑی ہے" ...... یکلخت کاشی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

" یہ خالی ہو گی۔ پاکیشیائی ایجنٹ یقیناً ہیلی کاپٹروں کو دیکھ کر ادھر ادھر چھپ گئے ہوں گے۔ پہلے اس جیپ کو میزائل مار کر اڑا دو اور اس کے بعد اس ٹیلے کے گرد جہاں تک ہو سکے میزائلوں اور مشین گنوں کی گولیوں کی بارش کر دو۔ آج انہیں کسی صورت بھی بچ کر نہیں جانا چاہئے" ...... مادام ریکھا نے چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا تو پائلٹ نے ٹرانسمیٹر پر اپنے پیچھے آنے والے باقی تین ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ چاروں ہیلی کاپٹروں سے میزائلوں اور مشین گنوں کی گولیوں کی نہ ختم ہونے والی بارش شروع ہو گئی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے صحرا کے اس حصے پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ جس ہیلی کاپٹر میں مادام ریکھا اور کاشی موجود تھیں اس کے پائلٹ نے پہلا حملہ جیپ پر کیا اور جیپ کے پرزے فضا میں بکھر گئے۔ اس کے بعد اس نے بھی باقی پائلٹوں کی طرح فائرنگ کا آغاز کر دیا۔

" دائرے کو پھیلاتے جاؤ" ...... ریکھا نے چیخ کر کہا تو پائلٹ نے

دوسرے ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو مادام ریکھا کی ہدایت ٹرانسفر کر دی اور پھر مادام ریکھا کی ہدایت کے مطابق ہیلی کاپٹروں نے اپنے دائرے کو مسلسل بڑھانا شروع کر دیا۔ مادام ریکھا اور کاشی دونوں ہونٹ بھینچے مسلسل اور خوفناک فائرنگ کو دیکھ رہی تھیں لیکن اب تک انہیں نیچے ریت پر کوئی لاش نظر نہ آئی تھی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل فائرنگ کے بعد ایمونیشن ختم ہو گیا اور فائرنگ رک گئی۔

"مادام۔ اب کیا حکم ہے"...... پائلٹ نے پوچھا۔

"تم یہاں فضا میں رکو گے۔ باقی تینوں ہیلی کاپٹر واپس جا کر نیا ایمونیشن لوڈ کریں گے اور پھر واپس آ کر مزید وسیع دائرے میں فائرنگ کریں گے۔ ان کے آنے پر تم واپس جا کر ایمونیشن لوڈ کر لاؤ گے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے مادام ریکھا کی دی ہوئی ہدایت دوسرے پائلٹوں تک پہنچا دی اور ان کے ہیلی کاپٹر کے علاوہ باقی تینوں ہیلی کاپٹر تیزی سے مڑے اور واپس سیرام کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"تم بھی ذرا وسیع دائرے میں راؤنڈ لگاؤ۔ اگر یہ لوگ زندہ بچ گئے ہیں تو لازماً باہر نکلیں گے"...... مادام ریکھا نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک ہیلی کاپٹر کافی وسیع دائرے میں راؤنڈ لگاتا رہا لیکن دوربینوں کی مدد سے نیچے دیکھتے ہوئے ریکھا اور کاشی دونوں میں سے کسی کو نیچے معمولی سی حرکت بھی نظر

نہ آئی۔

"یہ لوگ کیا ہیں۔ اب پھر غائب ہو گئے ہیں"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں چھپیں گے۔ آخرکار مارے جائیں گے"...... کاشی نے جواب دیا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے مادام ریکھا کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دی تو مادام ریکھا نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ یو۔ چیف آف پاور ایجنسی۔ اوور"۔ ریکھا نے بھی اپنی ایجنسی اور اپنے عہدے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سیکر میں کیا ہو رہا ہے۔ خوفناک دھماکے اور ہیلی کاپٹر وہاں نظر آ رہے ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اوور"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جناب شاگل۔ غضب ہو گیا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے لیبارٹری تباہ کر دی ہے۔ میں نے انہیں ریت سے نکل کر جیپ میں بانڈا کی طرف جاتے سیرام میں چیک کیا اور ان کے خاتمے کے لئے چار گن شپ ہیلی کاپٹر لے کر یہاں پہنچی تو اسی لمحے لیبارٹری کسی آتش فشاں کی طرح خوفناک دھماکے سے پھٹ گئی۔ ہم نے جیپ چیک کر لی۔ وہ ایک ٹیلے کے پاس کھڑی تھی۔ میں نے مکمل طور پر

جیپ تباہ کر دی اور پھر ہم نے اس جیپ کے ارد گرد وسیع دائرے میں میزائلوں اور مشین گن کی گولیوں کی بارش کی دی ہے۔ ہمارا ایمونیشن ختم ہو گیا ہے اور میں یہاں موجود ہوں جبکہ میرے تین ہیلی کاپٹر نیا ایمونیشن لینے سیرام گئے ہیں۔ ہم انہیں ہر صورت میں ہلاک کر کے چھوڑیں گے۔ اوور"....... ریکھا نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ ویری بیڈ۔ اب تو ہمارا کورٹ مارشل ہو گا۔ ویری بیڈ۔ اوور"....... شاگل کے منہ سے مسلسل ویری بیڈ کے ہی الفاظ نکل رہے تھے۔

"اگر ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو کورٹ مارشل سے بچ جائیں گے۔ میں یہاں صحرا میں آپریشن کر رہی ہوں۔ آپ وہاں بانڈا اور اس کے اندرونی حصوں کو چیک کرتے رہیں۔ اگر یہ لوگ کسی طرح بچ بھی گئے تو لازماً بانڈا ہی پہنچیں گے اور چونکہ ان کی جیپ تباہ ہو گئی ہے اس لئے یہ پیدل ہی پہنچیں گے۔ انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔ اوور"۔ ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ تم بے فکر رہو۔ میں یہاں الرٹ ہوں۔ یہ زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ اب انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا پڑے گا۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اس دوران باقی تینوں ہیلی کاپٹر ایمونیشن لے کر واپس آ

گئے تو ریکھا نے انہیں فائرنگ کرنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات دیں اور خود اس نے پائلٹ کو واپس سیرام چلنے کے لئے کہا تاکہ اس کے ہیلی کاپٹر میں بھی نیا ایمونیشن لوڈ کیا جا سکے اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر واپس سیرام کی طرف موڑ دیا۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے ریت پر دوڑتی ہوئی بانڈا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عبدالجبار اور سائیڈ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہمیں لازماً فضا سے چیک کیا جا رہا ہو گا اور کسی بھی لمحے پاور ایجنسی یا سیکرٹ سروس کے گن شپ ہیلی کاپٹر ہمیں گھیر لیں گے اس لئے انہیں اب باقاعدہ ڈاج دینا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ یہاں تو ہر طرف لق و دق صحرا موجود ہیں۔ چھپنے کی بھی کوئی جگہ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے سمجھا تھا کہ لیبارٹری چشمے اور درختوں والی سائیڈ پر ہے لیکن اب جب ہم لیبارٹری کے سپیشل وے سے باہر نکلے ہیں تو ہمیں معلوم ہوا ہے کہ لیبارٹری تو اس کی مخالف سمت میں ہے اس لئے ہمیں اس چشمے والی سائیڈ میں جا کر چھپنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں بھی تو ہمیں چیک کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"عبدالجبار جیپ کو کسی ٹیلے کی اوٹ میں روک دو اور سنو۔ ہم نے چکر کاٹ کر اس چشمے اور درختوں والے حصے کی طرف جانا ہے۔ ہر ایک نے پوری قوت سے دوڑنا ہے ورنہ وہ یہاں کے چپے چپے پر آگ برسا دیں گے"...... عمران نے کہا اور چھلانگ لگا کر نیچے اتر گیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر گئے۔

"لیبارٹری تو تباہ کر دو"...... جولیا نے نیچے اترتے ہی کہا۔

"ابھی نہیں۔ اسے بھی ہم ان کے لئے ڈاج کے طور پر استعمال کریں گے۔ دوڑو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی تیزی سے ریت پر دوڑنے لگا۔ باقی ساتھی بھی اس کی پیروی کر رہے تھے لیکن ظاہر ہے ریت پر دوڑنا انتہائی مشقت طلب کام تھا۔ اس لئے جلد ہی وہ سب ہانپنے لگے لیکن عمران کی رفتار میں چونکہ فرق نہ آ رہا تھا اس لئے وہ سب بھی کسی نہ کسی طرح طوعاً کرہاً اس کی پیروی کرتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔ تھوڑا سا چکر کاٹ کر وہ ایک بار پھر رشما کے علاقے کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے جہاں درخت اور سوکھا ہوا چشمہ موجود تھا۔ وہاں ایک قدیم معبد بھی تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ سب بے اختیار ریت پر لیٹ گئے اور لمبے لمبے سانس لینے لگے۔ ان کے چہرے انتہائی مشقت سے بگڑ گئے تھے لیکن چند لمحوں بعد ہی وہ سب بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہیلی کاپٹر آرہے ہیں۔ جلدی کرو۔ ہم نے اس معبد میں چھپنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹوٹے پھوٹے معبد کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے اور پھر ہیلی کاپٹروں کے قریب آنے سے پہلے وہ معبد میں داخل ہو چکے تھے۔ گو معبد خاصا خستہ اور ٹوٹا پھوٹا سا تھا لیکن بہرحال چھپنے کے لئے وہ اچھی جگہ تھی۔ عمران ٹوٹے ہوئے دروازے کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں آسمان پر لگی ہوئی تھیں۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ عمران نے کوٹ کی جیب سے ڈی چارجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ ہیلی کاپٹروں کی تعداد چار تھی اور وہ چاروں گن شپ ہیلی کاپٹر تھے اور کافی بلندی پر تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید قریب آتے عمران نے ڈی چارجر کا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوسرا بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کے بلب کی جگہ سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے لئے جلا اور دوسرے لمحے بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دور سے گڑگڑاہٹ کی ہولناک آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چاروں ہیلی کاپٹر اس وقت اس جگہ کے قریب پہنچ چکے تھے اور پھر لیبارٹری والی جگہ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی اور آگ کے شعلے، دھواں اور ریت کا دبیز بادل تیزی سے آسمان کی طرف اٹھتا چلا گیا جبکہ چاروں ہیلی کاپٹر جھٹکے سے اوپر اٹھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"آؤ اب اس دھوئیں اور ریت کی اوٹ میں ہم نے سیرام کی طرف بڑھنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے معبد سے باہر آ گئے۔ ہیلی کاپٹر واقعی دھوئیں اور ریت کے بادل کی اوٹ میں کہیں گم ہو گئے تھے اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے اس طرف کی مخالف سمت میں بڑھتے چلے گئے جدھر ہیلی کاپٹر گئے تھے۔

"یہ ہیلی کاپٹر اگر واپس آئے تو"...... صفدر نے کہا۔

"وہ ڈاج کھا چکے ہیں۔ لازمی بات ہے کہ وہ سمجھیں گے کہ ہم جیپ میں سوار ہو کر بانڈا کی طرف ہی جا سکتے ہیں اور جب انہیں خالی جیپ ملے گی تو پھر وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم جیپ سے اتر کر ادھر ادھر کہیں چھپ گئے ہیں اس لئے وہ ساری کارروائی اسی علاقے میں ہی کریں گے۔ اس طرف کا تو انہیں خیال تک نہ آئے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم پیدل تو سیرام نہیں پہنچ سکتے۔ بلکہ اب تو ہم پیدل بانڈا بھی نہیں پہنچ سکتے اور بغیر پانی کے اس لق و دق صحرا میں ہمارا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کرتے رہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن بہرحال ان کے چہرے ستے ہوئے تھے کیونکہ صفدر کی بات روز روشن کی طرح واضح تھی۔ اس لق و دق صحرا میں بغیر پانی کے وہ کب

تک زندہ رہ سکتے تھے۔ پہلے بھی ریت پر دوڑنے کی وجہ سے انہیں پیاس محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

" عمران صاحب۔ معاملہ انتہائی نازک ہے۔ ہمیں کسی ہیلی کاپٹر کو ہر صورت میں نیچے اتارنا ہو گا ورنہ ہم واقعی اس صحرا میں بے بسی کی موت مر جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" جب تک چل سکتے ہو چلو۔ فی الحال ہم جتنا فاصلہ طے کر لیں گے اتنا ہی محفوظ رہیں گے۔ باقی بعد میں دیکھا جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے خوفناک دھماکوں اور مشین گنوں کی بے دریغ فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہماری کلنگ کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب مزید نہیں چلا جا رہا۔ اب یہاں رک جاؤ"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ریت پر اس طرح بیٹھ گئی جیسے واقعی اس کے لئے مزید آگے بڑھنا ناممکن ہو۔ صالحہ بھی رک گئی اور باقی ساتھی بھی۔

" ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے اور غدار ڈاکٹر طارق بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ اب ہمارا مسئلہ واپسی ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"...... عمران نے بھی ریت پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس کے

ے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"لیکن ہم یہاں سے باہر کیسے نکلیں گے۔ وہ۔ وہ تمہارے پاس ٹرانسمیٹر تو ہو گا"...... جولیا نے بولتے بولتے چونک کر کہا۔

" نہیں۔ کوئی ٹرانسمیٹر نہیں ہے۔ ٹرانسمیٹر اس لئے جیب میں نہیں رکھا تھا کہ لیبارٹری کے محفوظ حصے میں اس کی وجہ سے چیک ہو جائیں اور اس کے بعد وہاں وقت ہی نہیں ملا کہ اسے ساتھ لیا جاتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویری سیڈ۔ مجھے اچانک خیال آیا تھا۔ اب کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" گھبراؤ مت۔ ہر مشکل سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ موجود ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔ دور سے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں ابھی تک مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ پھر اچانک فائرنگ بند ہو گئی۔

" اوہ۔ اب تم لوگ ٹیلوں کی اوٹ لے لو۔ ہیلی کاپٹر اب واپس جائیں گے اور واپسی کے وقت اگر انہوں نے ہمیں چیک کر لیا تو مسئلہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب تیزی سے اٹھ کر ٹیلوں کی اوٹ میں ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں تین گن شپ ہیلی کاپٹر کچھ فاصلے پر واپس سیرام کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے

" اس کا مطلب ہے کہ ایک ہیلی کاپٹر وہاں رہ گیا ہے اور اس میں یقیناً ریکھا ہو گی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ

ہی جولیا اور صالحہ بھی موجود تھیں۔

"ہمیں سنجیدگی سے یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچنا چاہئے عمران صاحب"....... صالحہ نے کہا۔

"میں نے کب منع کیا ہے تمہیں سوچنے سے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم آخر اس قدر مطمئن کیوں ہو"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ پریشان ہونے سے کسی مسئلے کا حل نہیں نکل سکتا۔ ہمیں ایک ہیلی کاپٹر نیچے اتارنا پڑے گا اور میں نے اس کی ترکیب سوچ لی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیا"....... جولیا اور صالحہ دونوں نے چونک کر کہا۔

"مادام ریکھا اور کاشی جس ہیلی کاپٹر میں ہیں اس کا ایمونیشن بھی یقیناً ختم ہو چکا ہو گا اور پھر تین ہیلی کاپٹر جو واپس گئے ہیں یہ نیا ایمونیشن لے کر دوبارہ ادھر آئیں گے اور پھر ریکھا کا ہیلی کاپٹر ایمونیشن لینے جائے گا۔ وہ یقیناً اس لئے رک گیا ہے کہ میدان کو خالی نہ چھوڑا جائے۔ جب ریکھا کا ہیلی کاپٹر واپس جائے گا تو ہم سب مختلف جگہوں پر اس طرح لیٹ جائیں گے کہ وہ ہمیں مردہ سمجھ لے۔ پھر وہ یقیناً چیکنگ کے لئے ہیلی کاپٹر نیچے اتارے گی اور پھر مردہ زندہ ہو جائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر اس نے ہمیں دیکھ کر باقی ہیلی کاپٹروں کو کال کر لیا تو پھر ہم کیسے بچ سکیں گے"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا نہ ہی تھا۔ ٹھیک ہے۔ میں اکیلا ہی لیٹوں گا۔ تم اوٹ میں چھپے رہنا۔ ایک آدمی کے لئے وہ ہیلی کاپٹروں کو کال نہیں کرے گی"....... عمران نے اپنی تجویز میں ترمیم کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم سب ہی یہاں موجود ہیں اور لازماً وہ ہیلی کاپٹروں کو کال کر لے گی"....... صالحہ نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ آج میرے ذہن کی بیٹری مکمل طور پر فیل ہو چکی ہے۔ بہرحال اب واقعی کچھ اور سوچنا پڑے گا"....... عمران نے کہا۔ اس دوران باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک تجویز پیش کروں"....... عبدالجبار نے کہا۔

"ارے ہاں۔ تم یہاں کے مقامی ہو۔ یہاں کے حالات سے زیادہ بہتر انداز سے واقف ہو۔ تم بتاؤ کہ ان حالات میں ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب۔ تھوڑی دیر بعد پورے صحرا میں ہماری تلاش شروع ہو جائے گی۔ مادام ریکھا کے ساتھ ساتھ شاگل اور ان کے آدمی بھی شامل ہو جائیں گے کیونکہ لیبارٹری کی تباہی کے بعد اب ان

کی پوری توجہ ہمیں ہلاک کرنے پر ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کی تباہی کی خبر جیسے ہی اعلیٰ حکام تک پہنچے گی لازماً اعلیٰ حکام بھی یہاں پہنچ جائیں گے چاہے وہ بانڈا کی طرف سے آئیں یا سیرام کی طرف سے اس لئے میری تجویز ہے کہ ہم تباہ شدہ لیبارٹری میں چھپ جائیں اور پھر جیسے ہی کوئی ہیلی کاپٹر وہاں اترے ہم اس پر قبضہ کر کے یہاں سے نکل جائیں"...... عبدالجبار نے کہا۔

"نہیں۔ ضروری نہیں کہ وہاں ایک ہی ہیلی کاپٹر آئے۔ وہاں بہت سے لوگ بھی آسکتے ہیں اور ہم ایک بار پھنس گئے تو پھر ہمارا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ تم یہ بتاؤ کہ صحرا کے ایک طرف تو بانڈا ہے اور دوسری طرف سیرام جبکہ باقی دو سمتوں میں کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"گاؤں ہیں۔ چھوٹے گاؤں۔ کوئی بڑا شہر نہیں ہے اور اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ ان سمتوں میں سفر کر کے صحرا سے نکل جائیں گے تو ایسا ناممکن ہے کیونکہ ان دونوں سمتوں میں بانڈا اور سیرام کی نسبت زیادہ فاصلہ ہے"...... عبدالجبار نے جواب دیا۔

"عجیب بھنور میں پھنس گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بھنور تو سمندر میں ہوتا ہے۔ یہ تو صحرا ہے۔ یہاں تو بگولے ناچتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹر"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے اور پھر وہ سب انتہائی تیزی سے ٹیلے کی اوٹ میں

ہو گئے کیونکہ دور سے تین ہیلی کاپٹر واپس آتے دکھائی دے رہے تھے۔

"اب اس کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے کہ ریکھا کے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارا جائے۔ تم یہیں رکو گے میں اکیلا دوڑتا ہوا آگے بڑھوں گا تو لازماً ریکھا ہیلی کاپٹر نیچے اتارے گی۔ اس وقت تم حملہ کر دینا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ اس طرح تم ہلاک بھی ہو سکتے ہو۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتی"...... جولیا نے یکلخت فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ارے۔ پھر کیا کریں۔ کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔ کیوں تنویر۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں بہرحال رسک لینا پڑے گا۔ نتیجہ جو بھی نکلے۔ ورنہ ہم یہاں بھوک اور پیاس سے ہڈیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ تم واقعی بہادر آدمی ہو۔ کیوں جولیا۔ اب تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اعتراض ہے۔ لیبارٹری کی تباہی کے بعد وہ ہمیں کسی صورت بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے اس لئے کوئی اور تجویز سوچو"۔ جولیا نے پہلے کی طرح فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے پیدل چل پڑیں۔ وہ ہمارے ملک میں سب سے پرانی بس کے پیچھے لکھا جاتا ہے کہ نہ انجن کی خوبی نہ کمال ڈرائیور، خدا کے سہارے چلی جا رہی ہے بس"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک ہیلی کاپٹر واپس جا رہا ہے"...... اسی لمحے صالحہ نے کہا تو سب کی نظریں اس طرف کو اٹھ گئیں۔

"میرا اندازہ درست نکلا ہے۔ ریکھا اس ہیلی کاپٹر میں ہے۔ وہ واپس جا رہی ہے"...... عمران نے کہا لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہیلی کاپٹر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اب ایک بار پھر دور سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"آؤ اب کافی آرام کر لیا ہے۔ اب سفر کا آغاز کریں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے اب اس کے سوا ان کے پاس اور کوئی چارہ ہی نہ ہو۔

"ہیلی کاپٹر تو چکر لگاتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہ ڈی چارجر نکال لیا جس کی مدد سے اس نے لیبارٹری کو تباہ کیا

تھا۔

"سنو۔ تم نے یہیں رکنا ہے۔ میں اس ڈی چارجر کو ریت پر اس انداز میں رکھوں گا کہ ریکھا یا اس کے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو یہ دور سے نظر آ جائے۔ اس کے بعد لازماً وہ ہیلی کاپٹر نیچے اتاریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے چیکنگ کریں"...... صفدر نے کہا۔

"لازماً کریں گے لیکن ہم ہیلی کاپٹر کی پوزیشن کو دیکھتے ہوئے ٹیلوں کی اوٹ میں ہوتے رہیں گے اور جب انہیں یقین ہو جائے گا کہ ہم یہاں موجود نہیں ہیں تو وہ لازماً ہیلی کاپٹر نیچے اتاریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں اتاریں گے۔ اس ڈی چارجر سے انہیں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انسانی نفسیات بڑی عجیب چیز ہے جولیا۔ وہ لوگ اسے یہاں اچانک دیکھ کر چونک پڑیں گے اور انہیں سب سے پہلے یہی خیال آئے گا کہ اس کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں جبکہ ان کے خیال کے مطابق ہماری جیپ یہاں سے بہت فاصلے پر بانڈا کی سمت انہیں ملی ہے۔ پھر وہ چیکنگ کریں گے لیکن جب ہم انہیں نظر نہیں آئیں گے تو پھر وہ سمجھیں گے کہ اس کا تعلق یقیناً ہم سے نہیں ہے اور لازماً وہ اسے اٹھانے اور چیک کرنے کے لئے کہ یہ کیسے یہاں آ گیا، نیچے اتریں گے"...... عمران نے وضاحت کرتے

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوشش کر دیکھنی چاہئے" ...... اس بار جولیا نے
کہا۔

"تم یہیں رکو۔ میں اسے قریب ہی رکھوں گا۔ تم نے خیال رکھنا
ہے کہ اس وقت تک سامنے نہیں آنا جب تک کہ میں ہیلی کاپٹر پر
مکمل قبضہ نہ کر لوں اور اوٹ کا بھی خیال رکھنا کیونکہ اگر انہوں نے
مجھے چیک کر لیا تو وہ یہاں ایسی آگ برسائیں گے کہ ہم سب بھسم
ہو کر رہ جائیں گے" ...... عمران نے کہا۔

"تم اپنا خیال رکھنا۔ ہماری طرف سے بے فکر رہو" ...... جولیا
نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا
اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جہاں سے ہیلی کاپٹر گزر کر گیا تھا۔ تقریباً
اسی جگہ پہنچ کر عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈی چارجر کو ریت پر
اس انداز میں رکھ دیا کہ سورج کی روشنی سے اس کا ڈائل چمکتا رہے
اور وہ سیرام کی طرف سے آنے والے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کو
یقینی طور پر واضح نظر بھی آئے۔ ریت پر اسے ایڈجسٹ کر کے عمران
بھاگ کر کچھ فاصلے پر موجود ایک ٹیلے کے عقب میں ہو کر بیٹھ گیا۔
پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے سیرام کی طرف سے آتا ہوا ہیلی کاپٹر نظر
آنے لگ گیا تو وہ چوکنا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس کے سر سے
گزر کر آگے بڑھ گیا۔ پہلے تو اسے اس طرح جاتے دیکھ کر وہ سمجھ گیا
کہ اس کی کوشش کے باوجود ڈی چارجر انہیں نظر نہیں آیا ہو گا لیکن

کچھ آگے جا کر جب ہیلی کاپٹر مڑنے لگا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ
ابھر آئی۔ ہیلی کاپٹر نے ایک چکر کاٹا اور پھر اس نے ایک دائرے کی
صورت میں گھومنا شروع کر دیا۔ عمران سمجھ گیا کہ اب وہ انہیں
تلاش کر رہے ہیں لیکن چونکہ وہ خود بھی پہلے سے چوکنا تھا اور اس کے
ساتھی بھی اس لئے وہ ساتھ ساتھ ٹیلوں کی اوٹ اس انداز میں لیتا رہا
کہ ہیلی کاپٹر سے وہ کسی صورت نظر نہ آسکے۔ تقریباً دو راؤنڈ لگانے
کے بعد ہیلی کاپٹر نے غوطہ لگایا اور چند لمحوں بعد وہ اس ٹیلے پر جس
کے پیچھے عمران چھپا ہوا تھا ریت پر اتر گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کی
بند کھڑکی کھلی اور اس میں سے عمران نے ایک آدمی کو اترتے ہوئے
دیکھا جبکہ دو عورتیں ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھی ہوئی واضح نظر آ رہی
تھیں لیکن ان کے رخ دوسری طرف تھے۔ عمران ٹیلے کی اوٹ سے
نکلا اور ریت پر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔ وہ آدمی نیچے اتر کر ریت پر موجود ڈی چارجر کی طرف بڑھا چلا
جا رہا تھا۔ اس کی حرکت کرتی ہوئی ٹانگیں عمران کو نظر آ رہی تھیں۔
چند لمحوں بعد عمران ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گیا اور تقریباً اسی لمحے اس
آدمی نے ریت پر پڑا ہوا ڈی چارجر اٹھایا اور واپس مڑنے لگا۔ عمران
بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ہیلی کاپٹر کے راڈ کو پکڑ کر اوپر کو اٹھ گیا
تاکہ اس کی ٹانگیں واپس آتے ہوئے اس آدمی کو نظر نہ آئیں لیکن
اس کے کان اس آدمی کے ریت پر چلنے سے نکلنے والی مخصوص آوازوں
پر لگے ہوئے تھے۔ پھر جیسے ہی اس نے محسوس کیا کہ وہ آدمی ہیلی

کاپٹر کے بالکل قریب پہنچ گیا ہے تو اس نے ہاتھ چھوڑ دیئے اور اس کے قدم ریت پر جیسے ہی لگے وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے سے ہو کر دوسری طرف گیا۔ وہ آدمی اچھل کر اوپر والے راڈ کو پکڑ کر اوپر چڑھنے ہی والا تھا کہ عمران نے جھک کر مٹھی میں ریت بھر کر بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف اچھال دی۔ اس آدمی کی پوری توجہ چونکہ اوپر چڑھنے کی طرف تھی اس لئے وہ عمران کی طرف دیکھ ہی نہ رہا تھا اور شاید اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ اس طرح بھی اچانک کوئی آدمی نمودار ہو سکتا ہے لیکن جیسے ہی ریت اس کی آنکھوں میں پڑی وہ چیختا ہوا دھماکے سے نیچے ریت پر آ گرا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... اوپر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کو بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر ہیلی کاپٹر کے نیچے اس انداز میں لے گیا کہ وہ آدمی معمولی سی مزاحمت بھی نہ کر سکا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں ہاتھ انتہائی تیزی سے حرکت میں آئے اور ہلکی سی کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس اٹھنے کی کوشش کرتے اور پھڑکتے ہوئے آدمی کی گردن ٹوٹ گئی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

"کیا ہوا ہے پائلٹ۔ کیا ہوا ہے"...... ریکھا کی تیز آواز سنائی دی۔ عمران اب ہیلی کاپٹر کے نیچے اس جگہ دبکا ہوا تھا کہ جب تک کوئی نیچے اتر کر نہ دیکھتا اسے کچھ نظر نہ آ سکتا تھا۔

"مم۔ مم۔ مادام"...... عمران کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی اور عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر ہیلی کاپٹر کی دوسری طرف پہنچ گیا۔ اس نے ایک بار پھر اچھل کر راڈ پکڑا اور دونوں ٹانگیں اوپر کو اٹھا لیں۔ اسی لمحے اسے دھم کی آواز سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ ریکھا یا کاشی دونوں میں سے کوئی ایک نیچے اتری ہے۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ پائلٹ تو ہلاک ہو گیا ہے۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے"...... یکلخت ریکھا کی انتہائی حیرت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس کا فقرہ ابھی ختم ہی ہوا تھا کہ ایک اور ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ اسے اصل خدشہ اس بات کا تھا کہ اگر ایک آدمی بھی اندر رہ گیا تو وہ نہ صرف گن شپ ہیلی کاپٹر کی کھڑکیاں لاک کر دے گا بلکہ اسے اڑا کر بھی لے جا سکتا ہے اس لئے اس نے یہ سارا کھیل کھیلا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی اس نے محسوس کیا کہ اندر موجود دونوں عورتیں نیچے آ چکی ہیں تو اس نے نیچے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے دوڑ کر وہ عقبی طرف سے گھوم کر دوسری طرف آ گیا۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کی لاش دیکھ رہی تھیں لیکن ظاہر ہے قدموں کی آواز سن کر وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹیں۔

"خبردار"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر فضا میں لہرایا۔

"تم۔ تم۔ علی عمران تم"...... ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے جیکٹ کی جیب کی طرف بڑھا لیکن اسی لمحے جیسے بجلی حرکت میں آتی ہے اس طرح عمران حرکت میں آیا اور وہ ایک لمحے کے لئے جھکا۔ دوسرے لمحے وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں دبی ہوئی ریت ریکھا اور اس کے ساتھ کھڑی ہوئی کاشی کی آنکھوں میں پڑی اور وہ دونوں چیختی ہوئی پیچھے ہٹیں اور دونوں ہاتھوں سے بے اختیار اپنی آنکھیں مسلنے لگیں۔ اسی لمحے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ دونوں کنپٹیوں پر ضرب کھا کر چیختی ہوئی نیچے جا گریں۔ عمران کے دونوں بازو بیک وقت حرکت میں آئے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتیں، عمران نے اچھل کر باری باری ان دونوں کی کنپٹیوں پر ٹانگوں کی ضرب لگائی اور وہ دونوں چیختی ہوئی دوبارہ نیچے گریں اور ساکت ہو گئیں۔ ان کی آنکھیں ویسے ہی بند تھیں۔ اسی لمحے عمران کے ساتھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"ان دونوں کو اٹھا کر اوپر لے جاؤ اور نیچے مرے ہوئے پائلٹ کی لاش بھی اوپر لے جاؤ۔ جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی ہیلی کاپٹر ادھر آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اچھل کر اس نے راڈ پکڑا اور ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی اور بے ہوش ریکھا اور کاشی کے ساتھ ساتھ پائلٹ کی لاش بھی اوپر ہیلی کاپٹر میں پہنچ گئی۔ باقی ساتھی بھی اوپر چڑھ آئے تھے۔ گن شپ ہیلی کاپٹر میں سب کے لئے بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی لیکن صحرا میں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے سے وہاں جھک کر کھڑے ہو جانا بہرحال غنیمت تھا۔ عمران نے بٹن دبا کر ہیلی کاپٹر کی کھڑکیاں بند کیں اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہماری مدد فرمائی"...... جولیا نے یکلخت ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جو کچھ ہوا ہے اور جس انداز میں ہوا ہے اس میں واقعی اللہ تعالیٰ کی مدد شامل تھی ورنہ شاید یہ لوگ اتنی آسانی سے قابو میں نہ آتے"...... عمران نے جواب دیا۔ اب ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ عمران نے اس کا رخ موڑا اور اسے بانڈا کی طرف لے جانے لگا۔

"ادھر کہاں جا رہے ہو۔ ہمیں سیرام جانا ہو گا"...... سائیڈ پر بیٹھی جولیا نے کہا۔

"ہمیں سیرام میں ان کے اڈے کا علم نہیں ہے اور ان کے باقی ہیلی کاپٹر بھی وہاں موجود ہوں گے۔ انہیں واپس بھجوانا ہے اور ہم اس ہیلی کاپٹر پر بانڈا کے قریب سے گزر کر آسانی سے پاکیشیائی سرحد کے قریب پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راج دیو کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے ریکھا کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ ہمارا ایمونیشن پھر ختم ہو گیا ہے اور اب تو اڈے پر بھی مزید ایمونیشن نہیں ہے۔ اب کیا حکم ہے۔ اوور"...... راج دیو نے کہا۔

"یہ لوگ یقیناً بانڈا کی طرف نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم سب واپس جاؤ۔ میں اب بانڈا پہنچ کر شاگل کے ساتھ مل کر انہیں تلاش کروں گی۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد تینوں ہیلی کاپٹر اس کی سائیڈوں سے ہو کر آگے نکل گئے۔ عمران کا ہیلی کاپٹر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ریکھا کی جیکٹ کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو سائیڈ پر بیٹھی ہوئی صالحہ نے تیزی سے اپنا ہاتھ جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"اس کا خیال رکھنا۔ اسے ہوش نہیں آنا چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا کیونکہ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر عقب سے ٹرانسمیٹر صالحہ کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔ سیٹی کی آوازیں اس میں سے مسلسل آ رہی تھیں۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی شاگل کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے ایک بار پھر ریکھا کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ریکھا۔ کیا یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اوور"۔ شاگل نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ کہیں نظر نہیں آ رہے۔ میں نے ریت کے ایک ایک ذرے کو نہ صرف چیک کر لیا ہے بلکہ ایک ایک ذرے پر فائرنگ بھی کرائی ہے۔ یہ لوگ یقیناً بانڈا کی طرف نکل گئے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یہاں تو کوئی نہیں آیا۔ میں یہاں مسلسل چیکنگ کرا رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے شاگل نے کہا۔

"اب میں خود وہیں آ رہی ہوں۔ پھر مل کر انہیں تلاش کریں گے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یہ لوگ کہیں سیرام کی طرف تو نہیں نکل گئے۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"نہیں۔ ان کی جیپ تو ادھر بانڈا کی سائیڈ سے ملی ہے۔ پھر یہ سیرام کیسے جا سکتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ میرے ہیلی کاپٹر

ایمونیشن لینے سیرام گئے اور پھر واپس بھی آ گئے ہیں اور اب میں بھی سیرام سے دوسری بار ایمونیشن لے کر آئی ہوں۔ اگر یہ لوگ ادھر گئے ہوتے تو لازماً نظر آ جاتے۔ اوور" .... عمران نے پوری وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" پھر آخر یہ شیطان کہاں مر گئے ہیں۔ ادھر اعلیٰ حکام کو اب تک لازماً لیبارٹری کی تباہی کی اطلاع پہنچ چکی ہو گی۔ اوور" .... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ بہرحال انہیں تلاش تو کرنا ہی ہے۔ میں آ رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" شاگل بے حد سمجھدار ہے۔ زیادہ لمبی بات سے وہ مشکوک بھی ہو سکتا تھا" .... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم بانڈا اور سیرام جانے کی بجائے اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے سیکر کی اس سائیڈ پر مڑ جائیں گے جو پاکیشیائی سرحد کی طرف جاتی ہے۔ جب تک انہیں کچھ معلوم ہو گا ہم سرحد کراس کر جائیں گے" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا بلکہ اس کی رفتار بھی بڑھا دی۔

" اس سمت میں کون سا گاؤں ہے عبدالجبار" .... عمران نے مڑ کر پیچھے بیٹھے ہوئے عبدالجبار سے کہا۔

" اس سمت واقع گاؤں کا نام بنگور ہے۔ چھوٹا سا گاؤں ہے"۔ عبدالجبار نے جواب دیا۔

" بنگور سے پاکیشیائی سرحد کتنے فاصلے پر ہو گی" .... عمران نے پوچھا۔

" عمران صاحب۔ میں کبھی اس طرف گیا نہیں اس لئے مجھے معلوم نہیں۔ ویسے زیادہ نزدیک بھی نہ ہو گی۔ کم از کم دو اڑھائی سو کلو میٹر کا فاصلہ تو ضرور ہو گا" .... عبدالجبار نے جواب دیا۔

" اتنا فاصلہ گن شپ ہیلی کاپٹر کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا" .... عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔

شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھ دیا۔ وہ اس وقت اسی
مکان کی چھت پر تھا جہاں پہلے مان سنگھ چیکنگ مشینری کے ذریعے
صحرا میں داخل ہونے والوں کی چیکنگ کرتا رہا تھا لیکن پھر کیپٹن
چوپڑہ نے اسے ہلاک کر کے مشینری کو بھی تباہ کر دیا تھا لیکن شاگل
جب رشما کے علاقے سے واپس لوٹا تھا اور اسے اور ریکھا کو وہاں
پاکیشیائی ایجنٹ کہیں بھی باوجود کوشش کے نہ مل سکے تھے تو
شاگل اس لئے واپس آگیا تھا کہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ پاکیشیائی
ایجنٹ لیبارٹری کو ناقابل تسخیر دیکھ کر اب واپس بانڈا ہی پہنچیں
گے۔ چنانچہ اس نے بانڈا پہنچتے ہی فوری طور پر اس مکان کی چھت پر
پہلے سے زیادہ طاقتور اور وسیع رینج کی مشینری پہنچا دی اور اس مشینری
کے ذریعے نہ صرف صحرا کی سرحدی پٹی بلکہ صحرا میں سامنے کی طرف

بھی کافی دور تک چیکنگ کی جا سکتی تھی۔ گو اس نے کوشش کی تھی
کہ ایسی مشین مہیا ہو سکے جو بانڈا سے رشما تک کے علاقے کو کور کر
سکے لیکن ایسی مشین اسے مہیا نہ ہو سکی۔ البتہ اس سے تقریباً نصف
رینج کی مشینری اسے بانڈا میں ہی صحرا میں منشیات اسمگلروں کی
چیکنگ کرنے والے آفس سے مل گئی تھی اور اس وقت اسی مشین
کے ذریعے ہی چیکنگ کی جا رہی تھی۔ شاگل کا ہیلی کاپٹر نیچے موجود
تھا۔ شاگل کی حالت اس وقت سے واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی
جب سے اسے لیبارٹری کی تباہی کی خبر ملی تھی کیونکہ صدر صاحب
نے لیبارٹری کی حفاظت اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کی ذمہ
داری شاگل پر ڈال دی تھی اور اب اسے نظر آ رہا تھا کہ اگر وہ عمران
اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہ کر سکا اور وہ نکل جانے میں کامیاب
ہو گئے تو پھر اسے کورٹ مارشل سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا
سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس معاملے میں بہت زیادہ پریشان ہو رہا
تھا۔ اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر عمران اور
اس کے ساتھیوں کی گردنیں ناپ لے اور اس بے چینی کی کیفیت
میں ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ریکھا سے رابطہ کیا تھا لیکن ریکھا کے
جواب نے اسے بے حد مایوس کیا تھا۔ وہ ابھی اس بارے میں سوچ
ہی رہا تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا اور وہ بری طرح اچھل پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ کہیں ریکھا جان بوجھ کر تو عمران اور اس کے
ساتھیوں کو نظرانداز نہ کر رہی ہو تاکہ صدر صاحب میرے خلاف

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

کورٹ مارشل کر کے مجھے سزا دے دیں اور جو ویسے بھی ہونا تھا۔ مجھے
خود چیک کرنا چاہئے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ تیزی سے اس آدمی کی طرف مڑا جو چیکنگ مشینری کو
آپریٹ کر رہا تھا۔

"گنگو"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے تیزی سے مڑ کر شاگل کی طرف
دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا اس مشینری کی رینج کسی بھی طرح وسیع نہیں ہو سکتی کہ ہم
کم از کم یہ تو چیک کر سکیں کہ ریکھا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش
بھی کر رہی ہے یا نہیں"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر کی حد تک تو چیک کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہیلی کاپٹر کے
انجن سے نکلنے والی مخصوص کاربن فضا میں کافی رینج میں پھیل جاتی
ہے اور جس رینج میں کاربن موجود ہوتی ہے اس رینج میں ہیلی کاپٹر اور
اس کے ارد گرد کا علاقہ چیک ہو سکتا ہے لیکن براہ راست صحرا کو
چیک نہیں کیا جا سکتا"...... گنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ریکھا کے ہیلی کاپٹر کو رینج میں لو۔ جلدی کرو۔ کم از کم
اس طرح یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ کہیں ہمیں دھوکہ تو نہیں دیا جا
رہا"...... شاگل نے کہا تو گنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مشینری کو
آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ شاگل تیزی سے آگے بڑھا اور مشینری کے
قریب آ کر کھڑا ہو گیا تا کہ اس کی بڑی سی سکرین پر وہ خود ریکھا کے

ہیلی کاپٹر کی کارکردگی کو چیک کر سکے۔ گنگو مسلسل مشین کو
آپریٹ کر رہا تھا اور سکرین پر تیزی سے صحرا کے مناظر بدل رہے تھے
کہ اچانک ایک ہیلی کاپٹر سکرین پر نظر آیا اور گنگو نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"باس۔ اس وقت سیکر صحرا میں صرف یہی ایک ہیلی کاپٹر پرواز
کر رہا ہے"...... گنگو نے کہا۔

"ایک ہیلی کاپٹر۔ باقی تین کہاں ہیں"...... شاگل نے الجھے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں باس"...... گنگو نے کہا۔

"ارے۔ یہ تو خاصی تیز رفتاری سے ایک ہی طرف اڑا چلا جا رہا
ہے۔ یہ تو ٹریس ہی نہیں کر رہا پاکیشیائی ایجنٹوں کو"...... شاگل
نے چند لمحوں بعد یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اور یہ ہیلی کاپٹر بنگور جا رہا ہے۔ اس کا رخ بنگور کی
طرف ہے"...... گنگو نے کہا۔

"بنگو۔ لیکن پاکیشیائی ایجنٹ اگر آئیں گے تو بانڈا آئیں گے۔
بنگور کیسے پیدل پہنچ سکتے ہیں۔ اسے فوراً کلوز اپ میں لے آؤ۔ فوراً"۔
شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو گنگو نے تیزی سے ایک ناب گھمانا شروع
کر دی اور سکرین پر ہیلی کاپٹر بڑا ہونا شروع ہو گیا اور پھر جب ہیلی
کاپٹر پوری سکرین پر پھیل گیا تو گنگو نے ناب گھمانا بند کر دی۔

"اوہ۔ اس میں تو بہت سے لوگ بھرے ہوئے ہیں۔ اوہ۔ یہ
کون ہیں"...... شاگل نے یکلخت آنکھیں پھاڑ کر سکرین کو اس طرح

دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ سکرین کے پیچھے کا منظر دیکھنا چاہتا ہو۔

"یس باس۔ بند کھڑکیوں میں ان کے سائے نظر آ رہے ہیں۔ یہ بہت سے لوگ ہیں باس جو بیٹھنے کے ساتھ ساتھ کھڑے بھی ہیں"۔ گنگو نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور انہوں نے اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا ہے اور اب وہ بنگور اس لئے جا رہے ہیں کہ وہاں سے پاکیشیا میں داخل ہو جائیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس پر چونکہ پہلے سے ریکھا کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اسے نئے سرے سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا جبکہ اس کی نظریں مشین کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ریکھا کی آواز سنائی دی تو شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"تم۔ تم ریکھا نہیں ہو۔ تم عمران ہو۔ تم عمران ہو اور اب تم بچ کر نہ جا سکو گے۔ اب نہ جا سکو گے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر تیزی سے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ اس کا چہرہ جوش کی شدت سے تمتما رہا تھا اور چہرے پر ایسی کیفیت نظر آ رہی تھی جیسے وہ کسی تنے ہوئے رسے پر سے گزر رہا ہو اور اسے کسی بھی لمحے گرنے اور ہلاک ہو جانے کا خدشہ ہو۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ ایئر فورس ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سیکرٹری ٹو ایئر مارشل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایئر مارشل سے بات کراؤ۔ جلدی۔ فوراً۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ فوراً اور اسی وقت۔ اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وائس ایئر مارشل رندھیر سنگھ سے بات کیجئے جناب۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رندھیر سنگھ بول رہا ہوں جناب وائس ایئر مارشل۔ اوور"...... اس کے ساتھ ہی ایک اور آواز سنائی دی۔

"مسٹر رندھیر سنگھ۔ میں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے سیکر صحرا کے وسط میں حکومت کی انتہائی اہم لیبارٹری تباہ کر دی ہے۔ ان پاکیشیائی

ایجنٹوں کو پکڑنے کے لئے پاور ایجنسی کی مادام ریکھا وہاں ایئر فورس سے لئے گئے خصوصی گن شپ ہیلی کاپٹروں کو استعمال کر رہی تھی۔ اس کے پاس چار ہیلی کاپٹر تھے جبکہ میں سیکر کی سرحد پر بانڈا شہر میں ان کو ٹریس کر رہا تھا اور میرے پاس بھی ایئر فورس سے لیا گیا گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر اسی لئے خصوصی طور پر لئے گئے تھے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ عام ہیلی کاپٹروں کو آسانی سے تباہ کر دیتے ہیں لیکن ابھی ابھی مجھے حتمی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے پاور ایجنسی کی تحویل میں موجود تین ہیلی کاپٹروں کو یا تو تباہ کر دیا ہے یا پرواز کے قابل نہیں چھوڑا۔ بہرحال تین ہیلی کاپٹروں کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ البتہ ایک ہیلی کاپٹر کو چیک کیا گیا ہے۔ وہ سیکر صحرا میں پرواز کر رہا ہے اور اس کا رخ بنگور کی طرف ہے اور وہ بنگور کی طرف سے پاکیشیا پہنچنا چاہتا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر پاکیشیائی ایجنٹوں کے قبضے میں ہے اور ہم نے اسے ہر قیمت پر نہ صرف روکنا ہے بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک بھی کرنا ہے۔ اس لئے میرا حکم سن لو۔ اٹ از مائی آرڈر کہ بنگور کی طرف جانے والے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے۔ اوور"...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

اس نے تفصیل شاید اس لئے بتائی تھی کہ جس ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کے بارے میں وہ حکم دے رہا تھا وہ کافرستان ایئر فورس کا ہی تھا اس لئے اسے خدشہ تھا کہ کہیں وائس ایئر مارشل اس کے خلاف

کارروائی نہ کر دے۔

"جناب۔ گن شپ ہیلی کاپٹر بے حد قیمتی ہوتا ہے اس لئے اسے تباہ کرنے کی بجائے ہم جنگی جہازوں کا پورا سکواڈ بھیج کر اسے بنگور ایئر فورس کے اڈے پر اتار لیتے ہیں اور پھر ان ایجنٹوں کو باہر نکال کر ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے وائس ایئر مارشل نے کہا۔

"جو میں حکم دے رہا ہوں وہ کرو اور وقت ضائع نہ کرو۔ جلد از جلد کارروائی کرو۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت سے ایک ہیلی کاپٹر زیادہ قیمتی نہیں ہے۔ سمجھے۔ اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... اس بار دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں خود بھی گن شپ ہیلی کاپٹر پر پہنچ رہا ہوں۔ تم اسے فضا میں ہی تباہ کر دو۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور مڑ کر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کا اپنا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے بنگور کی طرف بڑھنے لگا۔ شاگل نے دو وجوہات کی بنا پر ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے کا حکم دیا تھا کہ اس طرح یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ریکھا اور کاشی بھی اس ہیلی کاپٹر میں موجود ہوئیں تو وہ بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گی۔ اس طرح یہ کانٹا

بھی ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا اور اسے یقین تھا کہ وائس ایئر مارشل اس کے حکم کی لازماً تعمیل کرے گا۔ اس طرح ایک ہی کارروائی میں وہ اپنے دونوں دشمنوں سے بیک وقت نجات حاصل کر لے گا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا تو اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیلتی چلی گئیں۔

"اسے شک کیسے پڑ گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہوا ہو گا۔ بہرحال اب ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ شاگل یقیناً جنگی جہازوں کے پورے اسکوارڈن کو لے آئے گا اور ہمارے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم یہ ہیلی کاپٹر پہلے ہی اتار دیں تاکہ ہم کوئی جدوجہد تو کر سکیں ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ایک ہیلی کاپٹر کی قربانی دے کر ہمارا خاتمہ کر دینے کا سوچیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم بنگور گاؤں تک پہنچنے ہی والے ہیں۔ کیوں عبدالجبار۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کو دور سے درخت نظر آنے لگ گئے ہیں تو گاؤں نزدیک ہو گا ورنہ نہیں۔ کیونکہ بنگور گاؤں میں گھنے درخت کافی تعداد میں موجود ہیں"...... عقب سے عبدالجبار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا اور کاشی کو تو ہلاک کر دیں"...... اچانک تنویر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی آڑ لے کر ہمیں اپنی جانیں بچانی پڑیں۔ بہر حال ریکھا پاور ایجنسی کی چیف ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک دور سے عمران کو درختوں کی چوٹیاں نظر آنا شروع ہو گئیں۔

"ہم صحرا کی سرحد پر پہنچنے والے ہیں۔ تیار ہو جاؤ۔ میں ہیلی کاپٹر کو ان درختوں کے قریب لے جا کر اتاروں گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو غوطہ دیا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے اپنی بلندی کم کرتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کے قریب پہنچ گئے۔ صحرا اب ختم ہو رہا تھا پھر چند لمحوں بعد ہی وہ صحرا کو کراس کر کے پختہ اور عام زمین پر پہنچ گئے تو عمران نے ان گھنے درختوں کے قریب لے جا کر ہیلی کاپٹر کو اور نیچے کیا اور پھر اس نے ممکنہ حد تک اسے درختوں کے قریب لے جا کر نیچے اتار دیا۔ اسی لمحے دور سے انہیں جنگی جہازوں کی انتہائی خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"جلدی کرو۔ ان دونوں کو بھی نیچے اتارو اور سامان بھی لے لو۔ ہم نے ان درختوں کے اندر پناہ لینی ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ نیچے اترتے جنگی جہازوں کا پورا سکواڈرن ان کے سروں کے اوپر سے چنگھاڑتا ہوا گزر کر صحرا میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ریکھا اور کاشی سمیت درختوں کے جھنڈ میں پہنچ چکے تھے۔

"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر باہر موجود ہے اور اسے دیکھ کر وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم درختوں کے اندر ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں بموں کی بارش کر دیں"...... صالحہ نے کہا۔

"عبدالجبار۔ گاؤں یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے عبدالجبار سے پوچھا۔

"درختوں کی دوسری طرف تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے"۔ عبدالجبار نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو ہمیں گاؤں میں ہی پناہ لینی پڑے گی۔ وہاں وہ اندھا دھند فائرنگ نہ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"عمران صاحب۔ کیوں نہ ہم اس ہیلی کاپٹر کو دوبارہ استعمال کریں۔ وہ تو آگے نکل گئے ہیں اور وہ ہمیں صحرا میں تلاش کرتے رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہیلی کاپٹر بلند ہوتے ہی کہیں نہ کہیں سے چیک ہو جائے گا اور پھر وہ ہمیں نیچے بھی نہ اترنے دیں گے۔ ان دونوں کو

ہوش میں لے آؤ۔ اس طرح ہم کب تک انہیں اٹھائے پھریں گے"۔ عمران نے رکتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ریکھا اور کاشی کو زمین پر لٹایا ہی تھا کہ انہیں صحرا کی طرف سے ایک بار پھر جنگی جہازوں کی چنگھاڑیں سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ بھاگو۔ گاؤں کی طرف بھاگو۔ چھوڑو انہیں۔ بھاگو"۔ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی دوڑنے لگے جبکہ ریکھا اور کاشی دونوں وہیں زمین پر بے ہوشی کے عالم میں پڑی رہ گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی درختوں کی دوسری طرف پہنچے ہی تھے کہ جنگی جہاز ان کے سروں پر سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور وہ سب یکلخت ہی ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ جنگی جہاز تیزی سے گھوم رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی انہیں عقب میں ہیلی کاپٹر کی آواز بھی سنائی دی۔

"انہوں نے ہمیں مارک کر لیا ہے۔ دائیں ہاتھ پر بھاگو۔ ادھر دائیں ہاتھ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دائیں طرف کو دوڑنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں اپنے عقب میں خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ دھماکے اس قدر قریب ہو رہے تھے کہ انہیں دوڑتے ہوئے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی پشت پر بم گر رہے ہوں۔ عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے

تھے۔ ریکھا اور کاشی دونوں کا یقیناً خاتمہ ہو گیا ہو گا اور اب یہ لوگ لازماً درختوں کے اس ذخیرے کو نشانہ بنا کر چھوڑیں گے۔ اس طرح اس کے لئے اور اس کے ساتھیوں کے لئے یقینی خطرہ سر پر آ چکا تھا۔ اچانک درختوں کا سلسلہ ختم ہو گیا تو سامنے انہیں ایک قدیم معبد نظر آنے لگا۔ وہ درختوں کے ذخیرے سے کچھ فاصلے پر تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب صحیح سلامت اس قدیم معبد کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ جب وہ درختوں کے ذخیرے اور معبد کے درمیان کھلی جگہ پر تھے تو اس وقت جنگی جہاز دوسری طرف راؤنڈ پر تھے اور ادھر کوئی نہ تھا۔ فائرنگ اب رک گئی تھی اور اب صرف جنگی جہازوں کی چنگھاڑتی ہوئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"اس بار برے پھنسے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ مگر اس صحرا کی نسبت یہاں بچ نکلنے کے چانس زیادہ ہیں۔ یہ جنگی جہاز زیادہ دیر تک یہاں نہیں رہیں گے بلکہ ہماری تلاش میں فوج یہاں آئے گی اور لازماً ان کے پاس جیپیں ہوں گی۔ پھر ان کی یونیفارمز اور جیپیں حاصل کر کے ہم یہاں سے آسانی سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب معبد کے اندرونی بڑے دروازے کے اوٹ میں چھپے کھڑے تھے۔ معبد شاید خالی تھا کیونکہ اندر سے نہ کوئی آدمی باہر آیا تھا اور نہ ہی انہیں کوئی آہٹ سنائی دی تھی۔ جنگی جہازوں کی پرواز

ابھی تک جاری تھی اور وقفے وقفے سے فائرنگ بھی کر رہے تھے لیکن پھر اچانک ان کی واپسی شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دو گن شپ ہیلی کاپٹر بھی ان کے ساتھ اڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جن میں سے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر وہی تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

"یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ واپس کیوں چلے گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ دوسرا گن شپ ہیلی کاپٹر شاید شاگل کا ہے اور یہ اتنی آسانی سے تو واپس جانے والا نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ گاؤں کی دوسری طرف جا کر رک جائیں گے اور انہیں فوجیوں کا انتظار ہو گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہمیں کیا کرنا ہے"۔ جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آؤ میں سمجھ گیا ہوں کہ شاگل نے کیا سوچا ہے۔ آؤ ہمیں دوبارہ ان درختوں کے اندر جانا ہو گا۔ آؤ۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ معبد کے دروازے سے نکلا اور اس نے ایک بار پھر درختوں کے ذخیرے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ سب ایک بار پھر درختوں کے ذخیرے میں داخل ہو گئے۔ عمران اسی طرف کو دوڑا چلا جا رہا تھا جہاں انہوں نے ریکھا اور کاشی کو چھوڑا تھا لیکن وہاں پہنچ کر عمران بے اختیار رک گیا کیونکہ

ریکھا اور کاشی دونوں غائب تھیں۔ وہاں نہ ان کی لاشیں تھیں اور نہ ہی ان کے کٹے پھٹے جسم۔ البتہ ان سے کچھ فاصلے پر بائیں طرف بموں کے دھماکوں نے درختوں اور زمین پر موجود جھاڑیوں کو کافی نقصان پہنچایا تھا لیکن وہ جگہ جہاں یہ دونوں پڑی ہوئی تھیں وہ فائرنگ کی زد سے محفوظ رہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ریکھا اور کاشی دونوں بچ گئی ہیں اور انہیں اسی حالت میں اٹھا کر لے جایا گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہی انہیں زندہ رکھا تھا ورنہ کم از کم ان دونوں کا خاتمہ تو ہو ہی جاتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عجیب چکر ہے۔ جنگی جہازوں سے بم گرائے جاتے ہیں لیکن ریکھا اور کاشی دونوں بچ جاتی ہیں۔ پھر انہیں اٹھا کر لے جایا جاتا ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ مجھے تو یہ سب غیر فطری سا محسوس ہو رہا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"بظاہر تو غیر فطری ہے لیکن قدرت بعض اوقات ایسے اتفاقات بھی سامنے لے آتی ہے۔ اب میں بتاتا ہوں کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ جنگی جہازوں کے نمودار ہونے سے پہلے ہمارا ہیلی کاپٹر درختوں کے ذخیرے کے قریب لینڈ کر گیا تھا اور درختوں کی وجہ سے جنگی جہازوں کو ہمارا ہیلی کاپٹر نظر نہ آیا اور وہ سیدھے صحرا میں بڑھتے چلے گئے۔ پھر یقیناً انہیں شاگل کا ہیلی کاپٹر دکھائی دیا ہو گا اور انہوں نے

اسے گھیر لیا ہو گا لیکن ٹرانسمیٹر پر جب شاگل نے اپنی شناخت کرائی ہو
گی تو وہ سب واپس پلٹے اور پھر انہیں ہمارے والا ہیلی کاپٹر نظر آ گیا۔
انہوں نے اندازے سے اس جگہ بم گرائے جہاں ان کے خیال کے
مطابق ہم موجود ہو سکتے تھے کیونکہ یہ فائرنگ اس طرف ہوئی تھی
جدھر ہمارا ہیلی کاپٹر موجود تھا لیکن ہم سیدھے اندر داخل ہونے کی
بجائے دائیں ہاتھ پر مڑ گئے تھے۔ پھر شاید شاگل نے یہ فائرنگ بند
کرائی ہو گی کہ اس طرح ریکھا اور کاشی بھی ہلاک ہو سکتی ہیں۔ اس
کے بعد انہوں نے فائرنگ بند کر دی اور گشت کرتے رہے جبکہ
شاگل نے ہیلی کاپٹر دور نیچے اتار دیا ہو گا۔ پھر شاگل کے آدمی جھنڈ کے
اندر داخل ہوئے ہوں گے۔ انہیں ریکھا اور کاشی مل گئیں اور ہم نظر
نہ آئے تو وہ انہیں اٹھا کر لے گئے۔ ہمارے بارے میں انہوں نے
سمجھ لیا ہو گا کہ ہم آگے گاؤں میں پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ دوسرا ہیلی کاپٹر
بھی وہ اڑا کر لے گئے۔ اب چونکہ ہمارے پاس ہیلی کاپٹر نہیں تھا اس
لئے جنگی جہازوں کی ضرورت نہ رہی تھی اور انہیں واپس بھجوا دیا گیا
جبکہ شاگل کا ہیلی کاپٹر گاؤں کی دوسری طرف موجود ہو گا تاکہ اگر ہم
گاؤں سے نکل کر آگے بڑھیں تو یہ ہم پر کھلے میدان میں فائر کھول
دے اور اگر ہم نہ نکلیں تو پھر فوج آ کر اس گاؤں کو گھیر لے اور ہمارا
شکار کھیلا جائے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شاگل تو ریکھا کا دشمن نمبر ایک ہے۔ وہ اسے کیسے زندہ چھوڑ
سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"شاگل کے آدمی تو ریکھا کے دشمن نہیں ہیں۔ وہ تو اسے بہر حال
پاور ایجنسی کی چیف کے طور پر سمجھتے ہیں اور شاگل کی فطرت میں
جانتا ہوں۔ وہ کبھی بھی خود درختوں کے ذخیرے میں داخل نہیں ہوا
ہو گا اور جب اس کے آدمی ریکھا اور کاشی دونوں کو لے کر واپس گئے
ہوں گے تو شاگل انہیں کچھ نہیں کہہ سکا ہو گا اور وہ ان دونوں کو
زندہ رکھنے پر مجبور ہو گیا ہو گا ورنہ اس کا بھی اس بنا پر کورٹ مارشل
ہو سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا ہم یہاں کھڑے اسی طرح فضول باتیں کرتے رہیں
گے۔ اب ہم نے کیا کرنا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب یہاں سے نکل کر گاؤں میں جانا اور پھر آگے بڑھنا تو حماقت
ہے کیونکہ پاکیشیائی سرحد یہاں سے کافی فاصلے پر ہو گی اور ابھی
تھوڑی دیر بعد انہوں نے پورے گاؤں اور درختوں کے اس ذخیرے
کو گھیر لینا ہے اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم دوبارہ صحرا میں
داخل ہو جائیں اور کچھ اندر جا کر ٹیلوں کی اوٹ لیتے ہوئے بائیں ہاتھ
کی طرف بڑھتے چلے جائیں اور پھر جہاں کوئی مناسب جگہ دیکھیں
وہاں صحرا سے نکل کر آگے بڑھ جائیں"...... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"لیکن وہ جیپوں سمیت صحرا میں گھس آئے یا ہیلی کاپٹر کے ذریعے
انہوں نے فضا سے چیکنگ کی تب"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہی محفوظ طریقہ ہے۔ اس

میں بچ نکلنے کے زیادہ چانسز ہیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم واپس صحرا میں جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"چیکنگ اگر صحرا میں ہو گی تو ہمیں جیپ حاصل کرنے میں زیادہ آسانی ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ بائیں ہاتھ پر جانے کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ دائیں ہاتھ پر اگر جائیں تو ہم اس سڑک پر پہنچیں گے جہاں سے ہم آئے تھے اور اس طرح لمبا چکر پڑ جائے گا جبکہ بائیں ہاتھ پر یقیناً کوئی اور گاؤں مل جائے گا یا کوئی زرعی فارم۔ جہاں سے ہمیں سواری ملنے کا امکان ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ درختوں کے ذخیرے سے نکل کر دوبارہ صحرا میں داخل ہو گئے۔ کافی اندر جانے کے بعد عمران بائیں طرف کو مڑ گیا اور پھر ٹیلوں کی اوٹ لے کر وہ بائیں طرف کو آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر انہوں نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا ہو گا کہ انہیں دور سے جیپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ ٹیلوں کی اوٹ لے لو۔ جلدی کرو۔ ہیلی کاپٹر بھی چیکنگ راؤنڈ لگا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے ٹیلوں کی اوٹ میں ہو گئے اور ابھی انہیں اوٹ میں ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ انہیں درختوں کے اوپر گن شپ ہیلی کاپٹر دکھائی دیا جس کا رخ صحرا کی طرف تھا اور پھر وہ صحرا کی اندرونی

طرف بڑھتا چلا گیا۔ البتہ اس کی بلندی کافی تھی اور پھر کافی اندر آ کر اس نے ایک راؤنڈ لیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر واپس درختوں کے اوپر سے گزر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد تقریباً بیس کے قریب فوجی جیپیں درختوں کے جھنڈ کی سائیڈوں سے نکل کر صحرا کے کنارے پر آ کر رک گئیں اور ان میں سے مسلح فوجی نکل کر اس طرح پھیل گئے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے ان پر کسی بھی طرف سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے اکثر کا رخ صحرا کی طرف ہی تھا۔

"ہمیں اور آگے نکلنا ہو گا۔ اس لئے جھکے جھکے انداز میں ٹیلوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتے رہو"...... عمران نے جو ان سے کافی ہٹ کر موجود تھا آہستہ سے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب اس انداز میں آگے بڑھنے لگے کہ صحرا کے کنارے موجود افراد انہیں چیک نہ کر سکیں لیکن اسی لمحے انہیں ایک بار پھر آسمان پر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ سب ایک بار پھر اوٹ میں دبک گئے۔ ہیلی کاپٹر نے اس بار کافی لمبا راؤنڈ لگایا اور پھر وہ واپس مڑ گیا اور ایک بار پھر درختوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر ٹیلوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتے رہے۔ وہ اب چونکہ ان فوجیوں سے کافی فاصلے پر پہنچ چکے تھے اس لئے اب ان کی رفتار بھی خاصی تیز ہو گئی تھی۔ اس وقت سورج غروب ہونے والا تھا اس لئے عمران رات پڑنے سے پہلے پہلے کافی فاصلے پر پہنچ جانا چاہتا تھا تا کہ رات کے

اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر وہ آگے بڑھ سکیں۔ ہیلی کاپٹر نے ایک بار پھر راؤنڈ لگایا اور اس بار وہ کافی دور تک صحرا میں گھومتا رہا لیکن ایک بار پھر وہ واپس چلا گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہماری تلاش پوری شد و مد سے جاری ہے"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے

" مجھے یقین ہے عمران صاحب کہ شاگل آسانی سے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

" سیکرٹ سروس کے چیف کو پیچھا چھوڑنا بھی نہیں چاہیئے لیکن اب وہ صحرا میں ہمیں کہاں تلاش کرے گا۔ ہیلی کاپٹر وہ نیچے نہیں اتار سکتا کیونکہ اسے خطرہ ہو گا کہ کہیں اس کا حشر بھی ریکھا اور کاشی جیسا نہ ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ جیپیں تو اندر لے آ سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ اسے معلوم ہے کہ اگر ہم صحرا میں چھپے ہوئے ہیں تو ہم جیپوں پر قبضہ کر کے الٹا زیادہ آسانی سے نکل سکتے ہیں۔ اسی لئے تو جیپیں ابھی تک اس نے صحرا میں داخل نہیں ہونے دیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب کیا ہو گا۔ کیا ہم باقی ساری عمر صحرا میں ہی گزار دیں گے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" لیلیٰ مجنوں نے بھی تو صحرا میں ہی زندگی گزاری تھی۔ کیوں صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا لیکن

دوسرے لمحے صحرا کے کناروں پر موجود جیپوں میں ہلچل سی پیدا ہوئی تو وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے سب فوجی ان جیپوں میں سوار ہوئے اور جیپیں سٹارٹ ہو کر تیزی سے واپس جانے لگیں اور چند لمحوں بعد وہاں نہ کوئی فوجی تھا اور نہ ہی کوئی جیپ۔

" یہ کیا ہوا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شاگل اتنا عقلمند نہیں ہو سکتا۔ یقیناً یہ کام ریکھا کا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا کام"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" انہوں نے جیپیں ہٹا لی ہیں تاکہ ہم مطمئن ہو کر اپنی بلوں سے باہر آ جائیں اور یقیناً انہوں نے ہماری چیکنگ کا کوئی فضائی نظام قائم کر لیا ہو گا اور ہم میدان خالی سمجھ کر جیسے ہی آگے بڑھیں گے وہ ہم پر اچانک ٹوٹ پڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب ہمیں کیا کرنا ہو گا"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

" وہی جو ہمارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ انتظار۔ صفدر کے خطبہ نکاح یاد کر لینے کا انتظار"...... عمران نے کہا۔

" پھر وہی بکواس۔ یہ موقع ہے ایسی بکواس کرنے کا۔ اور سنو۔ اب اگر آئندہ تم نے یہ الفاظ منہ سے نکالے تو میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ میں نے تمام جذباتیت ذہن سے جھٹک دی ہے"۔ جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ذہن سے بے شک جھٹک سکتی ہو لیکن دل سے نہیں۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو اصل بات ہے وہ کرو عمران۔ اس وقت ہماری پوزیشن تم نے بہت خراب کر دی ہے۔ ہم واقعی چوہوں کی طرح بلوں میں چھپنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اگر تم اتنا ہی ڈرتے ہو تو پھر سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ پھر دیکھو میں ان کا کیا حشر کرتا ہوں"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کاپٹر ایک بار پھر نظر آنے لگا اور پھر وہ تقریباً سرحد پر آکر فضا میں معلق ہو کر رک گیا جبکہ اس کے ساتھ ہی چار فوجی جیپیں آکر صحرا کی سرحدی پٹی پر رک گئیں اور ان میں سے مسلح فوجی نیچے اترنے لگے اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ جیپوں سے مخصوص نسل کے کئی کتے نیچے اتارے جا رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب کتوں کی مدد سے ہمیں تلاش کیا جائے گا۔ ویری بیڈ۔ یہ کتے تو ہماری بو سونگھ کر سیدھے ادھر ہی آئیں گے"۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ فوجیوں کے علاوہ اوپر موجود گن شپ ہیلی کاپٹر ان کے لئے سب سے بڑا خطرہ تھا۔ وہ دونوں اطراف سے گھیر لئے گئے تھے اور اب ان کے بچ نکلنے کا بظاہر کوئی چانس نظر نہیں آ رہا تھا۔

ریکھا اور کاشی بنگور ایئر فورس اڈے کی عمارت کے ایک کمرے میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کے چہرے ستے ہوئے تھے کیونکہ انہیں ہوش بھی اس کمرے میں ہی آیا تھا اور ایئر فورس کے آدمی نے صرف اتنا بتایا تھا کہ انہیں صحرا کے ساتھ بنگور نامی گاؤں سے لایا گیا ہے اور اب انہیں ہوش آیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں جانتا۔ البتہ اس نے یہ کہا تھا کہ وائس ایئر مارشل رندھیر سنگھ یہاں پہنچ چکے ہیں۔ وہ ان سے ملنے آئیں گے اور اب ریکھا اور کاشی دونوں رندھیر سنگھ کا انتظار کر رہی تھیں۔

"شکر کرو ریکھا کہ ہم زندہ بچ گئی ہیں ورنہ جس طرح اس عمران نے ہمیں بے ہوش کیا تھا وہ ہمیں آسانی سے ہلاک بھی کر سکتا تھا"۔ اچانک کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ وہاں عمران اور اس کے

ساتھی موجود ہوں گے اور جس انداز میں پائلٹ پر حملہ کیا گیا اور پھر ہم پر۔ یہ اس قدر حیرت انگیز تھا کہ اب ہوش میں آنے کے باوجود مجھے اس پر حیرت ہو رہی ہے"...... ریکھا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی جس نے ایئر فورس کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھوں پر موجود سٹار سے ہی پتہ چل جاتا تھا کہ وہ وائس ایئر مارشل ہے۔ اس کے پیچھے اس کے دو باڈی گارڈ تھے۔ ریکھا اور کاشی دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"تشریف رکھیں مادام۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کو دشمنوں کے قبضے سے رہا کرایا گیا ہے تو میں نے تفصیل معلوم کرنی شروع کر دی اس لئے مجھے دیر ہو گئی۔ بہرحال شکر ہے کہ آپ کی زندگیاں بچ گئیں"...... رندھیر سنگھ نے کہا۔

"شکریہ۔ کیا تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ ہمیں بھی بتائیں"۔ ریکھا نے کہا۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"آپ چونکہ پاور ایجنسی کی چیف ہیں اس لئے پہلے میں آپ کو اس سارے واقعہ کے پس منظر کی بریفنگ دے دوں۔ میں دارالحکومت میں ایئر فورس ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کی ٹرانسمیٹر پر کال آئی۔ انہوں نے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کو تباہ کر کے آپ کے گن شپ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر بنگور کی طرف آ رہے ہیں۔ انہوں نے حکم دیا

کہ جنگی جہازوں کے اسکوارڈن کو سامنے لا کر میں یہ گن شپ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کر دوں۔ میں نے ان سے وعدہ تو کر لیا لیکن میں نے یہاں کے انچارج کو حکم دیا کہ پہلے کوشش کی جائے کہ گن شپ جیسا قیمتی ہیلی کاپٹر بچ جائے۔ بہرحال اب جو تفصیل مجھے معلوم ہوئی ہے اس کے مطابق جنگی جہازوں کا اسکوارڈن صحرا کی طرف گیا تو وہ ہیلی کاپٹر کہیں نظر نہ آیا تو وہ صحرا میں آگے بڑھتے چلے گئے تو جناب شاگل کا ہیلی کاپٹر آتا دکھائی دیا جب سکوارڈن نے گھیر لیا لیکن ٹرانسمیٹر پر جب جناب شاگل نے تعارف کرایا تو وہ سب واپس مڑے اور پھر واپسی پر انہیں دوسرا گن شپ ہیلی کاپٹر صحرا کے ساتھ درختوں کے ذخیرے کے سامنے زمین پر کھڑا نظر آ گیا۔ انہوں نے درختوں کے اس ذخیرے کو گھیر لیا۔ وہاں میزائل فائرنگ کی گئی۔ پھر جناب شاگل نے انہیں روک دیا کیونکہ ان کے خیال کے مطابق دشمن ایجنٹ اتنے احمق نہیں ہو سکتے کہ وہاں رکے رہیں۔ بہرحال جناب شاگل نے اپنا ہیلی کاپٹر صحرا میں اتارا اور اپنے ہیلی کاپٹر میں موجود دو مسلح افراد کو چیکنگ کے لئے اندر بھیجا تو وہاں آپ دونوں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔ آپ اس میزائل فائرنگ سے بال بال بچی تھیں۔ جناب شاگل کے آدمی آپ کو اٹھا کر واپس لے گئے جبکہ دشمن ایجنٹ وہاں موجود نہیں تھے۔ چنانچہ آپ کو دوسرے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر یہاں اڈے پر لایا گیا جبکہ وہاں ہر طرف چیکنگ کی گئی لیکن وہ لوگ گاؤں میں بھی نہیں ملے جس کے بعد یہاں سے قریب ایک

فوجی چھاؤنی سے جناب شاگل نے پچاس جیپیں مع فوجیوں کے طلب کیں اور پھر فوجیوں نے بھی وہاں ہر طرف چیکنگ کی لیکن دشمن ایجنٹ اس طرح غائب ہو گئے جیسے ان کا کہیں وجود ہی نہ ہو۔ ابھی تک جیپیں بھی وہاں موجود ہیں اور جناب شاگل بھی اپنے ہیلی کاپٹر پر ہیں اور ان لوگوں کی تلاش جاری ہے"...... رندھیر سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس طرح وہ ساری عمر نہیں مل سکیں گے۔ آپ یہ بتائیں کیا فوجی چھاؤنی میں ٹریسنگ ڈاگز ہیں"...... ریکھا نے کہا تو رندھیر سنگھ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ یقیناً ہوں گے۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ واقعی یہ کتے ان کو ٹریس کر سکتے ہیں"...... رندھیر سنگھ نے کہا۔

"آپ انہیں یہاں طلب کریں اور صرف چار جیپیں مسلح نوجوانوں سے بھری ہوئی ہمیں دیں۔ پھر دیکھیں کہ ہم انہیں کس طرح تلاش کرتی ہیں"...... ریکھا نے کہا۔

"انچارج جناب شاگل ہیں۔ ان سے اجازت لینا پڑے گی"۔ رندھیر سنگھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے لیں بلکہ میری ان سے بات کرائیں"۔ ریکھا نے کہا تو رندھیر سنگھ نے پیچھے کھڑے ہوئے ایک باڈی گارڈ کو حکم دیا کہ اڈا انچارج کو مع ٹرانسمیٹر طلب کیا جائے اور پھر تھوڑی دیر بعد

ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے رندھیر سنگھ کو فوجی سیلوٹ کیا۔

"کمانڈر پردیپ۔ آپ کو جناب شاگل کی فریکونسی کا تو علم ہوگا"۔ رندھیر سنگھ نے کہا۔

"یس سر"...... انچارج کمانڈر پردیپ نے جواب دیا۔

"مادام ریکھا کی بات کرائیں جناب شاگل سے"...... رندھیر سنگھ نے کہا۔

"یس سر"...... کمانڈر پردیپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جدید ساخت کے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر پردیپ بنگور ایئر فورس سپاٹ کالنگ۔ اوور"...... کمانڈر پردیپ نے کہا۔

"یس۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد شاگل کی رعب دار آواز سنائی دی۔

"مادام ریکھا سے بات کیجئے جناب۔ اوور"...... پردیپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر ریکھا کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو۔ ریکھا بول رہی ہوں۔ شاگل۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"تمہیں ہوش آ گیا۔ شکر کرو کہ تمہیں میری وجہ سے زندہ بچا لیا گیا ورنہ تمہاری ہڈیاں تک جل کر راکھ ہو جاتیں۔ اوور"۔ دوسری

طرف سے شاگل نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" آپ کا بے حد شکریہ جناب۔ آپ واقعی بے حد ذہین آدمی ہیں اور مجھے کیا پورے کافرستان کو آپ کی ذہانت پر فخر ہے۔ اوور "۔ ریکھا نے کہا۔

" اوہ۔ شکریہ۔ شکریہ۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔ اوور "۔ اس بار شاگل نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

" وائس ایئر مارشل جناب رندھیر سنگھ یہاں میرے سامنے موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے اب تک کے سارے واقعات بتائے ہیں۔ میں نے یہ کہنا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً صحرا میں چھپ گئے ہوں گے اس لئے وہ مل نہیں رہے۔ اگر آپ ٹریسنگ ڈاگز کو وہاں پہنچا دیں اور اوپر آسمان سے گن شپ ہیلی کاپٹر کی مدد سے نگرانی کی جائے تو پھر وہ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتے اور یہ کریڈٹ بہرحال آپ کا ہی ہو گا۔ اوور "....... ریکھا نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میں خود یہی بات سوچ رہا تھا۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہاں ٹریسنگ ڈاگز مل جائیں گے۔ اوور "....... شاگل نے کہا۔

" ہاں۔ یہاں قریب ہی فوجی چھاؤنی میں موجود ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جیپ میں انہیں ساتھ لے کر وہاں آجاؤں۔ آپ وہاں آسمان سے نگرانی کریں گے اور میں فوجیوں کے ساتھ جیپوں کے ذریعے انہیں گھیروں گی۔ اس طرح وہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔

اوور "....... ریکھا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم آجاؤ لیکن یہاں پہلے ہی پچاس کے قریب جیپیں موجود ہیں۔ اوور "....... شاگل نے کہا۔

" انہیں واپس بھجوا دیں جناب کیونکہ ان کے واپس جانے کے بعد یہ لوگ اپنے بلوں سے باہر آجائیں گے۔ اوور "....... ریکھا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں انہیں واپس بھجوا دیتا ہوں۔ تم میرے ساتھ ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھنا۔ اوور اینڈ آل "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس کمانڈر پردیپ کے ہاتھ میں دے دیا۔

" اب آپ چار پانچ جوڑی ٹریسنگ ڈاگز منگوا لیں اور ساتھ ہی چار جیپیں مسلح فوجیوں کی۔ ان میں سے ایک جیپ پر ہم دونوں بھی ساتھ جائیں گی "....... ریکھا نے کہا تو رندھیر سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ واپس مڑا تو اس کے پیچھے اس کے باڈی گارڈز اور کمانڈر پردیپ بھی باہر چلا گیا۔

" یہ لوگ آخر کہاں چھپ گئے ہوں گے "....... کاشی نے کہا۔

" دیکھو۔ پتہ چل جائے گا "....... ریکھا نے جواب دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ شاگل کے بس کے نہیں ہیں۔ وہ نکل گئے ہوں گے "....... کاشی نے کہا۔

" بہرحال ٹریسنگ ڈاگز انہیں تلاش کر لیں گے "....... ریکھا نے حتمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تک ان کی جسمانی خوشبو ان ٹریسنگ ڈاگز کو نہ سونگھائی جائے وہ کیسے انہیں ٹریس کریں گے"...... کاشی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ اب کیا کیا جائے"...... ریکھا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کتوں کو پہلے درختوں کے اس جھنڈ میں لے جایا جائے۔ وہاں شاید ان کا کوئی رومال یا اور کوئی چیز گری ہو"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد انہیں اطلاع دی گئی کہ جیپیں اور ٹریسنگ ڈاگز پہنچ چکے ہیں تو ریکھا اور کاشی دونوں اٹھ کر کمرے سے باہر آ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جیپ میں سوار ہو کر صحرا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ درختوں کے ذخیرے کے پاس جا کر انہوں نے جیپ رکوا دی اور پھر کتوں کو دوسری جیپوں سے اتار کر وہ فوجیوں سمیت انہیں لے کر درختوں کے ذخیرے میں داخل ہو گئیں۔ وہ وہاں گھومتی پھر رہی تھیں کہ اچانک کاشی کو ایک رومال ایک جھاڑی میں پڑا نظر آ گیا تو اس نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا۔

"یہ لیڈیز رومال ہے۔ یقیناً یہ عمران کی ساتھی عورتوں میں سے کسی کا ہے"...... ریکھا نے خوش ہو کر کہا اور پھر کتوں کے ساتھ آنے والے فوجیوں نے رومال تمام کتوں کو سونگھا دیا اور جب کتوں نے مخصوص انداز میں دمیں ہلائیں تو وہ سمجھ گئے کہ کتے اب اس

خوشبو کو اچھی طرح پہچان گئے ہیں تو ریکھا اور کاشی واپس مڑ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کے جھنڈ سے باہر آئے اور ایک بار پھر جیپوں پر سوار ہو کر وہ سائیڈ سے ہو کر صحرا کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ شاگل کا گن شپ ہیلی کاپٹر وہاں پہلے سے ہی اوپر موجود تھا۔ ریکھا نے ٹرانسمیٹر پر اسے ساری تفصیل بتا دی تو شاگل ہیلی کاپٹر لے کر صحرا کی سرحدی پٹی پر پہنچ گیا۔ جیپیں جیسے ہی وہاں جا کر رکیں فوجی اور کتے نیچے اترے۔ ریکھا اور کاشی بھی نیچے اتریں۔ انہوں نے دو فوجیوں سے مشین گنیں لے لیں اور پھر انہوں نے فوجیوں کو کتے لے کر صحرا میں داخل ہونے کا حکم دیا تو فوجی کتے لے کر صحرا میں داخل ہو گئے۔ کتے اپنے مخصوص انداز میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ ریکھا اور کاشی دونوں ان سے کافی فاصلے پر مشین گنیں لے کر پیچھے جانے لگیں جبکہ اوپر فضا میں شاگل کا گن شپ ہیلی کاپٹر موجود تھا اور پھر کافی اندر جانے کے بعد کتوں کا رخ بائیں طرف ہو گیا اور اب انہوں نے مخصوص انداز میں سونگھنا شروع کر دیا تھا۔ کتوں کے بھونکنے اور زور لگا کر آگے بڑھنے کا مخصوص انداز بتا رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بو انہوں نے قریب سے سونگھ لی ہے اس لئے وہ بے چین ہو رہے ہیں اس لئے ریکھا اور کاشی دونوں بے حد چوکنا ہو کر آگے بڑھ رہی تھیں۔ شاگل کا ہیلی کاپٹر بھی کافی بلندی پر آسمان میں معلق حالت میں موجود تھا۔

"رک جاؤ۔ ہم سرنڈر کر رہے ہیں"...... اچانک دور ایک ٹیلے

کے پیچھے سے عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ اور کوئی فائر نہ کرے"...... ریکھا نے چیخ کر کہا اور اسی لمحے دور ایک ٹیلے کے پیچھے سے دو عورتیں اور پانچ مرد سروں پر ہاتھ رکھے باہر آگئے۔ کتوں نے بھونک بھونک کر آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔

"ٹیلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ ورنہ ہم فائر کھول دیں گے"...... ریکھا نے چیخ کر کہا۔

"ارے۔ اب ہم اتنے بدصورت ہو گئے ہیں کہ تم ہماری شکلیں بھی نہیں دیکھنا چاہتیں۔ چلو ایسے ہی سہی"...... عمران کی اسی طرح اطمینان سے پر اور شگفتہ آواز سنائی دی تو ریکھا اور کاشی کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ شاید یہ سوچ بھی نہ سکتی تھیں کہ کوئی شخص ایسے خطرناک حالات میں بھی اس قدر مطمئن انداز میں مذاق کی بات کر سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی ٹیلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔

"اپنے ہاتھ سروں پر رکھو"...... ریکھا نے چیخ کر کہا تو ان سب نے ایک بار پھر اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لئے اور پھر اس سے پہلے کہ ریکھا مزید کوئی اقدام کرتی اچانک فضا میں معلق ہیلی کاپٹر حرکت میں آیا اور تیزی سے نیچے آ کر وہ فوجیوں سے کچھ فاصلے پر ریت پر اتر گیا۔ اس کے ساتھ ہی شاگل چھلانگ لگا کر نیچے اترا اور اس نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"ریکھا۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر کمانڈر پردیپ کو کال کر کے کہہ دیا

ہے کہ وہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل لے آئے۔ پھر ہم انہیں بے ہوش کر کے دارالحکومت لے جائیں گے"...... شاگل نے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی وقت کوئی حرکت کر سکتے ہیں اس لئے کم از کم ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ضرور ڈال دینی چاہئیں"...... کاشی نے کہا۔

"سات ہتھکڑیاں کہاں سے لے آئیں گے"...... ریکھا نے کہا۔

"ہمارے پاس ہیں مادام"...... ایک فوجی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بیلٹ سے بندھی ہوئی ایک کلپ ہتھکڑی نکال کر سامنے کر دی۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گئی۔ کتوں کی وجہ سے تم مجرموں کو پکڑتے ہو تو ہتھکڑیاں ڈال کر انہیں لے آتے ہو گے"...... ریکھا نے کہا اور فوجی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران اگر تم خود اور اپنے ساتھیوں کو فوری ہلاک نہیں کرانا چاہتے تو کسی قسم کی غلط حرکت نہ کرنا۔ فوجی تمہارے عقب میں آ کر تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالیں گے جبکہ باقی فوجی گنیں لے کر تمہیں نشانہ بنائے رکھیں گے۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر تمہارا انجام یہیں ہو جائے گا"...... ریکھا نے چیخ کر کہا۔

"جب ہم سرنڈر کر چکے ہیں تو پھر ہم غلط حرکت کیوں کریں گے۔ ویسے بھی پاور اور پاگل دونوں ایک ہی حرف سے شروع ہوتے

ہیں اس لئے ان دونوں کے خلاف غلط حرکت کرنا پاگل پن ہی ہے"...... عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مشین گنوں والے سائیڈوں میں بکھر کر انہیں نشانے پر رکھیں جبکہ سات فوجی ہتھکڑیاں لے کر ان کے عقب میں جائیں اور ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں اور سنو۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو ہماری طرف سے اجازت ہے کہ انہیں گولی مار دینا"۔ ریکھا نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں خود انہیں چیک کروں گا"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ آدمیوں سے ہٹ کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو واقعی ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے نشانہ بنانے کا فیصلہ کر چکا ہو۔ فوجی تیزی سے آگے بڑھے۔ صرف کتوں کو پکڑنے والے فوجی وہیں کھڑے رہے جبکہ سات فوجی ہتھکڑیاں لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ ریکھا، کاشی اور شاگل تینوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ ان کے دل انتہائی تیزی سے دھڑک رہے تھے کیونکہ انہیں ہر لمحے خطرہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی لمحے سچوئیشن کو پلٹ سکتے ہیں۔

"جناب شاگل۔ آپ ہیلی کاپٹر لے کر فضا میں چلے جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر پر ہی قبضہ کر لیں"...... اچانک ریکھا نے شاگل سے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا"...... شاگل نے اچھل کر کہا اور پھر وہ اس طرح ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا جیسے وہ خود بھی یہی چاہتا ہو۔ نجانے وہ کس جھونک میں ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار لایا تھا۔ ادھر فوجیوں نے ایک ایک کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں جبکہ ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے بلند ہو گیا تھا۔

"انہیں یہاں لے آؤ۔ لیکن تم ان کے عقب میں رہنا"۔ ریکھا نے چیخ کر فوجیوں سے کہا تو فوجیوں نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی اور عمران اور اس کے ساتھی جن کے دونوں ہاتھ ان کے عقب میں پشت پر ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ریکھا کی طرف بڑھنے لگے جبکہ ان کے عقب میں فوجی بڑے چوکنا انداز میں چل رہے تھے۔

"مجھے تو یہ خالص فلمی سین دکھائی دے رہا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے مادام ریکھا"...... عمران نے قریب آکر مسکراتے ہوئے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس فلم کے ہیرو بہرحال تم نہیں ہو"...... ریکھا نے جواب دیا اور پھر فوجیوں کے نرغے میں وہ سب صحرا کی سرحدی پٹی کی طرف چل پڑے جہاں جیپیں موجود تھیں۔ چند لمحوں بعد ایک اور جیپ تیزی سے وہاں پہنچی اور اس میں سے کمانڈر پردیپ اچھل کر نیچے اترا اور ریکھا اور کاشی کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم وہ پسٹل لے آئے ہو"...... ریکھا نے آہستہ سے کہا۔

Scanned and Uploaded By Muhammad Nadeem

"یس مادام۔ لیکن اگر اسے یہاں فائر کیا گیا تو باقی لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے"...... کمانڈر پردیپ نے بھی اسے سرگوشی کے انداز میں جواب دیا۔

"جب یہ جیپ میں سوار ہو جائیں گے تو تم نے اندر فائر کرنا ہے"...... ریکھا نے کہا تو کمانڈر پردیپ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ریکھا کے حکم پر فوجیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک بڑی سی جیپ میں سوار کرایا اور پھر جیسے ہی وہ جیپ میں سوار ہوئے کمانڈر پردیپ نے انتہائی پھرتی سے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اس کا رخ جیپ کی اندرونی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹک کھٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول جیپ کے اندر فرش سے ٹکرا کر ٹوٹ گئے اور اس کے ساتھ ہی جیپ کے اندر دودھیا رنگ کی گیس تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی گیس غائب ہوئی تو ریکھا اور کاشی نے بے اختیار اطمینان بھرے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی حقیقتاً بے ہوش پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے شاگل کا ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے آیا اور ان کے عقب میں ریت پر اتر گیا اور شاگل ایک بار پھر اچھل کر نیچے اتر آیا۔

"اب انہیں ہیلی کاپٹر میں ڈالو اور ریکھا اور کاشی تم بھی میرے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ۔ اب ہم انہیں لے کر دارالحکومت جائیں گے تاکہ صدر اور پرائم منسٹر کے سامنے انہیں پیش کیا جا

سکے"...... شاگل نے کہا۔

"ہمارا ہیلی کاپٹر ایئر فورس بیس پر موجود ہے۔ آپ بھی ہیلی کاپٹر پر وہاں چلیں۔ ہم جیپوں میں وہاں پہنچ رہے ہیں پھر اکٹھے ہی وہاں سے دارالحکومت روانہ ہو جائیں گے۔ ویسے میری طرف سے آپ اس شاندار کارنامے پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں"...... ریکھا نے کہا۔

"اوہ شکریہ۔ ویسے کتوں والی تجویز تم نے دی تھی اور اسی وجہ سے یہ شیطان بے بس ہو کر سرنڈر ہوئے ہیں اس لئے یہ تمہارا کریڈٹ ہے۔ میں صدر صاحب کو خصوصی طور پر یہ بات بتاؤں گا"...... شاگل نے کہا۔

"شکریہ"...... ریکھا نے کہا اور واپس جیپ کی طرف بڑھ گئی جبکہ شاگل واپس اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور تیزی سے گھوم کر ایئر فورس بیس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"شاگل ان فوجیوں کی وجہ سے بے بس ہوا ہے ورنہ اگر یہ فوجی نہ ہوتے تو وہ ہم دونوں کو یقیناً ہلاک کر کے ان ایجنٹوں کو لے جاتا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا"...... جیپ میں بیٹھی ہوئی کاشی نے ریکھا سے کہا۔

"اور شاگل بھی ان فوجیوں کی وجہ سے ہی بچ گیا ہے ورنہ کئی بار میرا بھی دل یہی چاہا تھا کہ شاگل کو ہلاک کر کے انہیں لے

اڑوں"...... ریکھانے جواب دیا تو کاشی بے اختیار ہنس پڑی۔

ختم شد